عمران سیریز
فیوگی ٹاسک
مظہر کلیم
ایم اے

عمران سیریز

فیوگی ٹاسک

مکمل ناول

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہو گی جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہونگے۔

ناشران ------ اشرف قریشی
--------- یوسف قریشی
پرنٹر -------- محمد یونس
طابع ....------ ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت -------_/90 روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "فیوگی ٹاسک" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ موجودہ ناول میں عمران کا مقابلہ باچان کے انتہائی فعال ایجنٹ سے پڑا ہے۔ ایسا ایجنٹ جو نہ صرف عمران کا گہرا دوست ہے بلکہ صلاحیتوں کے لحاظ سے بھی اس سے کسی صورت کم نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ ناول جیسے جیسے آگے بڑھتا ہے اس میں ہونے والی جدوجہد فیصلہ کن حیثیت اختیار کرتی چلی جاتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول ہر لحاظ سے آپ کے اعلیٰ معیار پر پورا اترے گا۔ اپنی آراء سے ضرور مطلع کیجئے کیونکہ آپ کی آراء میرے لئے محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً مشعل راہ ثابت ہوتی ہیں۔ البتہ ناول کے مطالعہ سے پہلے حسب دستور اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے۔ کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔

چیچہ وطنی سے ہارون رشید لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ خاص طور پر "فیبن سوسائٹی" بے حد پسند آیا ہے البتہ اس میں آپ نے آخر میں ٹائیگر کو نظرانداز کر دیا ہے جبکہ ٹائیگر ہمارا پسندیدہ کردار ہے اور پھر آپ نے وعدہ بھی کیا تھا کہ ٹائیگر پر علیحدہ ناول لکھیں گے۔ امید ہے آپ ضرور اپنا وعدہ پورا کریں گے۔ ایک درخواست اور بھی ہے کہ "روزی راسکل" کو ٹائیگر کے ساتھ مستقل

حیثیت دے دی جائے تو یقیناً دلچسپی دوبالا ہو جائے گی"۔

محترم ہارون رشید صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ ٹائیگر پر علیحدہ ناول لکھنے کا وعدہ مجھے یاد ہے۔ میں انشاء اللہ کوشش کروں گا کہ جلد از جلد یہ وعدہ پورا کر دوں۔ جہاں تک روزی راسکل کو ٹائیگر کے ساتھ کوئی مستقل حیثیت دینے کی بات ہے تو ایسا اس وقت ہو سکتا ہے جب وہ کسی حد تک کمپرومائز کرنے پر آمادہ ہو جائیں جبکہ ان دونوں کی طبع دیکھتے ہوئے بظاہر تو کوئی امید نظر نہیں آتی لیکن بہرحال امید پر دنیا قائم ہے۔ اس لئے مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

میانوالی سے عامر شہزاد شاد لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بے حد پسند ہیں البتہ یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ آخر ہر پارٹی کا باس غصیلا اور کرخت مزاج کیوں ہوتا ہے۔ جیسے شاگل، کرنل ڈیوڈ، سر عبدالرحمن۔ امید ہے آپ ضرور وضاحت کریں گے"۔

محترم عامر شہزاد شاد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ باس کو چونکہ انتظامی گرفت رکھنی ہوتی ہے اس لئے اسے بہرحال غصہ اور کرختگی کا مظاہرہ کرنا پڑتا ہے۔ بہت کم باس ایسے ہوتے ہیں جو نرم مزاجی کا مظاہرہ کرنے کے باوجود گرفت قائم رکھ سکیں آپ نے جن کرداروں یعنی شاگل، کرنل ڈیوڈ اور سر عبدالرحمن کا حوالہ دیا ہے تو ان میں سر عبدالرحمن کو غصہ اس وقت آتا ہے جب ان کے سامنے بے اصولی، نااہلی یا رکھ رکھاؤ کے خلاف بات کی جائے۔ وہ طبعاً غصیلے اور کرخت مزاج نہیں ہیں البتہ شاگل اور کرنل ڈیوڈ دونوں ایسے کردار ہیں جو اپنے آپ کو غصیلا اور کرخت مزاج ظاہر کرنا بڑائی کی علامت سمجھتے ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

خیرپور میرس سندھ سے آصف زیدی لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں لیکن ایک سوال ہمیشہ میرے ذہن میں ابھرتا ہے کہ کیا پاکیشیا میں اعلیٰ افسران کے تبادلوں یا ریٹائرمنٹ کا کوئی قانون نہیں ہے اور کیا پاکیشیا میں حکومتیں تبدیل نہیں ہوا کرتیں کہ طویل عرصے سے سرسلطان، سر عبدالرحمن اور سوپر فیاض ایک ہی سیٹ سنبھالے ہوئے ہیں۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم آصف زیدی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے واقعی دلچسپ سوال کیا ہے۔ تبادلے، ترقیاں اور ریٹائرمنٹس تو ظاہر ہے ہر ملک کی طرح پاکیشیا میں بھی ہوتی رہتی ہوں گی البتہ سوپر فیاض، سرسلطان اور سر عبدالرحمن کے بارے میں اگر آپ غور کریں تو خودبخود آپ کی سمجھ میں یہ بات آجائے گی کہ جب تک سر عبدالرحمن ریٹائر نہ ہوں۔ سوپر فیاض کی ترقی نہیں ہو سکتی کیونکہ اس نے ہی سر عبدالرحمن کی سیٹ سنبھالنی ہے اور جہاں تک سر عبدالرحمن اور سرسلطان کی ریٹائرمنٹس کا تعلق ہے تو اول تو ظاہر ہے ہر ملک میں اس کے لئے عمر کا تعین علیحدہ ہوتا ہے اور دوسری بات یہ کہ مخلص اور کام کرنے والے افسروں کو ریٹائرمنٹس کے

باوجود ایکسٹینشنز ملتی رہتی ہیں اور جہاں تک تبادلوں کا تعلق ہے تو اس قدر اعلیٰ سیٹوں پر تبادلے اس انداز میں نہیں ہوا کرتے جس انداز میں چھوٹے عہدیداروں کے ہوتے ہیں۔ پھر انٹیلی جنس اور وزارت خارجہ دونوں خصوصی شعبے ہیں۔ ان میں منجھے ہوئے لوگ ہی کام کر سکتے ہیں اور پھر جو لوگ ملک و قوم کے لئے مفید خدمات سرانجام دے رہے ہوں ان کے لئے تو ہر ایک کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح وہ ملک و قوم کی خدمت کرتے رہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے کار انٹرنیشنل پلازہ کی وسیع و عریض پارکنگ میں روکی اور پھر وہ جیسے ہی کار سے نیچے اترا ایک نوجوان تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ اس نے پارکنگ کارڈ کار کی سائیڈ پر اٹکایا اور دوسرا کارڈ عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"کیا مطلب۔ کیا اب ہمارے ملک میں کاروں کی یہی قیمت رہ گئی ہے کہ جدید ترین سپورٹس کار کے بدلے میں گتے کا ایک ٹکڑا۔ بس"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں کارڈ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ج۔ جی۔ یہ تو پارکنگ کارڈ ہے"...... نوجوان نے عمران کی بات پر بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"کنگ کارڈ۔ کیا مطلب۔ لیکن قبلہ والد صاحب کنگ آف ڈھمپ تو حیات ہیں اور ان کے ارادے ابھی زندہ رہنے کے ہی نظر

آتے ہیں اس لئے میں کنگ کیسے بن سکتا ہوں"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو نوجوان کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے جیسے اسے یقین ہو گیا ہو کہ عمران کا ذہنی توازن درست نہیں ہے۔

"سر یہ کارڈ کار یہاں پارک کرنے کا ہے۔ اسے پارکنگ کارڈ کہتے ہیں"....... نوجوان نے اس بار جبراً عمران کے ہاتھ میں کارڈ پکڑایا اور پھر تیزی سے مڑ کر ایک اور کار کی طرف بڑھ گیا۔

"اچھا تو کار پارکنگ کے انعام میں یہ کارڈ ملتا ہے۔ چلو دو سو پندرہ سہی کچھ تو ملا"....... عمران نے کارڈ پر لکھے ہوئے نمبر کو پڑھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا پلازہ کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ لفٹ کے ذریعے پلازہ کی چوتھی منزل پر واقع ایک آفس کے سامنے پہنچ گیا۔ یہ مون ٹریڈرز کا آفس تھا اور یہ فرم تعمیرات میں کام کرنے والی مشینری غیر ممالک سے درآمد کا کاروبار کرتی تھی۔ عمران نے آفس کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا ہال تھا جس میں میزیں لگی ہوئی تھیں اور میزوں کے پیچھے سمارٹ سے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔ ایک سائیڈ پر شیشے کا کیبن تھا جس پر جنرل مینجر عظمت علی کی نیم پلیٹ موجود تھی۔ باہر ایک بیضوی کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی موجود تھی۔ اس کے سامنے تین مختلف رنگوں کے فون پڑے ہوئے تھے۔ عمران اس کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"یس سر"....... لڑکی نے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"دو سو پندرہ"....... عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے پارکنگ کارڈ کو لڑکی کے سامنے رکھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی کیا مطلب۔ دو سو پندرہ کا کیا مطلب ہوا"....... لڑکی نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"یہ کارڈ دیکھئے اس پر دو سو پندرہ لکھا ہوا ہے یا نہیں"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی لکھا ہوا ہے۔ لیکن یہ تو پارکنگ کارڈ ہے۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں"....... لڑکی نے اسی طرح حیرت زدہ لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"سوری ایک منٹ"....... لڑکی نے عمران سے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس سر"....... لڑکی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بہتر سر"....... دوسری طرف سے کچھ سننے کے بعد لڑکی نے جواب دیا اور رسیور رکھ کر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور اس کے دو تین نمبر پریس کر دیئے۔

"اسد صاحب۔ باس نے آپ کو کال کیا ہے۔ فائل نمبر بارہ سمیت"....... لڑکی نے کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ عمران کی طرف متوجہ ہو گئی جو بڑے اطمینان سے کھڑا اسے یہ سب کچھ کرتے دیکھ

رہا تھا۔

"جی اب فرمائیے"....... لڑکی نے عمران کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

"پہلے فرما کر میں نے کون سا تیر مار لیا ہے کہ اب دوبارہ آپ نے فرمانے کی بات کر دی ہے"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جی۔ کیا مطلب"....... لڑکی نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ نے کارڈ دیکھا اس پر دو سو پندرہ لکھا ہوا ہے اور یہ پارکنگ کارڈ ہے"....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی پھر"....... لڑکی نے کہا۔

"پھر میں کیا بتا سکتا ہوں آپ ہی بتائیں گی۔ یہ معلومات تو آپ نے مجھے مہیا کی ہیں کہ یہ پارکنگ کارڈ ہے اور اس پر دو سو پندرہ لکھا ہوا ہے"....... عمران نے کہا تو لڑکی کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھرنے لگے۔

"آپ چاہتے کیا ہیں"....... اس نے ایسے لہجے میں کہا جیسے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھ رہی ہو۔

"دو سو پندرہ"....... عمران نے اسی طرح سادہ سے لہجے میں کہا۔

"دو سو پندرہ۔ کیا مطلب۔ کیا دو سو پندرہ"....... لڑکی نے اور زیادہ الجھے ہوئے لہجے میں کہا لیکن اسی لمحے ایک بار پھر ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور لڑکی نے جلدی سے رسیور اٹھا لیا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے بات سن کر اس نے کریڈل دبا دیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"آسیہ بول رہی ہوں۔ آپ آج رات جنرل مینجر کے ساتھ ہوٹل نشاط میں ڈنر کریں گے"....... لڑکی نے کہا اور پھر دوسری طرف سے کچھ سننے کے بعد اس نے تھینک یو کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"پلیز آپ کیا چاہتے ہیں۔ آپ کھل کر بات کریں"....... لڑکی نے اس بار قدرے سخت لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اگر آپ کو گنتی نہیں آتی تو آپ اپنے باس سے پوچھ سکتی ہیں کہ دو سو پندرہ کتنا ہوتا ہے"....... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو لڑکی اس طرح ہونٹ بھینچ کر عمران کو دیکھنے لگی جیسے یہ یقین کر رہی ہو کہ عمران کا ذہنی توازن خراب ہے یا وہ جان بوجھ کر اس سے اس قسم کا مذاق کر رہا ہے۔

"آپ شاید دل ہی دل میں گنتی کر رہی ہیں۔ میں بھی جب سکول میں پڑھتا تھا اور ماسٹر صاحب کوئی سوال پوچھ لیتے تھے تو مجھے بھی ایک سے گنتی گننا پڑتی تھی پھر جا کر مجھے سمجھ آتی تھی کہ دو سو پندرہ کتنا ہوتا ہے۔ ویسے آپ ایسا کریں کہ میرے لئے چائے منگوا لیں کیونکہ ظاہر ہے آپ کو دو سو پندرہ تک گنتی گننے میں کافی وقت لگ جائے گا"....... عمران نے کہا۔

"یو شٹ اپ۔ نانسنس۔ کون ہیں آپ۔ جائیں یہاں سے"۔ لڑکی یکلخت جیسے پھٹ سی پڑی۔ اسی لمحے ایک نوجوان تقریباً دوڑتا ہوا

کاؤنٹر کے قریب آیا۔

"کیا بات ہے مس آسیہ آپ کیوں اس انداز میں چیخ رہی ہیں"....... نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ۔ یہ نجانے کون صاحب ہیں عجیب الٹی سیدھی باتیں کر رہے ہیں"....... لڑکی نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"جی صاحب فرمائیے میں سپروائزر شکیل احمد ہوں"....... نوجوان نے اب عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ خاصا نرم تھا۔

"یہ کارڈ دیکھئے"....... عمران نے کاؤنٹر پر رکھا ہوا کارڈ اٹھا کر سپروائزر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"جی پارکنگ کارڈ ہے۔ فرمائیے"....... اس بار سپروائزر کے لہجے میں بھی حیرت تھی۔

"مس آسیہ یہ بات پہلے مجھے بتا چکی ہیں اس لئے آپ نے کوئی اتنا بڑا انکشاف نہیں کیا کہ آپ کو نوبل پرائز دے دیا جائے۔ اس پارکنگ کارڈ پر دو سو پندرہ نمبر لکھا ہوا ہے۔ یہ بات بھی مس آسیہ مجھے بتا چکی ہیں"....... عمران نے کہا تو سپروائزر کے چہرے کے تاثرات بدلنے لگ گئے۔

"آپ شکل و صورت سے تو شریف آدمی لگ رہے ہیں لیکن آپ باتیں پاگلوں جیسی کر رہے ہیں۔ پلیز آپ تشریف لے جائیں یہ کاروباری آفس ہے۔ یہاں کسی کے پاس ضائع کرنے کے لئے وقت نہیں ہے"....... سپروائزر نے قدرے دھمکی آمیز لہجے میں کہا تو عمران

بے اختیار ہنس پڑا۔

"مطلب یہ کہ اس کارڈ پر لکھے ہوئے نمبر کا کوئی سلسلہ نہیں ہے۔ اوکے پھر عظمت علی صاحب سے کہیں کہ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) باہر موجود ہے"....... عمران نے کہا تو مس آسیہ اور سپروائزر دونوں ہی بے اختیار اچھل پڑے۔ ان کے چہروں پر یکلخت انتہائی حیرت اور قدرے نہ یقین آنے والے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ج۔ جی۔ آپ علی عمران ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ باس نے مجھے حکم دیا تھا کہ آپ کی آمد کی فوراً اطلاع دی جائے"....... مس آسیہ نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سر علی عمران صاحب تشریف لائے ہیں"....... آسیہ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"....... آسیہ نے اس بار بھی قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ سپروائزر اب ہونٹ بھینچے اور سر جھکائے کھڑا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر انتہائی معذرت طلبی کے تاثرات نمایاں تھے۔ اسی لمحے شیشے کا دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی جس نے سوٹ پہنا ہوا تھا باہر آیا اور مس آسیہ بے اختیار اٹھ کھڑی ہوئی۔

"سر یہ علی عمران صاحب ہیں"....... مس آسیہ نے عمران کی

طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ادھیڑ عمر آدمی کے چہرے پر بھی یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ شاید اس کے ذہن میں علی عمران کسی بوڑھے آدمی کا نام تھا۔

" آ۔ آپ۔ اوہ۔ مجھے عظمت علی کہتے ہیں۔ آئیے تشریف لائیے"۔ عظمت علی نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے وہ سٹاف کے سامنے باہر آکر ایک نوجوان کا استقبال کرنے پر قدرے شرمندہ سا ہو رہا ہو۔

" پہلے یہ کارڈ دیکھئے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں ہاتھ میں پکڑا ہوا پارکنگ کارڈ عظمت علی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

" جی۔ کارڈ۔ یہ پارکنگ کارڈ ہے۔ کیا مطلب"...... عظمت علی کے لہجے میں بے پناہ حیرت اور قدرے الجھن نمایاں تھی۔

" جی مجھے مس آسیہ اور آپ کے سپروائزر کیا نام بتایا۔ ہاں شکیل احمد صاحب یہ بتا چکے ہیں کہ یہ پارکنگ کارڈ ہے"...... عمران نے بڑے مسمسے سے لہجے میں کہا۔

" پھر۔ یہ۔ آپ۔ کیا مطلب"...... عظمت علی عمران کے اس فقرے پر مزید الجھ گیا تھا۔

" اس پر نمبر دو سو پندرہ درج ہے۔ آپ کو ایک سے دو سو پندرہ تک گنتی آتی ہے"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" گنتی۔ جی۔ جی آتی ہے۔ مم۔ مگر۔ کیا مطلب"...... عظمت علی کا چہرہ اب دیکھنے والا ہو گیا تھا۔

" ٹھیک ہے۔ آئیے اندر چلتے ہیں۔ پھر تفصیل سے بات ہو گی"۔ عمران نے کہا اور عظمت علی نے اس انداز میں سر جھٹکا جیسے وہ کچھ سمجھ نہ سکا ہو اور پھر وہ کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران مس آسیہ اور سپروائزر کی طرف دیکھ کر مسکراتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... شاندار آفس میں رکھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے عظمت علی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا جو میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

" فی الحال کچھ نہیں۔ کیونکہ پہلے ہی بہت وقت ضائع ہو چکا ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ آپ کے پاس حکومت باچان کا سرکاری اوریجنل لیٹر کیسے پہنچا اور آپ نے اس سلسلے میں حکومت کے کسی ادارے کو اطلاع دینے کی بجائے باچانی سفیر سے رابطہ کیوں کیا"...... عمران نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا تو عظمت علی حیرت بھری نظروں سے عمران کی اس کایا پلٹ کو دیکھنے لگا۔

" آپ کا تعلق حکومت کے کس ادارے سے ہے"...... عظمت علی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" حکومت کا ایک خفیہ ادارہ ہے جس کا نام ہے خدائی فوجدار۔ میں اس کا کارکن ہوں"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" خدائی فوجدار۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ ایسا تو کوئی ادارہ آج تک میں نے نہیں سنا"...... عظمت علی نے اور زیادہ حیران

ہوتے ہوئے کہا۔

"عظمت علی صاحب شکر کیجیے کہ یہ معاملہ خدائی فوجدار نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے ورنہ اب تک آپ سنٹرل انٹیلی جنس کے کسی ٹارچنگ روم میں ہوتے اور آپ پر تھرڈ ڈگری استعمال ہو رہی ہوتی۔ باچانی سفیر نے یہ معاملہ براہ راست سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان کو ریفر کر دیا ہے اور سر سلطان نے اس معاملے کی اہمیت کے پیش نظر اسے خدائی فوجدار کو ریفر کر دیا۔ اس طرح میرا آپ سے رابطہ ہوا اور میں یہاں آ گیا۔ میں نے آپ کو اور آپ کے عملے کو پارکنگ کارڈ اور اس پر موجود نمبر دکھا کر یہ جاننے کی کوشش کی تھی کہ کہیں آپ کا یا آپ کے عملے کا تعلق کسی خفیہ تنظیم سے تو نہیں ہے کیونکہ اس انداز میں کارڈ دکھانے اور نمبر کی بات کرنا خفیہ تنظیموں میں بے حد اہمیت رکھتا ہے لیکن آپ کے اور آپ کے عملے کے جوابی رد عمل سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ایسا کوئی معاملہ نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ آپ سے اس انداز میں گفتگو ہو رہی ہے"...... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدگی سے اپنی سابقہ حرکات اور باتوں کی وضاحت کرتے ہوئے کہا تو عظمت علی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ پھر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک بڑا سا لفافہ نکال کر اس نے میز پر رکھ دیا۔

"آپ کو معلوم ہو گا کہ ہمارا ادارہ تعمیرات کے سلسلے میں مشینری باچان سے امپورٹ کرتا ہے۔ باچان میں بے شمار کمپنیاں

تعمیراتی مشینری کی ایکسپورٹ کا کام کرتی ہیں۔ ہمیں جس ٹائپ کی مشینری کا آرڈر ملتا ہے ہم اسی ٹائپ کی مشینری سپلائی کرنے والے ادارے سے رابطہ کرتے ہیں۔ گذشتہ دنوں ہمارے ادارے کو ڈیم کی تعمیر میں استعمال ہونے والی انتہائی جدید مشینری کے آرڈرز ملے۔ ہم نے اس سلسلے میں باچان کے ڈیم مشینری سپلائی کرنے والے ادارے باچان ٹیکنالوجی سے رابطہ کیا۔ انہوں نے یہ مشینری بھجوا دی۔ اس مشینری کے سلسلے میں شپمنٹ کے کاغذات اور سرکاری لیٹر براہ راست ہمیں باچان سے وصول ہوئے اور ان کاغذات کے ساتھ وہ لیٹر بھی تھا جو سرکاری لیٹر تھا۔ میں اسے دیکھ کر پہلے تو یہ سمجھا کہ یہ مشینری کے سلسلے میں حکومت باچان کا کوئی سرکاری سرٹیفکیٹ ہے لیکن یہ باچانی زبان میں تھا اس لئے ہم سوائے چند مخصوص الفاظ کے نہ پڑھ سکے۔ بہر حال اسے رکھ دیا گیا اور مشینری بندرگاہ سے حاصل کر کے متعلقہ ادارے کو بھجوا دی گئی۔ پھر میں نے اس لیٹر کو ایک باچانی جاننے والے سے پڑھوایا تو معلوم ہوا کہ یہ باچانی زبان میں نہیں ہے بلکہ کسی باچانی سرکاری کوڈ میں ہے جس پر میں نے باچان سفارت خانے کے سفیر سے رابطہ کیا۔ انہوں نے مجھے اس لیٹر سمیت فوری طور پر بلوایا۔ میں لیٹر لے کر وہاں گیا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ انتہائی ٹاپ سیکرٹ سرکاری لیٹر ہے اور اگر حکومت کو واپس نہ ملتا تو حکومت باچان کے لئے بے پناہ مشکلات پیدا ہو سکتی تھیں۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ حکومت باچان سے کہہ کر ہمارے ادارے کو فرض

شناسی کا خصوصی سرٹیفکیٹ دلوائیں گے اور اپنے طور پر اس کی
انکوائری بھی کرائیں گے کہ یہ لیٹر کس طرح ہمارے پاس پہنچا ہے۔
میں واپس آگیا۔ آج مجھے ادارے کے چیئرمین صاحب نے کال کر کے
بتایا کہ باچانی لیٹر کے سلسلے میں یہاں ایک اہم سرکاری شخصیت نے
ان سے رابطہ کیا ہے اور اس سلسلے میں اعلیٰ سطح پر تحقیقات کی جا
رہی ہیں اور ایک اہم شخصیت علی عمران صاحب اس سلسلے میں مجھ
سے رابطہ کریں گے۔ چنانچہ میں نے لیڈی سیکرٹری کو آپ کے
بارے میں بتا دیا۔ اس کے بعد باقی باتیں آپ جانتے ہیں"۔ عظمت
علی نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کاغذ کی نقل کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا تو عظمت علی
بے اختیار اچھل پڑا۔

"نقل۔ کون سی نقل۔ میں نے تو اس کی کوئی نقل نہیں کرائی
تھی"...... عظمت علی نے کہا۔

"کیوں۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ تھی"...... عمران نے ہونٹ
چباتے ہوئے پوچھا۔

"جب مجھے معلوم ہوا کہ یہ سرکاری کاغذ ہے اور کسی کوڈ میں ہے
تو میں دراصل خوفزدہ ہو گیا تھا اس لئے میں نے اسے فوراً باچانی سفیر
کے حوالے کر دیا اور اس کی کوئی نقل نہیں کرائی تھی"...... عظمت
علی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اب تک آپ نے جو کچھ کہا ہے وہ درست تھا لیکن اب آپ پٹڑی

بدل رہے ہیں اس لئے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ وہ نقل مجھے دے
دیں ورنہ دوسری صورت میں خدائی فوجدار اپنا ہاتھ اٹھا لے گا اور پھر
انٹیلی جنس بیورو کا ٹارچنگ روم آپ کا مقدر بن جائے گا"۔ عمران
نے کہا تو عظمت علی کے چہرے پر یکلخت انتہائی پریشانی کے تاثرات
ابھر آئے۔

"آخر آپ کو کیسے یقین ہے کہ میں نے اس کاغذ کی نقل کرائی ہو
گی"...... عظمت علی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"اس لئے کہ یہ انسانی نفسیات ہے اور آپ بھی چاہے جنرل مینجر
ہی کیوں نہ ہوں بہرحال انسان ہی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"سوری جناب۔ آپ کا تجزیہ غلط ہے۔ میں نے کوئی نقل نہیں
کرائی تھی۔ آپ بے شک میرے آفس کی تلاشی لے لیں"۔ عظمت
علی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے جیب سے وہی
پارکنگ کارڈ نکالا اور اسے عظمت علی کے سامنے رکھ دیا۔

"اس پر نمبر دیکھ لیں آپ دو سو پندرہ"...... عمران نے شعبدہ باز
کے سے انداز میں کہا۔

"ہاں۔ مگر یہ پھر آپ نے کیا چکر شروع کر دیا ہے"...... عظمت
علی نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"دو سو پندرہ کے ہندسوں کو اگر جمع کیا جائے تو آٹھ بنتا ہے۔
بنتا ہے ناں"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کس طرح آٹھ بنتا ہے اور اگر بنتا ہے تو اس سے

میرا کیا تعلق"...... عظمت علی نے اور زیادہ الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ قلم اٹھائیں اور کسی کاغذ پر آٹھ لکھیں۔ پھر آپ کو خود معلوم ہو جائے گا کہ اس کا آپ سے کیا تعلق ہے۔ چلیں شاباش لکھیں"...... عمران نے کہا۔

"یہ آخر آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ کیا مطلب ہوا اس کا۔ کیوں لکھوں میں آٹھ کا ہندسہ"...... عظمت علی نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"اچھا سامنے کیلنڈر دیکھیں۔ اس میں آٹھ کا ہندسہ واضح طور پر نظر آ رہا ہے ناں"...... عمران نے دیوار پر لٹکے ہوئے کیلنڈر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں مگر"...... عظمت علی واقعی بری طرح الجھ گیا تھا۔

"اس ہندسے کی شکل غور سے دیکھیں۔ اوپر نیچے دو دائرے ہیں۔ ہیں ناں"...... عمران نے ایک بار پھر شعبدہ بازوں کے سے انداز میں کہا۔

"ہاں ہیں۔ لیکن"...... عظمت علی نے کہا۔

"تو ابھی تک آپ کو سمجھ نہیں آئی۔ حیرت ہے آپ اتنا بڑا بزنس کیسے چلاتے ہوں گے۔ یہ ہتھکڑی کا نمونہ ہے مسٹر عظمت علی اس لئے دو سو پندرہ اور اس کے مجموعہ آٹھ کا مطلب آپ سمجھ گئے ہیں یا نہیں اور اگر اب بھی نہیں سمجھے تو میں سمجھا دوں کہ اگر آپ نے نقل نہ دی تو آپ کو اس آفس میں جہاں آپ جنرل مینجر ہیں آپ کے

ہاتھوں میں آٹھ کا ہندسہ ڈال دیا جائے گا اور یہ بھی دیکھ لیں کہ اس میں کھولنے کا بھی کوئی سسٹم نہیں ہے۔ غور سے دیکھ لیں آٹھ کے ہندسے میں آپ کو کوئی کنڈا، کوئی بٹن نظر نہیں آئے گا"۔ عمران نے کہا تو عظمت علی نے بے اختیار جھرجھری سی لی۔ دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اور اس نے جلدی سے مڑ کر ایک الماری کھولی۔ اس کے ایک خفیہ خانے سے اس نے ایک فائل اٹھائی اور واپس مڑ کر اس نے فائل عمران کے سامنے رکھ دی۔

"یہ لیجئے۔ یہ ہے نقل۔ نجانے کیوں میں نے انکار کر دیا تھا حالانکہ میں نے اس کا کچھ نہیں کرنا تھا۔ آپ واقعی انتہائی خطرناک آدمی ہیں۔ اب تو مجھے آپ سے بات کرتے ہوئے بھی خوف آ رہا ہے حالانکہ پہلے میں معاف کیجئے گا آپ کو احمق سمجھ رہا تھا"...... عظمت علی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"پارکنگ کارڈ پر لکھے ہوئے ہندسے دو سو پندرہ کو دیکھ کر دوسرے کو احمق سمجھا جا سکتا ہے لیکن جب اس کا مجموعہ سامنے آتا ہے تو بڑے بڑے اپنی عقلمندی سے توبہ کر لیتے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فائل کھولی۔ اس میں ایک کاغذ موجود تھا جو کہ جاپانی زبان میں تھا۔ عمران اسے غور سے دیکھتا رہا۔ وہ واقعی کسی خصوصی کوڈ میں تھا جو غور کرنے کے باوجود عمران کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا اس لئے اس نے فائل بند کی اور پھر میز پر رکھا ہوا کارڈ اٹھا کر اس نے جیب میں ڈالا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"عظمت علی صاحب اب تک آپ اس لئے زندہ نظر آ رہے ہیں کہ اب تک کسی کو یہ معلوم نہیں ہے کہ آپ نے اس کاغذ کی نقل رکھی ہوئی تھی اور اب بھی آپ کی زندگی کا دارومدار اس بات پر ہے کہ کسی کو اس بات کا علم نہ ہو سکے خدا حافظ"۔ عمران نے کہا اور فائل اٹھائے وہ تیزی سے مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

انٹرکام کی مترنم گھنٹی بجتے ہی وسیع و عریض آفس ٹیبل کے پیچھے اونچی پشت کی ریوالونگ چیئر پر بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر باچانی نے چونک کر سامنے رکھی ہوئی ایک فائل پر سے سر اٹھایا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ادھیڑ عمر نے انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔

"بی ون حاضر ہے باس"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ اچھا۔ بھجوا دو"...... ادھیڑ عمر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک باچانی نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کا قدوقامت عام باچانیوں سے قدرے نکلتا ہوا تھا اور جسمانی طور پر وہ بے حد مضبوط اور ورزشی جسم کا مالک تھا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ اس نے اندر داخل ہو کر ادھیڑ عمر کو سلام کیا اور

پھر اس کے اشارے پر وہ میز کی دوسری طرف کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔ ادھیڑ عمر کچھ دیر تک بڑے غور سے بی ون کو دیکھتا رہا پھر اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی۔

"بی ون تمہیں معلوم ہے کہ جب تک انتہائی اہم معاملہ نہ ہو تمہیں کال نہیں کیا جاتا"...... ادھیڑ عمر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس یہ آپ کی مہربانی ہے کہ آپ میری اس انداز میں عزت افزائی کرتے ہیں"...... بی ون نے بھی قدرے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں تمہاری کارکردگی تمہاری صلاحیتوں کو ظاہر کرتی ہے۔ بہرحال اب ایک اور اہم معاملہ سامنے آیا ہے اور میں نے بہت غور و فکر کے بعد اس مشن کے لئے تمہارا انتخاب کیا ہے"...... ادھیڑ عمر نے کہا۔

"میں حاضر ہوں باس"...... بی ون نے کہا۔

"میں تمہیں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں۔ تفصیلات اس فائل میں موجود ہیں جو تم بعد میں پڑھ لینا"...... ادھیڑ عمر نے سامنے رکھی ہوئی فائل کو بند کر کے اسے بی ون کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... بی ون نے فائل اٹھا کر اپنے سامنے رکھتے ہوئے جواب دیا۔

"پاکیشیا میں ایک تجارتی ادارہ ہے مون ٹریڈرز۔ یہ ادارہ باچان سے تعمیراتی مشینری پاکیشیا امپورٹ کرتا ہے۔ اس ادارے نے

باچان کے ایک تجارتی ادارے باچان ٹیکنالوجی سے ڈیم بنانے کی مخصوص مشینری منگوائی۔ اس مشینری کے جو کاغذات پاکیشیا کے تجارتی ادارے کو بھجوائے گئے اس میں حکومت باچان کا ایک سرکاری اوریجنل لیٹر بھی شامل تھا"...... باس نے کہا تو بی ون بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"سرکاری اوریجنل لیٹر اور ان تجارتی کاغذات میں"...... بی ون نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس ادارے کے جنرل مینجر عظمت علی نے پاکیشیا میں باچانی زبان جاننے والے سے جب یہ لیٹر پڑھوایا تو اسے معلوم ہوا کہ یہ باچان حکومت کا سرکاری لیٹر ہے اور کسی کوڈ میں ہے تو اس نے پاکیشیا میں باچان سفارت خانے سے رابطہ کیا۔ چونکہ یہ انتہائی اہم معاملہ تھا۔ پاکیشیا میں باچانی سفیر نے خود اس سے رابطہ کیا اور اس سے یہ اوریجنل لیٹر لے کر حکومت باچان کے اعلیٰ حکام کو بھجوا دیا۔ جب اس لیٹر کو چیک کیا گیا تو معلوم ہوا کہ یہ جعلی ہے۔ حکومت کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن یہ تیار اس انداز میں کیا گیا ہے کہ حکومت باچان کا سرکاری لیٹر سمجھا جا سکتا ہے۔ سرکاری پیڈ، مہر، دستخط اور انداز سب کچھ اس قدر کامیابی سے نقل کیا گیا تھا کہ اعلیٰ حکام اسے دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے۔ اس کوڈ کو جب ماہرین نے ڈی کوڈ کیا تو معلوم ہوا کہ اس کاغذ میں پاکیشیا کے کسی اسلحہ سپلائی کرنے والے خفیہ گروپ جسے اس کاغذ میں زرک گروپ لکھا گیا ہے، سے

انتہائی حساس اسلحہ باچان کے ایک خفیہ گروپ جسے مہاکو گروپ کہا گیا ہے، نے منگوایا ہے"...... باس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس اس سارے کام کے لئے اس لیٹر کو سرکاری شکل کیوں دی گئی ہے"...... بی ون نے کہا۔

"یہی تو خاص بات ہے اس کاغذ میں۔ مہاکو گروپ کو حکومت باچان کا سرکاری ادارہ ظاہر کیا گیا ہے اور یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ سارا کام حکومت باچان خفیہ طور پر کرا رہی ہے"...... باس نے کہا۔

"اوہ۔ پھر"...... بی ون نے کہا۔

"حکومت کے خصوصی ادارے نے اس کاغذ کے سلسلے میں تحقیقات کیں جس کی تفصیلی رپورٹ اس فائل میں موجود ہے۔ مختصر یہ کہ باچان ٹیکنالوجی نامی ادارے جس کے کاغذات کے ساتھ یہ کاغذ پاکیشیا پہنچا تھا، کی چیکنگ کی گئی تو معلوم ہوا کہ اس کا ایک مینجر جس کا نام سارتو تھا اس نے ان کاغذات کو بھجوایا تھا۔ لیکن وہ چند روز پہلے روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا۔ وہ غیر شادی شدہ تھا۔ اس کی رہائش گاہ اور اس کے خفیہ کاغذات کی تلاشی لی گئی تو وہاں سے ایک ڈائری ملی جس سے یہ بات سامنے آ گئی کہ اس مینجر کا تعلق مہاکو گروپ سے تھا اور یہ بات بھی سامنے آ گئی کہ اس نے کوئی غلطی نہیں کی تھی۔ یہ کام اسی انداز میں طویل عرصے سے کیا جاتا رہا ہے۔ اصل چکر یہ ہوا کہ پاکیشیا میں جس آدمی نے تجارتی ادارے کے پاس پہنچنے سے پہلے وہ لفافہ حاصل کر کے اس میں سے یہ کاغذ

نکالنا تھا وہ وہاں ایک کلب جھگڑے میں اچانک ہلاک کر دیا گیا اس طرح یہ کاغذ اس تجارتی ادارے کے جنرل مینجر کے پاس پہنچ گیا اور اس ڈائری میں اس سارتو نے یہ خدشہ بھی ظاہر کیا تھا کہ گروپ باس اس کاغذ کے حکومت باچان تک پہنچنے پر بے حد غصے میں ہے اور ہو سکتا ہے کہ اسے کسی بھی وقت موت کی سزا دے دی جائے حالانکہ اس کا کوئی قصور نہیں ہے۔ اس سے یہ بات بھی سامنے آ گئی کہ روڈ ایکسیڈنٹ ظاہر کیا گیا ہے حالانکہ اس سارتو کو سزا دی گئی ہے لیکن اس سے زیادہ اس بارے میں مزید معلومات نہ مل سکیں تو یہ کیس ہمارے سیکشن کو ریفر کر دیا گیا تاکہ ہم اس گروپ کو ٹریس کر کے اس کا خاتمہ کریں اور میں نے اس کے لئے تمہارا انتخاب کیا ہے"...... باس نے کہا۔

"آپ کی مہربانی ہے باس کہ آپ نے مجھے اہمیت دی ہے۔ یہ واقعی انتہائی اہم معاملہ ہے۔ میں جلد ہی اسے ٹریس کر لوں گا لیکن میرا خیال ہے کہ اس گروپ کے بارے میں ابتدائی معلومات پاکیشیا کے اس زرک گروپ سے ہی مل سکیں گی۔ وہاں سے اس ڈور کا سرا یہاں تک لے آیا جا سکتا ہے اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو میں پاکیشیا جا کر اس سلسلے میں کام کا آغاز کروں"...... بی ون نے کہا۔

"یہ سوچنا تمہارا کام ہے کہ تم نے کیا کرنا ہے اور کہاں کرنا ہے۔ مجھے تو اس مہاکو گروپ کے بارے میں کچھ تفصیلات چاہئیں کہ یہ گروپ اس قدر حساس اسلحہ کیوں منگوا رہا ہے۔ کیا یہ گروپ

صرف اسلحہ آگے سپلائی کرتا ہے یا اس کا کوئی مقصد حکومت باچان کے خلاف ہے اور یہ بھی میں تمہیں بتا دوں کہ ابھی تک باچان اور پاکیشیا کے درمیان انتہائی گہرے دوستانہ تعلقات موجود ہیں اور چونکہ یہ بات واضح تھی کہ پاکیشیا کے اس تجارتی ادارے نے لامحالہ اس لیٹر کے بارے میں رپورٹ پاکیشیا کے اعلیٰ حکام کو پہنچا دی ہو گی اس لئے یہ طے کیا گیا ہے کہ اس سے پہلے کہ حکومت پاکیشیا کو کوئی غلط فہمی ہو حکومت باچان خود اس بات کو حکومت پاکیشیا کے نوٹس میں لے آئے ۔ چنانچہ پاکیشیا میں باچانی سفیر کو حکم دے دیا گیا ہے کہ وہ حکومت پاکیشیا کے اعلیٰ حکام کو اس سلسلے میں اس انداز میں بریف کر دے کہ حکام کو کوئی غلط فہمی نہ ہو ۔ چنانچہ جو رپورٹ ملی ہے اس کے مطابق سفیر نے پاکیشیائی وزارت خارجہ کے سیکرٹری سر سلطان کو یہ رپورٹ دی ہے کہ ایک سرکاری لیٹر چوری کر کے مون ٹریڈرز کے کاغذات کے ساتھ پاکیشیا بھجوایا گیا تھا ۔ یہ کاغذ حکومت باچان کے ایک معاہدے کے سلسلے کا تھا ۔ یہ بات اس لئے کی گئی تاکہ یہ بات سامنے نہ آئے کہ حکومت باچان کے سرکاری لیٹر اس انداز میں جعلی بھی تیار کئے جا سکتے ہیں ورنہ ہر لیٹر کی چھان بین شروع ہو سکتی تھی اور اس طرح حکومت باچان کی شدید توہین ہوتی ۔ چونکہ اصل کاغذ ہمارے پاس تھا اس لئے ظاہر ہے حکومت پاکیشیا کو اس کاغذ کی اصلیت کا علم نہ ہو سکا تھا"...... باس نے کہا ۔

" اوہ ۔ باس یہ تو بہت برا ہوا ۔ یہ معاملہ سیکرٹری وزارت خارجہ

تک نہیں پہنچنا چاہئے تھا"...... بی ون نے کہا تو باس بے اختیار چونک پڑا ۔

" کیوں ۔ کیا مطلب "...... باس نے حیران ہو کر کہا ۔

" باس ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا انتظامی چارج سیکرٹری وزارت خارجہ کے پاس ہے اس لئے یہ معاملہ لامحالہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پہنچ گیا ہو گا اور وہ لوگ اس قدر تیز ہیں کہ وہ اصل معاملے کی تہہ تک پہنچ جائیں گے اور جب انہیں معلوم ہو گا کہ حکومت باچان نے سرکاری طور پر غلط بیانی کی ہے تو معاملات زیادہ خراب ہو جائیں گے کیونکہ پھر وہ یقیناً ہر بات سے مشکوک ہو جائیں گے"...... بی ون نے کہا ۔

" اگر ایسا ہے تو پھر واقعی یہ تشویش کی بات ہے ۔ سفیر صاحب کا تعلق چونکہ سیکرٹری خارجہ سے ہی ہوتا ہے اس لئے انہوں نے انہیں بریف کر دیا تاکہ ان کے ذریعے دیگر اعلیٰ حکام تک معلومات پہنچ جائیں ۔ اب اسے تو یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ سیکرٹ سروس کا کوئی تعلق سیکرٹری وزارت خارجہ سے ہو سکتا ہے کیونکہ ایسی سروسز کا تعلق باقی دنیا میں ہر جگہ وزارت داخلہ سے ہوتا ہے"...... باس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا ۔

" بہرحال اب مجھے علی عمران سے بات کرنی ہو گی اور اس کے [illegible] میں اصل بات لانی ہو گی ۔ البتہ اس سے ہمیں یہ فائدہ ہو جائے گا کہ وہ زیادہ آسانی سے اس زرک گروپ کا پتہ چلا لیں گے اور

پھر اس کے ذریعے یہاں مہاکو گروپ کے بارے میں بھی تفصیلات
معلوم ہو جائیں گی"...... بی ون نے کہا۔

"علی عمران۔ یہ کون ہے"...... باس نے چونک کر کہا۔

"باس یہ شخص دنیا کا انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا
ہے۔ ویسے تو فری لانسر ہے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے بھی
کام کرتا ہے۔ میرے اس سے خاصے اچھے تعلقات ہیں"...... بی ون
نے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ تم بہرحال بہتر سمجھ سکتے ہو۔ مجھے اس زرک
گروپ سے کوئی دلچسپی نہیں ہے مجھے اصل میں اس مہاکو گروپ سے
دلچسپی ہے اور کام بھی جلد از جلد ہونا چاہئے کیونکہ حکام نے اس
معاملے کا انتہائی سخت نوٹس لیا ہے"...... باس نے کہا۔

"یس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ کام آپ کی توقع سے بھی جلدی
ہو جائے گا"...... بی ون نے جواب دیا۔

"اوکے وش یو گڈ لک"...... باس نے کہا اور بی ون اٹھا۔ اس
نے سلام کیا اور پھر فائل اٹھائے وہ تیزی سے مڑ کر آفس کے بیرونی
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے باہر جانے کے بعد باس نے
ایک طویل سانس لیا اور پھر میز کی دراز سے ایک اور فائل نکال کر
اس نے سامنے رکھی اور اسے کھول کر اس پر جھک گیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو
حسب عادت احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی وہ اپنی
مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا بات ہے عمران صاحب۔ آپ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی
سنجیدہ نظر آرہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تم نے کوئی ٹائم ٹیبل بنا کر دیا ہی نہیں اس لئے اب میں کیا
کرسکتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ٹائم ٹیبل۔ کیا مطلب۔ کیسا ٹائم ٹیبل"...... بلیک زیرو نے
چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنجیدگی کا کہ تمہیں کس وقت کتنی سنجیدگی کی ضرورت ہوتی
ہے تاکہ میں ضرورت سے زیادہ سنجیدہ نہ ہو سکوں"...... عمران نے

جواب دیا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ اسے اب سمجھ آئی تھی کہ چونکہ اس نے ضرورت سے زیادہ سنجیدگی کی بات کی تھی اس لئے عمران نے جواب میں ٹائم ٹیبل کی بات کی تھی۔

"وہ تو میں نے ایسے ہی محاورتاً کہہ دیا تھا۔ ویسے آپ کے چہرے پر تو معمولی سی سنجیدگی بھی ضرورت سے زیادہ لگتی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں اب کوشش کر رہا ہوں کہ سنجیدہ نظر آؤں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ کوئی مجھے سنجیدہ دیکھنا ہی نہیں چاہتا"...... عمران نے کہا۔

"آپ کیوں سنجیدہ بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کیا اس کے پیچھے کوئی خاص مقصد ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ آغا سلیمان پاشا کا کہنا ہے کہ چونکہ میں کسی معاملے میں سنجیدہ نہیں ہوتا اس لئے ابھی تک کنوارہ پھر رہا ہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اور آغا سلیمان پاشا کیوں کنوارہ پھر رہا ہے اس کی وجہ بھی اس نے بتائی ہو گی"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"قوت انتخاب کی کمی"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"قوت انتخاب کی کمی۔ کیا مطلب۔ کیسا انتخاب"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"بقول آغا سلیمان پاشا ایک ہزار ایک خوبصورت لڑکیاں اس سے شادی کے لئے تیار بیٹھی ہیں اور ان میں سے ایک بھی ایسی نہیں ہے جسے مسترد کیا جا سکے اور ایک ہزار ایک شادیاں وہ کر نہیں سکتا اور ایک ہزار کو چھوڑ کر ایک کا انتخاب کرنے کی اس میں قوت نہیں ہے اس لئے کنوارہ پھر رہا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا کیونکہ سپیشل فون کی کال کا مطلب تھا کہ کسی فارن ایجنٹ کی کال ہے اور ایسا کوئی کیس بھی نہ تھا جس میں فارن ایجنٹ کو کوئی مشن سونپا گیا ہو اس لئے اس کی حیرت بجا تھی لیکن عمران نے بڑے مطمئن انداز میں ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"کارب بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے باچان میں فارن ایجنٹ کارب کی آواز سنائی دی تو بلیک زیرو کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے اسی طرح مخصوص اور سرد لہجے میں کہا۔

"مہاکو گروپ نام کا کوئی گروپ حکومت باچان کے تحت نہیں ہے چیف۔ میں نے پوری طرح تسلی کر لی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر اس گروپ کے بارے میں اپنے طور پر معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرو"...... عمران نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے مزید کچھ کہے بغیر رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے کارب کے ذمے کوئی کام لگایا تھا۔ کون ہے یہ مہاکو گروپ"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے فلیٹ سے اسے فون کر کے اس کے ذمے یہ کام لگایا تھا۔ ویسے مجھے اندازہ نہ تھا کہ کارب کی کال اتنی جلدی آجائے گی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ مہاکو گروپ کون ہے۔ کیا کوئی کیس شروع ہو گیا ہے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی شروع تو نہیں ہوا لیکن کسی بھی وقت شروع ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر سامنے رکھا اور پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے اسے آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو باس۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر انتہائی حساس اسلحہ غیر ممالک کو سمگل کرنے والا کوئی

گروپ ہے جسے زرک گروپ کہا جاتا ہے۔ کیا اس بارے میں تمہیں معلومات ہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"زرک گروپ۔ نہیں باس۔ یہ نام تو پہلی بار سامنے آیا ہے حالانکہ دارالحکومت میں اسلحہ سپلائی کرنے والے تمام بڑے گروپوں کے بارے میں مجھے معلومات حاصل ہیں۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تو پھر معلومات حاصل کر کے مجھے رپورٹ دو۔ مختصر طور پر اتنا بتا دیتا ہوں کہ یہ گروپ انتہائی حساس نوعیت کا اسلحہ حکومت باچان کے کسی خفیہ گروپ جسے مہاکو گروپ کہا جاتا ہے، کو سپلائی کرتا ہے۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"یس باس۔ میں ابھی یہ کام شروع کر دیتا ہوں۔ اوور"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"جس قدر جلد ممکن ہو سکے معلومات حاصل کر کے مجھے رپورٹ دو۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اس پر اپنی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اسے ایک طرف رکھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سر سلطان کے پی اے کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"کیا اپنی بیگم کے بلانے پر بھی یہی جواب دیا کرتے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ آپ عمران صاحب۔ آپ واقعی درست کہہ رہے ہیں۔ ایسی عادت پڑ گئی ہے یہ فقرہ بولنے کی کہ اکثر بیگم تو کیا بچوں کو بھی یہی جواب دے دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے پی اے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو فقرہ بدل دو۔ کوئی ضروری تو نہیں ہے کہ یہی فقرہ بولا جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے کئی بار سوچا ہے لیکن اب اس فقرے کے علاوہ دوسرا کوئی فقرہ منہ سے ہی نہیں نکلتا۔ بہرحال صاحب سے بات کریں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"واقعی سلطانی جمہور کا زمانہ آگیا ہے کہ اب سلطان فرمانے کی بجائے بولنے لگ گئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میری بات چھوڑو۔ میں بولتا ہوں یا فرماتا ہوں تم اپنی بات کرو"...... سر سلطان نے کہا۔

"اپنی بات۔ آہ۔ کتنے طویل عرصے کے بعد یہ خوش نصیب لمحہ آیا ہے کہ کسی نے میری بات سننے پر رضامندی ظاہر کی ہے ورنہ جس سے بھی میں اپنی بات کرنا چاہتا ہوں وہی مجھے ٹوک دیتا ہے کہ اپنی بات مت کرو کام کی بات کرو۔ اللہ آپ کا بھلا کرے۔ آپ جیسے سلطان کا سایہ ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے تاکہ ہم آلام و

مصائب کی بارش سے بچے رہیں کیونکہ اب وقت ہی ایسا آگیا ہے کہ آلام و مصائب بارش کی طرح برسنے لگ گئے ہیں"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی لیکن پھر وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"ارے کیا مطلب۔ یہ فون کیوں بند ہو گیا۔ ابھی تو میں نے اپنی بات کا آغاز ہی نہیں کیا تھا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"سر سلطان بے حد مصروف رہتے ہیں اور انہیں معلوم ہے کہ آپ جب بولنے پر آجائیں تو پھر آپ کو خاموش کرانے کا ان کے پاس یہی طریقہ ہے کہ وہ رسیور ہی رکھ دیں"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اصل میں سارا قصور سائنس دانوں کا ہے۔ انہیں چاہئے کہ وہ ایسا فون بنائیں کہ بات کرنے والے کی اجازت کے بغیر رابطہ منقطع ہی نہ ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو مسکرا دیا۔ عمران نے کریڈل دبا کر ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر ڈائل کئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... دوسری طرف سے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"کیا تمہارے پاس کوئی ایسا طریقہ ہے کہ سر سلطان اپنی مرضی سے رابطہ منقطع نہ کر سکیں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب آپ۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں آپ کی بات"۔

دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"تم بات سمجھتے نہیں ہو اور تمہارا باس بات سنتا نہیں ہے۔ بہرحال اب بتاؤ میں کیا کروں"....... عمران نے بڑے بے بس سے لہجے میں کہا۔

"آپ کی بات سمجھنا اور سننا دونوں کے لئے غیر معمولی ذہانت اور قوت برداشت چاہئے عمران صاحب"....... پی اے نے جواب دیا تو عمران اس کے اس گہرے اور خوبصورت طنزیہ جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"او کے چلو کراؤ بات تاکہ میں ایک بار پھر تمہارے باس کی قوت برداشت چیک کر سکوں"..... عمران نے کہا۔

"سنو عمران میں اس وقت انتہائی مصروف ہوں اس لئے اگر کوئی ضروری بات ہو تو مختصر طور پر کہہ ڈالو ورنہ پھر کسی وقت فون کر لینا"....... دوسری طرف سے سر سلطان کی انتہائی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"او کے جب آپ فارغ ہو جائیں تو مجھے دانش منزل فون کر کے اطلاع دے دیں۔ میں بات کر لوں گا۔ اگر اس وقت تک بات کرنے کے لئے کچھ رہ گیا تو۔ خدا حافظ"....... عمران نے بھی اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے تو الٹا سر سلطان کو دھمکی دے دی ہے۔ وہ تو پریشان ہو جائیں گے"....... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس

سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ عمران ہو گا یہاں"....... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جناب۔ فرمایئے"....... عمران نے اس بار اپنے اصل لیکن انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آئی ایم سوری عمران بیٹے۔ تم شاید میری بات کا برا منا گئے ہو۔ ویسے یہ حقیقت تھی کہ ایک انتہائی اہم غیر ملکی معاہدے کا میں ڈرافٹ تیار کر رہا تھا کیونکہ اس پر ایک گھنٹے بعد اعلیٰ سطح کی میٹنگ میں فائنل فیصلہ ہونا ہے۔ بہرحال تم بتاؤ کیا مسئلہ ہے۔ میں صدر صاحب اور کمانڈر انچیف صاحب سے معذرت کر لوں گا"۔ سر سلطان نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"کس بات کی معذرت"....... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"اس بات کہ میں بروقت معاہدے کا ڈرافٹ تیار نہیں کر سکا"....... سر سلطان نے جواب دیا۔

"لیکن آپ کا پورا آفس ہے۔ بے شمار لوگ آپ کے ماتحت کام کرتے ہیں۔ کیا یہ ضروری ہے کہ آپ سارے کام خود کریں۔ کیا یہ ڈرافٹ آپ کے آفس کے آدمی تیار نہیں کر سکتے"...... عمران نے

کہا۔

"کر سکتے ہیں لیکن یہ معاہدہ شوگران سے ہونا ہے اور یہ انتہائی خفیہ ہے اس لئے اس پر مجھے خود کام کرنا ہے"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی مجھے معذرت کرنی چاہیئے۔ بہرحال میں نے آپ کو فون اس لئے کیا تھا کہ آپ نے باچانی سفیر کے اس کاغذ کے بارے میں حکومت باچان سے بھی براہ راست کوئی بات کی ہے یا نہیں"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اس کی کیا ضرورت تھی۔ اس سے ہمارا براہ راست کوئی تعلق نہیں بنتا۔ میں نے تمہیں بھی اس لئے کہہ دیا تھا کہ تم اپنے طور پر تسلی کر لو کہ کہیں اس کے پیچھے پاکیشیا کے خلاف تو کوئی سلسلہ نہیں ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"آپ کو جو کچھ سفیر صاحب نے بتایا ہے وہ سب غلط ہے۔ یہ کاغذ کسی باچان معاہدے کے بارے میں نہیں تھا بلکہ یہ باچان کے کسی سرکاری گروپ جسے مہاکو گروپ کہا گیا ہے کی طرف سے پاکیشیا میں اسلحہ سپلائی کرنے والے کسی گروپ کو اسلحہ کا آرڈر تھا"۔ عمران نے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ کیا تم نے وہ کاغذ دیکھا ہے"۔ سر سلطان نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں۔ میں نے اس کی نقل حاصل کر لی ہے"...... عمران

نے جواب دیا۔

"اوہ۔ یہ تو انتہائی اہم معاملہ ہے۔ حکومت باچان کو جھوٹ بولنے کی ضرورت کیوں لاحق ہوئی۔ تم وہ نقل مجھے بھجوا دو۔ میں سرکاری سطح پر یہ معاملہ اٹھاؤں گا"...... سر سلطان نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں صرف یہ بات آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا تھا۔ ویسے آپ کو اس کا ابھی نوٹس لینے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ میں پہلے اس بارے میں تمام معلومات حاصل کر لوں پھر تفصیل سے بات ہو گی"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے تم مناسب سمجھو"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے خدا حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"آپ مجھے تو بتائیں کہ یہ سارا سلسلہ کیا ہے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کوئی خاص بات نہیں ہے۔ سر سلطان نے مجھے فلیٹ پر فون کر کے بتایا کہ پاکیشیا میں باچان کے سفیر نے ان سے رابطہ کر کے انہیں اطلاع دی ہے کہ حکومت باچان کا ایک سرکاری لیٹر دارالحکومت کے ایک تجارتی ادارے مون ٹریڈرز انٹرنیشنل پلازہ کے جنرل مینجر عظمت علی کے پاس موجود تھا جو اس نے انہیں بھجوا دیا اور حکومت باچان نے اس پر حکومت پاکیشیا کا شکریہ ادا کیا ہے کیونکہ یہ لیٹر انتہائی اہم باچانی معاہدے پر مشتمل تھا۔ سر سلطان کو

اس اطلاع پر بڑی حیرت تھی کہ ایک سرکاری اور اہم لیٹر ایک تجارتی ادارے کے جنرل مینجر تک کیسے پہنچا اور پھر اس نے یہ لیٹر حکام تک پہنچانے کی بجائے براہ راست باچانی سفیر کو کیوں دے دیا۔ چنانچہ انہوں نے مجھے کہا کہ میں اپنے طور پر اس سلسلے کو چیک کروں"۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے انٹرنیشنل پلازہ جانے اور عظمت علی سے ملاقات اور اس سے کاغذ کی نقل حاصل کرنے تک کی تمام تفصیل بتا دی۔

"آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ اس نے اس کی نقل کرا رکھی ہے"۔ بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"انسانی نفسیات کے تحت میرا اندازہ تھا لیکن جب میرے سوال پر عظمت علی کا رد عمل سامنے آیا تو میں سمجھ گیا کہ اس نے ایسا کیا ہے۔ چنانچہ معمولی سی دھمکی پر اس نے یہ نقل مجھے دے دی۔ میں وہاں سے واپس فلیٹ پر پہنچا اور پھر میں نے اسے غور سے پڑھا۔ وہ واقعی ایسے کوڈ میں تھا جو مجھے بھی معلوم نہ تھا۔ چنانچہ میں نے ایک ایسے آدمی سے رابطہ کیا جو باچانی کوڈ کا ماہر تھا۔ اس نے مجھے اس کے بارے میں تفصیل بتا دی جس کی مدد سے میں نے اسے ڈی کوڈ کر لیا۔ تب مجھے معلوم ہوا کہ یہ باچان کے کسی سرکاری گروپ جسے مہاکو گروپ کہا جاتا ہے، کی طرف سے پاکیشیا کے کسی اسلحہ سپلائی کرنے والے زرک گروپ کے نام ہے اور اس میں انتہائی حساس اور اہم اسلحہ ڈیمانڈ کیا گیا ہے۔ چنانچہ میں نے فلیٹ سے ہی باچان میں

فارن ایجنٹ کارب سے رابطہ کیا اور اسے اس سرکاری مہاکو گروپ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے کہا اور اس کا جواب تمہارے سامنے آیا ہے اور باقی باتیں بھی تمہارے سامنے ہوئی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ باچانی سفیر نے جان بوجھ کر غلط بیانی کی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں اور اسی بات پر مجھے حیرت ہو رہی ہے کیونکہ کارب کے مطابق ایسا کوئی سرکاری گروپ نہیں ہے پھر حکومت کو اس بارے میں غلط بیانی کرنے کی کیا ضرورت تھی"...... عمران نے کہا۔

"اس کا تو مطلب ہے عمران صاحب کہ مہاکو گروپ واقعی باچان حکومت کا ہی کوئی خفیہ گروپ ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ان کی غلط بیانی سے تو یہی معلوم ہوتا ہے لیکن باچان کو آخر پاکیشیا سے اسلحہ سمگل کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اب تو باچان خود انتہائی حساس اسلحہ تیار کر رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ عمران صاحب۔ اب بات کچھ سمجھ میں آنے لگی ہے۔ باچان لامحالہ اس زرک گروپ کے ذریعے روسیاہ سے کسی ایسی ساخت کا اسلحہ منگوا رہا ہے جو یقیناً باچان میں تیار نہیں ہو رہا اور ایسا اسلحہ اٹیمک بھی ہو سکتا ہے کیونکہ ایک تو باچان کے عوام اٹیمک اسلحے کے خلاف ہیں دوسرا ایکریمیا کسی صورت بھی یہ نہیں چاہتا کہ باچان ٹیمک اسلحہ حاصل کرے کیونکہ ایکریمیا پہلے باچان کے شہروں پر

ایٹم بم فائر کر چکا ہے جس کی یاد آج تک باقاعدگی سے منائی جاتی ہے
اور ایکریمیا کو یقیناً انتقامی کارروائی کا خطرہ لاحق ہو گا"...... بلیک
زیرو نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔
"لیکن اگر کل پاکیشیا پر یہ الزام لگ گیا کہ اس نے باچان کو
روسیاہی اٹیمک اسلحہ سپلائی کیا ہے تو پھر"...... عمران نے کہا۔
"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ روسیاہی اٹیمک اسلحے میں اور باچانی
اٹیمک اسلحے میں بہرحال فرق ہو گا اور ہوتا بھی ہے"...... بلیک زیرو
نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سپیشل فون کی
گھنٹی بج اٹھی۔
"اوہ۔ کارب کی کال ہے۔ اتنی جلدی اس نے کیسے معلوم کرا لیا
ہے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"کارب خاصا تیز اور فعال کام کرنے والا ایجنٹ ہے"...... عمران
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔
"کارب بول رہا ہوں چیف۔ میں نے مہاکو گروپ کے سلسلے
میں ایک اہم بات معلوم کی ہے۔ مہاکو گروپ باچان سے الحاق شدہ
جزیرے فیوگی کی آزادی کے لئے کام کرنے والی انتہائی خفیہ تنظیم
فیوگی ٹاسک کو انتہائی حساس اسلحہ سپلائی کرتا ہے لیکن یہ گروپ
اور فیوگی ٹاسک دونوں ہی اس قدر خفیہ ہیں کہ آج تک باچان کی
تمام ایجنسیاں باوجود سر توڑ کوشش کے ان کا سراغ نہیں لگا

سکیں"...... کارب نے کہا۔
"تمہیں اس اہم بات کا علم کیسے ہو گیا"...... عمران نے مخصوص
لہجے میں پوچھا۔
"باچان کی سیکرٹ ایجنسی ٹساکو کا ایک ایجنٹ مارنو میرا دوست
تھا۔ اس کو گولی مار دی گئی تھی۔ اس کی بیوہ میری بیوی کی بہن
ہے۔ ہمارے یہاں باچان میں یہ رواج ہے کہ شوہر کی موت کے بعد
بیوہ ایک ہفتے تک اپنی رہائش گاہ سے باہر نہیں جاتی اور سب لوگ
اس سے ملنے وہاں جاتے ہیں۔ میں اپنی بیوی کے ساتھ اس سے ملنے
گیا تو اس نے مجھے اتھارٹی لیٹر اور بینک لاکر کی چابی دی کہ میں اس
لاکر سے اس کے ضروری کاغذات اور کرنسی نکال کر اسے لا دوں۔
چنانچہ میں نے لاکر سے ضروری کاغذات اور کرنسی نکالی۔ اس میں
مارنو کی ڈائری بھی موجود تھی۔ میں نے سرسری طور پر اس ڈائری کو
دیکھا تو اس میں مارنو نے خصوصی طور پر یہ بات لکھی ہوئی تھی اور
اس نے ڈائری میں خود لکھا تھا کہ مہاکو گروپ اسے کسی بھی وقت
بلاک کر سکتا ہے۔ میں نے اس ڈائری کو تفصیل سے چیک کیا ہے
لیکن اس میں اس کے علاوہ کوئی چیز موجود نہیں ہے"۔ کارب نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"یہ ڈائری اب کہاں ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں
پوچھا۔
"ڈائری میرے پاس ہے۔ میں نے اسے اپنے پاس رکھ لیا تھا۔

کارب نے جواب دیا۔

"کیا اس ڈائری میں تحریر کوڈ میں تھی یا سادہ لفظوں میں لکھی گئی تھی"....... عمران نے پوچھا۔

"شیٹو کوڈ میں ڈائری لکھی گئی ہے"....... کارب نے جواب دیا۔

"یہ ڈائری رانا ہاؤس کے پتے پر کسی سپیشل کوریئر سروس سے بھجوا دو"....... عمران نے کہا۔

"یس چیف"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس سلسلے میں مزید معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرو لیکن تمہیں کسی صورت سامنے نہیں آنا چاہئے"....... عمران نے کہا۔

"یس چیف۔ میں سمجھتا ہوں"....... کارب نے جواب دیا اور عمران نے مزید کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

"بڑی اہم بات کا پتہ دے دیا ہے کارب نے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اگر یہ بات درست ہے تو پھر حکومت باچان کو سرکاری طور پر اس خط کو نہیں چھپانا چاہئے تھا بلکہ اسے حکومت پاکیشیا سے یہ درخواست کرنی چاہئے تھی کہ وہ زرک گروپ کو تلاش کر کے اس کا خاتمہ کرے تاکہ یہاں سے اسلحہ باچان نہ جا سکے"۔ عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب حکومت باچان اس فیوگی ٹاسک نامی تنظیم کو اوپن نہیں کرنا چاہتی کیونکہ اگر لوگوں کو اس بارے

میں معلوم ہو گیا تو باچان میں بھی ایسے لوگ نکل آئیں گے جو دوسرے جزیروں کا الحاق نہیں چاہتے اس طرح باچان جو مختلف جزیروں کے الحاق سے وجود میں آیا ہے کا شیرازہ بکھر کر رہ جائے گا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری یہ بات درست ہو سکتی ہے۔ بہرحال اب اس زرک گروپ کا پتہ لگانا ضروری ہو گیا ہے"....... عمران نے کہا۔

"ٹائیگر لازماً اس کا سراغ لگا لے گا"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ امید تو ہے۔ بہرحال مجھے اپنے طور پر کام کرنا ہو گا"۔ عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا تو بلیک زیرو بھی احتراماً کھڑا ہو گیا اور پھر عمران اسے خدا حافظ کہہ کر بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

بڑے سے کمرے کا دروازہ کھلا اور بی ون اندر داخل ہوا۔ یہ کمرہ آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ یہ باچان حکومت کی ایک خفیہ ایجنسی کا سیکشن آفس تھا۔ اسے بی سیکشن کہا جاتا تھا اور بی ون اس سیکشن کا انچارج تھا اس لئے اس کا کوڈ بی ون تھا۔ بی ون کا اصل نام باٹوش تھا اور وہ نسلاً تو باچانی تھا لیکن اس کے ماں باپ طویل عرصہ پہلے باچان سے ایکریمیا شفٹ ہو گئے تھے اور باٹوش ایکریمیا میں ہی پیدا ہوا تھا۔ وہیں پلا بڑھا تھا۔ وہیں سے اس نے تعلیم حاصل کی تھی اور پھر وہ ایکریمیا کی ایک خفیہ ایجنسی میں شامل ہو گیا۔ وہاں اس نے انتہائی سخت تربیت حاصل کی تھی اور اپنی ذہانت اور کارکردگی کی بنا پر وہ ایکریمیا کی سب سے اہم خفیہ تنظیم بلیک ایجنسی تک پہنچ گیا۔ اس ایجنسی میں وہ گریڈ ون کا ایجنٹ تھا اور ایک لحاظ سے اسے اس سے زیادہ بڑا اعزاز اسے ملنا ناممکن تھا۔ ایک بار ایک مشن کے

دوران اس سے ایک ایسی غلطی ہو گئی جس کی ایجنسی کے قواعد و ضوابط کے مطابق معافی نہیں دی جا سکتی تھی۔ لیکن اس کے چیف نے اعلیٰ حکام سے اس کی بھرپور سفارش کی تو اس طرح اس کی سزائے موت تو ختم کر دی گئی لیکن اسے ایجنسی سے فارغ کر دیا گیا۔ بلیک ایجنسی کا چیف اس کو بے حد پسند کرتا تھا اس چیف نے باچان کے اعلیٰ حکام سے خود رابطہ کیا اور جب باچان کے اعلیٰ حکام کو باٹوش کی ذہانت اور کارکردگی کا تفصیل سے علم ہوا تو انہوں نے باٹوش سے رابطہ کیا اور اسے باچان کی سرکاری ایجنسی میں انتہائی اہم عہدے کی پیشکش کر دی۔ بلیک ایجنسی کے چیف کے مشورے سے باٹوش نے یہ پیشکش قبول کر لی اور پھر وہ مستقل طور پر باچان شفٹ ہو گیا اور یہاں اس ایجنسی میں اسے ایک مکمل سیکشن کا انچارج بنا دیا گیا تھا۔ یہاں باچان میں باٹوش کی ذہانت اور کارکردگی نے اسے واقعی باچان حکومت کی نظروں میں ہیرو بنا دیا تھا اور اس کی بے حد عزت کی جاتی تھی اور ایسے معاملات اس کے سپرد کئے جاتے تھے جن کے بارے میں یہ سمجھا جاتا تھا کہ کوئی دوسرا ایجنٹ اسے مکمل نہیں کر سکے گا لیکن آج چیف نے اس کے ذمے جو مشن لگایا تھا وہ اس کے لئے انتہائی الجھن کا باعث بن گیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جب وہ اپنے آفس میں داخل ہوا تو اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات مزید بڑھ گئے تھے۔ وہ میز کے پیچھے اپنی مخصوص ریوالونگ کرسی پر بیٹھا اور کرسی کو اس انداز میں آہستہ آہستہ دائیں بائیں

گھمانے لگا جیسے وہ جھولا جھول رہا ہو۔ یہ اس کی خاص عادت تھی کہ جب وہ ذہنی طور پر الجھ جاتا تو اپنی کرسی کو اسی انداز میں گھماتے ہوئے سوچتا رہتا اور اکثر اسی انداز میں سوچنے سے اسے اپنی الجھن کا کوئی نہ کوئی حل مل جایا کرتا تھا۔ کافی دیر تک وہ بیٹھا اسی انداز میں کرسی کو دائیں بائیں گھماتا رہا۔ پھر اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور کرسی کو روک کر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک چوکور ڈبے نما انتہائی جدید ترین ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر اسے میز پر رکھا۔ پھر میز کے کنارے پر لگے ہوئے سوئچ پینل میں موجود سرخ رنگ کے بٹن کو پریس کر کے اس نے اپنے آفس کو مکمل طور پر ساؤنڈ پروف بنا دیا۔ اس کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو سارٹو بول رہا ہوں۔ اوور"...... فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے لہجہ بدل کر بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ایڈورٹائزنگ ایجنسی آفس۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کارٹس سے بات کرائیں۔ فائن بورڈز کے بارے میں بات کرنی ہے۔ اوور"...... باٹوش نے کہا۔

"نمبر نوٹ کریں اور اس پر بات کریں۔ سپیشل نمبر بتانا ضروری ہو گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک نمبر بتا دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم ہو گیا تو

باٹوش نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے واپس میز کی دراز میں رکھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا۔ فون پیس کے نیچے موجود سفید رنگ کا ایک بٹن پریس کر کے اس نے تیزی سے دہی نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو دوسری طرف سے بتائے گئے تھے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سپیشل لائن پر بات کرنی ہے۔ سارٹو بول رہا ہوں"۔ باٹوش نے کہا۔

"نمبر بتائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو باٹوش نے ایک طویل نمبر دوہرا دیا۔

"اوکے۔ ویٹ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو متاشو بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"باٹوش بول رہا ہوں متاشو"...... اس بار باٹوش نے اپنا اصل نام لیتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا باٹوش۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"متاشو صورت حال انتہائی تشویش ناک ہے۔ کیا ہمارے درمیان فوری طور پر ملاقات ہو سکتی ہے"...... باٹوش نے کہا۔

"اوہ۔ سی سکس پہنچ جاؤ۔ میں بھی پہنچ رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"...... باٹوش نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار باچان کے دارالحکومت ٹاکیو کے شمال میں واقع ایک رہائشی کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کالونی خاصی پرانی تھی اس لئے یہاں کی رہائش گاہیں قدیم طرز کی تھیں۔ ایک کوٹھی کے بڑے سے گیٹ کے سامنے پہنچ کر اس نے کار روکی اور پھر تین مرتبہ مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو کوٹھی کا چھوٹا پھاٹک کھل گیا اور ایک ادھیڑ عمر باچانی باہر آگیا۔ اس نے باٹوش کو دیکھ کر سلام کیا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا اور باٹوش کار اندر پورچ میں لے گیا۔ وہاں پہلے سے ہی ایک جدید ماڈل کی کار موجود تھی۔ باٹوش نے کار روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا برآمدے سے ہو کر اندر داخل ہوا اور ایک راہداری سے گزرتا ہوا آخر میں ایک کمرے میں پہنچ گیا۔ اس نے سوئچ بورڈ کے نچلے حصے میں موجود ایک بٹن پریس کیا۔ سیڑھیوں کا اختتام ایک بند دروازے پر ہوا جس پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ باٹوش نے اپنا ہاتھ دروازے پر بنی ہوئی ایک مخصوص جگہ پر رکھ کر دبایا تو چند لمحوں بعد بلب بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ خودبخود کھلتا چلا گیا۔ باٹوش اندر داخل ہوا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں موجود صوفوں میں سے ایک پر ایک ادھیڑ عمر لیکن خاصے موٹے جسم کا مالک باچانی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ خاصا چوڑا تھا اور چہرے پر

سنجیدگی کے ساتھ ساتھ انتہائی سختی کے تاثرات نمایاں تھے۔ آنکھیں چھوٹی تھیں لیکن ان میں قدرتی طور پر سفاکی کے تاثرات موجود تھے۔ اس نے قیمتی کپڑے کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں سگار تھا جس کی تیز خوشبو اس کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔

"آؤ باٹوش میں بھی ابھی چند لمحے پہلے پہنچا ہوں"...... موٹے باچانی نے اٹھتے ہوئے قدرے مسکرا کر کہا لیکن اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ جبراً مسکرا رہا ہے۔

"شکریہ متاشو کہ تم نے میری کال کو اہمیت دی"...... باٹوش نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"تمہاری کال کو تو اہمیت دینی پڑتی ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم کال اس وقت کرتے ہوئے جب معاملات واقعی شدید گڑبڑ کا شکار ہو جاتے ہیں لیکن اب کیا ہوا ہے۔ مجھے تو تمہاری کال کے بعد سخت بے چینی سی محسوس ہو رہی ہے"...... متاشو نے کہا اور باٹوش بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے مہاکو گروپ کو ٹریس کرنے کا مشن دیا گیا ہے"۔ باٹوش نے کہا تو متاشو بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو"...... متاشو نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے باٹوش کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"میں درست کہہ رہا ہوں"...... باٹوش نے انتہائی سنجیدہ لہجے

میں کہا۔

" اوہ۔ لیکن کیوں۔ مہاکو گروپ کے بارے میں حکومت اور تمہاری ایجنسی کو کیسے علم ہوا ہے"....... متاشو نے پہلے کی طرح یقین نہ آنے والی کیفیت میں کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تمہیں پاکیشیا میں پیش آنے والے واقعہ کا علم نہیں ہے"....... باٹوش نے کہا۔

" کس واقعہ کی بات کر رہے ہو"....... متاشو نے چونک کر پوچھا۔

" پاکیشیا میں مون ٹریڈرز کے کاغذات کے ساتھ مہاکو گروپ کی طرف سے زرک گروپ کو دیئے جانے والے آرڈر کے اصل کاغذ کی دستیابی کی بات کر رہا ہوں"....... باٹوش نے کہا تو متاشو نے ایک طویل سانس لیا۔

" مجھے اس بارے میں رپورٹ مل چکی ہے۔ ہمارا وہ آدمی جس نے اسے حاصل کرنا تھا وہ ایک کلب میں ہلاک ہو گیا اور یہ کاغذ پاکیشیا میں باچان کے سفیر کے ہاتھ لگ گیا جس نے اسے یہاں اعلیٰ حکام کو بھجوا دیا۔ اسی کی بات کر رہے ہو ناں"....... متاشو نے کہا۔

" اور اس سلسلے میں حتمی فیصلہ یہ کیا گیا ہے کہ اس مہاکو گروپ کو ٹریس کر کے اس کا خاتمہ کیا جائے اور یہ مشن میرے ذمے لگایا گیا ہے"....... باٹوش نے کہا۔

" کیا اعلیٰ حکام اصل معاملات تک پہنچ گئے ہیں یا وہ اسے صرف

اسلحہ سمگل کرنے کا دھندہ سمجھ رہے ہیں"....... متاشو نے پوچھا۔

" فی الحال تو یہ سارا معاملہ اسلحہ سمگل کرنے کے تناظر میں دیکھا جا رہا ہے۔ اصل میں اس کاغذ میں دو باتیں اہم تھیں ورنہ شاید اس کا اتنا نوٹس نہ لیا جاتا کیونکہ دنیا بھر میں بے شمار گروپ اور تنظیمیں اسلحہ سمگل کرتی رہتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ یہ کاغذ حکومت باچان کے سرکاری لیٹر میں دستخطوں اور مہروں سے تیار کیا گیا تھا اور دوسری بات یہ کہ اس میں اسلحے کی جو تفصیل دی گئی تھی وہ اسلحہ انتہائی حساس نوعیت کا تھا"....... باٹوش نے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے۔ ان میں سے اصل پریشانی سرکاری لیٹر سے پیدا ہوئی ہے لیکن یہ ہماری مجبوری تھی کیونکہ یہ اسلحہ روسیاہی ریاستوں سے پاکیشیا براستہ بہادرستان لایا جاتا ہے اور بہادرستان میں اسلحہ سمگل کرنا اب تقریباً ناممکن ہو چکا ہے اس لئے سرکاری لیٹرز کا سہارا لیا جاتا ہے۔ وہاں کے حکام یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سرکاری ڈیل ہے اس لئے وہ اس کی اجازت دے دیتے ہیں اور اس طرح یہ اسلحہ بہادرستان کے ذریعے پاکیشیا پہنچ جاتا ہے اور پھر وہاں سے اسے باچان پہنچایا جاتا ہے اور اسلحے کی تفصیل بھی اس میں لکھی جاتی ہے تاکہ وہاں کے حکام مطمئن رہیں کہ یہ واقعی حکومتی سطح کی ڈیل ہے"....... متاشو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن بہادرستان حکومت نے اس سلسلے میں حکومت باچان سے کبھی بات تو نہیں کی"....... باٹوش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

ی ہے لیکن وہاں ہمارا آدمی موجود ہے جو ان کو مطمئن کر دیتا ہے"...... مثاشو نے جواب دیا اور باٹوش نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن جس انداز میں یہ کاغذ پاکیشیا بجھوایا جاتا ہے یہ تو انتہائی رسک ہے"...... باٹوش نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح زیادہ آسانی سے یہ کام ہو جاتا ہے اور کبھی اس سلسلے میں کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ اس بار ایسا قدرتی طور پر ہوا ہے ورنہ ایسے نہ ہوتا"...... مثاشو نے جواب دیا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ باچانی سفیر نے اس سلسلے میں اطلاع پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان کو دے دی ہے اور سر سلطان پاکیشیا سیکرٹ سروس کے انتظامی انچارج ہیں اس لئے لامحالہ یہ بات پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پہنچ جائے گی اور اگر انہوں نے وہاں اس سلسلے پر کام شروع کر دیا تو زرک گروپ لازماً سامنے آ جائے گا اور اگر زرک گروپ سامنے آگیا تو پھر لازمی بات ہے کہ مہاکو گروپ بھی ٹریس ہو جائے گا اور مہاکو گروپ ٹریس ہو گیا تو پھر اصل بات بھی سامنے آجائے گی کہ یہ سارا سلسلہ فیوگی ٹاسک کا ہے اور تم جانتے ہو کہ فیوگی ٹاسک باچان حکومت کے لئے موت و زندگی کا مسئلہ ہے"...... باٹوش نے کہا تو مثاشو کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"اوہ۔ یہ واقعی پریشان کن خبر ہے۔ تو تم نے اس سلسلے میں کیا پلان بنایا ہے"...... مثاشو نے کہا۔

"میں نے اپنے باس سے کہا ہے کہ مہاکو گروپ کے بارے میں اطلاع پاکیشیا میں زرک گروپ سے ہی مل سکتی ہے اس لئے میں اپنی تحقیقات کا آغاز پاکیشیا سے کروں گا۔ وہاں کا مشہور سیکرٹ ایجنٹ علی عمران جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے وہ میرا دوست ہے۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس نے زرک گروپ کے خلاف کام کیا تو لامحالہ یہ کام علی عمران کی سربراہی میں ہو گا اور میری وہاں موجودگی میں تمام حالات میرے سامنے آ جائیں گے اور پھر حالات دیکھ کر میں اپنا کام مکمل کروں گا"...... باٹوش نے کہا۔

"نہیں۔ تمہاری یہ پلاننگ غلط ہے۔ اس کا یہ حل نہیں ہے جو تم نے سوچا ہے۔ تمہارے وہاں جانے سے معاملات سنجیدہ ہو جائیں گے اور پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس صرف زرک گروپ تک محدود نہیں رہے گی بلکہ وہ مہاکو گروپ کے خلاف بھی کام شروع کر دے گی کیونکہ پاکیشیا اور باچان میں انتہائی گہرے دوستانہ تعلقات ہیں اور اس سرکاری لیٹر کی رو سے یقیناً حکومت باچان اس بارے میں بے حد سنجیدہ ہو رہی ہو گی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ باقاعدہ طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس سے یہ درخواست کر دے کہ وہ یہاں آ کر مہاکو گروپ کو ٹریس کرنے میں حکومت باچان کی مدد کرے جبکہ تمہارے وہاں نہ جانے سے وہ زیادہ سے زیادہ زرک گروپ کے خلاف ہی کام کریں گے۔ اس سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ زرک گروپ بین الاقوامی سطح پر کام کرنے والی تنظیم ہے وہ خود ہی

اس کا کوئی نہ کوئی حل نکال لیں گے۔ وہ صرف ہمیں ہی اسلحہ سپلائی نہیں کرتے بلکہ پوری دنیا میں بے شمار خفیہ تنظیموں کے ساتھ ان کے رابطے ہیں"...... متاشو نے کہا۔

"تو پھر مجھے کیا کرنا ہو گا کیونکہ میں یہ نہیں چاہتا کہ میں اپنی ناکامی کی رپورٹ دے دوں اور تمہارے خلاف بھی میں کام نہیں کر سکتا کیونکہ میں خود فیوگی ٹاسک کا حمایتی ہوں"...... باٹوش نے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ ان دونوں باتوں کا بندوبست میں کروں گا"...... متاشو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیسے"...... باٹوش نے چونک کر پوچھا۔

"پہلی بات یہ کہ میں زرک گروپ کے پاکیشیا میں چیف تک یہ اطلاع پہنچا دوں گا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے اپنے آپ کو کیمو فلاج کرے اور مجھے یقین ہے کہ وہ ایسا کر لیں گے۔ باقی رہی تمہاری بات تو تم مہاکو گروپ کو ٹریس کر لینے میں کامیاب ہو جاؤ گے"...... متاشو نے کہا تو باٹوش بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا بات ہے۔ کیا تمہارا ذہنی توازن تو خراب نہیں ہو گیا۔ اب کیا میں تمہیں ٹریس کر کے گرفتار کروں گا کیونکہ مہاکو گروپ کے چیف تو تم ہو"...... باٹوش نے کہا تو متاشو بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہی تو خاص بات ہے جو میں تمہیں بتانے والا ہوں۔ اب سنو۔ تمہارے ساتھ اس میٹنگ کے بعد دو کام ہوں گے۔ ایک تو یہ کہ

اب مہاکو گروپ کا نام تبدیل ہو جائے گا اور اب یہ گروپ سار کو گروپ کے نام سے کام شروع کرے گا۔ تمام کوڈ اور اڈے وغیرہ تبدیل کر دیئے جائیں گے اور دوسرا کام یہ ہو گا کہ تمہیں مہاکو گروپ کے بارے میں ایک فائل مل جائے گی جس میں مہاکو گروپ کے بارے میں اشارات موجود ہوں گے۔ تم ان اشارات کی مدد سے اپنا کام کرو گے اور مہاکو گروپ اس حساس اسلحے کے سٹور سمیت تمہارے ہاتھوں گرفتار ہو جائے گا اور تمہارے کارناموں میں ایک اور کا اضافہ ہو جائے گا اور یہ سن لو کہ میں نے اس کا انتظام پہلے سے کر رکھا ہے۔ ایک علیحدہ مہاکو گروپ موجود ہے جس میں علیحدہ سے لوگ ہیں اور وہ واقعی اسلحہ سمگلنگ کا کام کرتے ہیں۔ ان کے سربراہ کا کوئی تعلق ہمارے گروپ کے ساتھ نہیں ہے۔ صرف میں اس کی خفیہ طور پر سرپرستی کرتا ہوں اور بس اور اب یہی مہاکو گروپ تمہارے ہاتھوں گرفتار ہو گا"...... متاشو نے کہا تو باٹوش کے چہرے پر تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

"بہت خوب۔ گڈ شو۔ بہت خوب۔ تمہارا واقعی جواب نہیں۔ ذہانت اور منصوبہ بندی میں تمہارا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ویری گڈ"...... باٹوش نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"اور سنو تم نے پاکیشیا نہیں جانا اور نہ وہاں کسی سے رابطہ کرنا ہے۔ زرک گروپ کو اطلاع پہنچ جائے گی پھر زرک گروپ جانے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس یا اس کے حکام جانیں۔ ہمیں اس سے کوئی

مطلب نہیں ہے۔ہاں اگر وہ عمران یہاں تم سے رابطہ کرے تو تم بے شک مہاکو گروپ کے بارے میں اسے اطلاع دے دینا۔اس طرح وہ مطمئن ہو جائیں گے"....... متاشو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ایسے ہی ہو گا"....... باٹوش نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اوکے اب تم جا سکتے ہو اور تمہارا انعام تمہیں پہنچ جائے گا"....... متاشو نے کہا اور باٹوش مسکراتا ہوا اٹھا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران فلیٹ کے سٹنگ روم میں بیٹھا ایک سائنس میگزین کے مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"سلیمان اسے اٹھا کر لے جاؤ یہاں سے"....... عمران نے اونچی آواز میں سلیمان کو پکارتے ہوئے کہا لیکن جب دوسری طرف سے کوئی جواب نہ آیا تو اچانک اسے خیال آیا کہ سلیمان تو مارکیٹ گیا ہوا ہے جبکہ فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔

"کیا فون معلوم کرنے والے کو معلوم ہوتا ہے کہ سلیمان کس وقت مارکیٹ جاتا ہے"....... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ڈی ایس سی (آکسن) مصروف مطالعہ بول رہا ہوں"....... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"سلطان بول رہا ہوں۔تم صرف مطالعہ ہی کرتے رہ جاؤ گے

جبکہ دوسرے بازی بھی لے گئے ہیں"...... دوسری طرف سے سرسلطان نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"دوسرے بازی لے گئے ہیں۔ کیا مطلب۔ کیا کسی مس بازی کا سوئمبر تھا۔ کمال ہے۔ آپ اور اس عمر میں اس چکر میں پڑ گئے۔ اگر ایسی بات تھی تو آپ مجھے حکم دیتے پھر میں دیکھتا کہ دوسرے کو جرأت کیسے ہوتی ہے آپ کی بازی لے جانے کی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بس یہی باتیں کرنی آتی ہیں تمہیں۔ سچ کہا ہے لوگوں نے کہ جسے کوئی کام نہیں ہوتا اس کی زبان چلنے لگ جاتی ہے"۔ سرسلطان کے لہجے میں بدستور غصہ تھا اور عمران نے بے اختیار اپنی آنکھیں اس انداز میں گھمائیں جیسے سرچ لائٹیں گھومتی ہیں کیونکہ سرسلطان کی بات کرنے کا انداز بتا رہا تھا کہ آج انہیں عمران کی کارکردگی پر غصہ آ رہا ہے۔

"آخر یہ بازی صاحبہ ہیں کون جن کے جانے کا آپ کو اس قدر صدمہ پہنچا ہے"...... عمران نے دوسرے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے اسلحہ باچان سمگل کرنے والے زرک گروپ کے بارے میں اب تک کیا کیا ہے"...... دوسری طرف سے سرسلطان نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ آپ کا مطلب ہے کہ میں کچھ نہیں کر سکا جبکہ کسی دوسرے نے زرک گروپ کو ٹریس کر کے گرفتار کر لیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ایسا تو تب ہوتا جب یہ کام تمہارے علاوہ کسی اور کے ذمہ لگایا جاتا۔ میں تو یہ سوچ کر مطمئن ہو گیا تھا کہ تم اس سلسلے میں باچان والوں سے پہلے کامیابی حاصل کر لو گے لیکن تم نے شاید اس کام پر توجہ ہی نہیں دی حالانکہ حکومت باچان نے کئی بار سرکاری طور پر یہی درخواست کی تھی اور میں نے تمہیں بھی کئی بار کہا ہے کہ اس سلسلے میں کام ہونا چاہئے کیونکہ اس قدر حساس اسلحہ سمگل کرنے والے پاکیشیا کے خلاف کام کرنے والے گروپس کو بھی ایسا حساس اسلحہ سپلائی کر سکتے ہیں لیکن تم نے توجہ ہی نہیں دی جبکہ حکومت باچان کے چیف سیکرٹری کی ابھی مجھے کال آئی ہے کہ ان کی ایجنسی نے وہاں اس گروپ کو نہ صرف ٹریس کر لیا ہے جسے یہ زرک گروپ اسلحہ سپلائی کرتا تھا بلکہ انہیں گرفتار بھی کر لیا ہے۔ انہوں نے جب مجھ سے زرک گروپ کے بارے میں پوچھا تو میں نے انہیں یہی کہا کہ ابھی اس سلسلے میں کام ہو رہا ہے۔ اس پر انہوں نے بڑے طنزیہ انداز میں کہا کہ انہیں محسوس ہو رہا ہے کہ انہیں اپنے ایجنٹ پاکیشیا بھجوانا پڑیں گے"...... سرسلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل لیا کیونکہ اب وہ سرسلطان کے غصے کی وجہ سمجھ گیا تھا۔ باچان کے چیف سیکرٹری نے جو طنز کیا تھا وہ

واقعی سر سلطان نے شدت سے محسوس کیا تھا۔

"ارے واہ۔ آپ فوراً انہیں کہہ دیں کہ وہ اپنے ایجنٹ یہاں بھجوا دیں۔ چلو اس طرح بیٹھے بٹھائے مفت میں کام ہو جائے گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب تم ڈھٹائی پر اتر آئے ہو۔ ٹھیک ہے کرتے رہو مطالعہ"۔ دوسری طرف سے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے کریڈل دبایا اور پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو۔ ایکسٹو۔ بس یہی کہنا آتا ہے تمہیں۔ کبھی کوئی کام بھی کیا ہے یا بس صرف ایکسٹو ایکسٹو ہی کہتے رہو گے"...... عمران نے اپنے اصل لہجے میں اور سر سلطان کی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"کون بول رہا ہے"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ اب میری آواز بھی نہ پہچانو گے۔ اب آئینہ دکھانا شروع کیا ہے تو آواز کی پہچان ہی ختم کر دی ہے۔ کیوں طاہر صاحب"۔ عمران نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا لیکن اس نے جان بوجھ کر طاہر کا نام لے دیا تھا کیونکہ بلیک زیرو کے جواب سے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ بلیک زیرو اس چکر میں پڑ گیا ہے کہ اسے اپنی اصلیت ظاہر

کرنی چاہیئے یا نہیں۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں عمران صاحب۔ کیا ہو گیا ہے آپ کو"...... اس بار بلیک زیرو نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"وہ باچان والے مہا کو گروپ کو پکڑنے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور ان کے چیف سیکرٹری نے سر سلطان کو طنزیہ کہا ہے کہ کیا اب وہ اپنے ایجنٹ پاکیشیا بھجوا دیں تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے اگر زرک گروپ کو نہیں پکڑ سکتے تو باچانی ایجنٹ پکڑ لیں اور جس انداز میں انہوں نے مجھ سے بات کی ہے اسی انداز میں، میں نے تم سے بات کر دی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ سر سلطان آپ سے اس انداز میں بات کریں"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"قومی غیرت کا تقاضا تو یہی تھا کہ وہ بات کرنے کی بجائے پوری سیکرٹ سروس کو ڈسمس کر دیتے لیکن شاید بڑھاپے کی وجہ سے اب ان کا غصہ بھی بوڑھا ہو چکا ہے کہ انہوں نے اس انداز میں ہی بات کرنے پر اکتفا کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب سر سلطان آپ کو تو یہ بات کہنے میں حق بجانب تھے لیکن آپ نے مجھ پر غصہ کیوں اتارا ہے۔ یہ کیس باقاعدہ سیکرٹ سروس کو تو ریفر ہی نہیں کیا گیا"...... بلیک زیرو نے اس بار پینترہ بدلتے ہوئے کہا۔

"نہ کیا گیا ہو۔ ویسے تمہیں چاہیئے کہ تم اب جولیا پر غصہ نکالو اور

جولیا تنویر پر"...... عمران نے کہا تو اس بار دوسری طرف سے بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" تو آپ کا پلان یہ ہے کہ آپ [illegible] کو جولیا سے ڈانٹ پڑوانا چاہتے ہیں"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

" یہ بات نہیں ہے۔ ہمارے ہاں بیورو کریسی کا یہی اصول ہے کہ سب سے بڑا افسر اپنے ماتحت پر غصہ نکالتا ہے اور وہ ماتحت اپنے ماتحت پر۔ بس اس طرح آخری غصہ بے چارے عوام پر آکر نکلتا ہے۔ بہرحال میں آ رہا ہوں کیونکہ اب واقعی ہمیں چلو بھر پانی کی تلاش کرنی پڑے گی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر اٹھ کر وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ ڈریسنگ روم سے واپس آکر اس نے الماری سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

" ہیلو۔ ہیلو علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے ٹرانسمیٹر آن کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس۔ ٹائیگر بول رہا ہوں۔ اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

" تم نے ابھی تک زرک گروپ کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں دی حالانکہ یہ کام تمہارے ذمے لگائے کافی وقت گزر گیا ہے۔ اوور"...... عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

" باس میں اس وقت سے مسلسل کوشش کر رہا ہوں لیکن اب

تک کسی طرف سے کوئی ایسی اطلاع نہیں مل سکی جس پر مزید کام کیا جا سکتا ہو۔ یہ ہو سکتا ہے کہ یہ کوڈ نام ہو۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

" ہاں ایسا ممکن ہے۔ تم یہ معلوم کرو کہ یہاں سے کون کون سے گروپ حساس نوعیت کا اسلحہ غیر ممالک میں اور خصوصی طور پر باچان سمگل کرتے ہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" یس باس۔ میں یہ کام جلد ہی کر لوں گا کیونکہ ایسے آدمی میرے ذہن میں موجود ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا۔

" جس قدر جلد ممکن ہو سکے مجھے رپورٹ دو۔ اوور اینڈ آل"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے واپس الماری میں رکھا اور پھر الماری بند کر کے وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

" عمران صاحب کیا واقعی باچان میں وہ گروپ ٹریس ہو گیا ہے جو یہاں سے اسلحہ منگواتا تھا۔ اگر ایسا ہے تو پھر ان لوگوں سے یہاں کے گروپ کے بارے میں کلیو مل سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے

کہا۔

"ہاں۔ میں بھی راستے میں یہی سوچتا رہا ہوں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہم وہاں کس سے بات کریں۔ بہرحال ٹھیک ہے کوشش کرنا تو فرض ہے۔ مجھے وہ سرخ جلد والی ڈائری دو"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے سرخ جلد والی ضخیم ڈائری نکال کر اس نے عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے ڈائری کھولی اور اس کی ورق گردانی میں مصروف ہو گیا۔ کافی دیر تک وہ اسے دیکھتا رہا پھر اچانک ایک صفحے کو دیکھتے ہی وہ چونک پڑا۔

"اوہ۔ باٹوش تو آج کل باچان میں ہے اور وہاں کسی سرکاری ایجنسی میں کام کر رہا ہے۔اس سے بات کی جا سکتی ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"باٹوش۔وہ کون ہے"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"باٹوش ایکریمین بلیک ایجنسی کا بڑا نامور ایجنٹ تھا پھر وہاں سے باچان شفٹ ہو گیا۔ گذشتہ سال اس سے ایکریمیا میں ہی اچانک ملاقات ہو گئی تھی تو اس نے مجھے ایک کلب کا فون نمبر بتا دیا تھا کہ اس کلب کے ذریعے اس سے رابطہ ہو سکتا ہے اور وہ نمبر میں نے اس ڈائری میں احتیاطاً درج کر دیا تھا"...... عمران نے کہا اور پھر ڈائری کو میز پر رکھ کر اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

دی۔

"باچان کا رابطہ نمبر اور اس کے دارالحکومت ٹاکیو کا رابطہ نمبر بتا دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیئے گئے۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ اٹھا کر ٹون آ جانے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ریڈ لائن کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ باچانی ہی تھا۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ باٹوش سے بات کرنی ہے۔اس نے مجھے یہ فون نمبر دے کر کہا تھا کہ وہ جہاں بھی ہو گا اس سے رابطہ کرا دیا جائے گا"...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ دس منٹ بعد دوبارہ کال کریں جناب میں انہیں ٹریس کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

"کیا باٹوش سرکاری راز بتا دے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس میں کیا سرکاری راز رہ گیا ہے جب باچان کے چیف سیکرٹری نے سرسلطان کو فون پر بتا دیا ہے کہ ایسا ہو چکا ہے"۔ عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ویسے عمران صاحب ہمارے ملک میں کافی ایجنسیاں کام کرتی ہیں۔ کیا یہ ایجنسیاں ایسے گروپس کو ٹریس نہیں کرتیں"۔ بلیک

زیرو نے کہا۔

" یہ بین الاقوامی انداز کی تنظیمیں ہوتی ہیں اس لئے چند افراد اگر پکڑے بھی جائیں تو ان کا نیٹ ورک ختم نہیں ہوتا"...... عمران نے جواب دیا۔

" لیکن نام سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کوئی چھوٹا سا مقامی گروپ ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ایسے نام دھوکہ دینے کے لئے رکھ لئے جاتے ہیں تاکہ تمہاری طرح اس بارے میں سوچ کر لوگ خاموش ہو جائیں۔ بہرحال میری یہاں آنے سے پہلے ٹائیگر سے بات ہوئی ہے اس نے بتایا ہے کہ اس نام کا کوئی گروپ ٹریس نہیں ہو رہا اور اس نے یہی کہا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ یہ کوڈ نام ہو"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر دس منٹ سے بھی زیادہ وقت گزر جانے کے بعد عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" ریڈ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی وہی نسوانی آواز دوبارہ سنائی دی جس نے پہلے فون اٹنڈ کیا گیا۔

" پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ باٹوش سے رابطہ ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

" جی ہاں۔ ایک نمبر نوٹ کر لیں اس پر باٹوش صاحب موجود ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ساتھ ہی ایک نمبر بھی بتا دیا

گیا۔

" کیا یہ نمبر ٹاکیو کا ہے"...... عمران نے کہا۔

" جی ہاں۔ سباکو کلب کا نمبر ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" سباکو کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ باٹوش صاحب یہاں موجود ہیں ان سے میری بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

" ہولڈ آن کریں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو میں باٹوش بول رہا ہوں عمران صاحب۔ مجھے ریڈ لائن کلب کی آپریٹر نے آپ کا نام تو بتا دیا تھا لیکن آپ کا فون نمبر نہیں بتایا تھا ورنہ میں خود آپ کو فون کر لیتا"...... دوسری طرف سے باٹوش کی بے تکلفانہ آواز سنائی دی۔

" جسے غرض ہوتی ہے وہ ڈھونڈ لیتا ہے۔ بہرحال کیا اس فون پر تفصیل سے بات ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ بالکل۔ یہ محفوظ نمبر ہے"...... باٹوش نے جواب دیا۔

" اچھا پھر پہلے یہ بتاؤ کہ کیا تمہیں باچان کے مہاکو گروپ اور پاکیشیا کے زرک گروپ کے درمیان ہونے والی حساس نوعیت کے اسلحے کی سمگلنگ کے بارے میں کچھ علم ہے"...... عمران نے کہا۔

"مہاکو گروپ۔ اوہ ہاں۔ مہاکو گروپ کے بارے میں تو مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ غیر ممالک سے اسلحہ منگواتا تھا اور آگے کہیں سپلائی کرتا تھا اور اس گروپ کو ٹریس کر کے گرفتار کر لیا گیا ہے لیکن پاکیشیا کے کسی گروپ کا اس سے کیا تعلق ہے کیا یہ مہاکو گروپ اس سے اسلحہ منگواتا تھا"....... باٹوش کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہاں۔ اس مہاکو گروپ سے میں نے پاکیشیا میں کام کرنے والے زرک گروپ کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں کیونکہ یہاں اس گروپ کے بارے میں کوئی کلیو نہیں مل رہا۔ کیا تم اس بارے میں ہماری مدد کر سکتے ہو"....... عمران نے کہا۔

"آپ کس قسم کی مدد چاہتے ہیں عمران صاحب"....... باٹوش نے پوچھا۔

"یہی کہ اس کے کسی اہم آدمی سے زرک گروپ کے بارے میں کوئی اہم کلیو مل جائے تاکہ اس گروپ کو یہاں گرفتار کیا جا سکے"....... عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم کرنا ہو گا کیونکہ اسلحے کے خلاف کام یہاں کی ایک انٹر سروسز نامی ایجنسی کرتی ہے۔ اس کا چیف کیساٹو ہے۔ وہ میرا دوست ہے۔ میں اس سے بات کروں گا۔ آپ مجھے اپنا فون نمبر بتا دیں۔ مجھے اگر کچھ معلوم ہو سکا تو کل آپ کو فون پر اطلاع کر دوں گا"....... باٹوش نے کہا۔

"ایک نمبر نوٹ کر لو۔ یہ نمبر رانا ہاؤس کا ہے۔ وہاں میرا ساتھی جوزف ہوتا ہے۔ تم جانتے ہو جوزف کو اسے بتا دینا میں جہاں بھی ہوں گا تمہارا پیغام مجھے مل جائے گا"....... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب میں آج ہی اس پر کام کروں گا۔ مجھے یقین ہے کہ کوئی نہ کوئی کلیو مل ہی جائے گا"....... دوسری طرف سے باٹوش نے کہا۔

"اوکے شکریہ"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا لیکن اس کے چہرے پر ہلکی سی الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کیا آپ باٹوش کی بات سے مطمئن نہیں ہوئے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ باٹوش کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ دانستہ کچھ چھپا رہا ہے"۔ عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈائری دوبارہ اٹھائی اور اس کے صفحے چیک کرنے شروع کر دیئے لیکن پھر اس نے ڈائری بند کر کے میز پر رکھی اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی اور بلیک زیرو سمجھ گیا کہ عمران نے ٹاکیو کی انکوائری سے رابطہ کیا ہے۔

"سپر سانک کلب کا نمبر دے دیں"....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر دے دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے

پراس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سپر سانک کلب"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بار پھر نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ مادام کیوٹو سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کون بول رہا ہے پاکیشیا سے"....... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن لہجے اور آواز سے صاف معلوم ہو رہا تھا کہ بولنے والی ادھیڑ عمر خاتون ہے۔

"پاکیشیا سے کسی کی جرأت ہے کہ آنٹی کیوٹو سے بات کر سکے سوائے ایک علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ علی عمران۔ ناٹی بوائے تم۔ تمہیں کتنے طویل عرصے بعد آنٹی کیسے یاد آ گئی۔ یقیناً کوئی غرض آ پڑی ہو گی۔ ویسے میں نے تم جیسا خودغرض آدمی نہیں دیکھا"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"آنٹی سے بات کرنے کے لئے سپر سانک طیارہ پر نشست الاٹ کرانی پڑتی ہے اور یہ کام مجھ جیسے غریب آدمی کے لئے انتہائی مشکل ہے۔ اب بھی نجانے کب سے ایک ایک پیسہ جمع کر کے بڑی مشکل سے اس قابل ہوا ہوں کہ یہ کال کر سکوں"...... عمران نے کہا تو

دوسری طرف سے مادام کیوٹو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"ارے پھر جلدی سے کام بتا دو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہاری رقم ختم ہو جائے اور بات ادھوری رہ جائے"....... مادام کیوٹو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"فون کرنے پر میری رقم خرچ ہوتی تو میں تو صرف سلام ہی کر سکتا تھا۔ بس ایک دوست کو چکر دے کر مارکیٹ بھجوایا ہے تو اس کا فون استعمال کر رہا ہوں۔ جب بل آئے گا تو خود ہی روتا رہے گا۔ میں تو سپر سانک کی بات کر رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"تم واقعی ناٹی بوائے ہو۔ بہرحال بتاؤ کیا مسئلہ ہے۔ جلدی بتاؤ کیونکہ تمہیں معلوم ہے کہ میرا بلڈ پریشر جلد ہائی ہو جاتا ہے اور مجھے تمہارے فون سے بے چینی لاحق ہو گئی ہے کیونکہ تم بغیر کسی خاص مقصد کے فون نہیں کرتے۔ میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آنٹیوں کو یہی تو غلط فہمی ہوتی ہے کہ وہ اپنے بھتیجوں کی تمام رگوں سے واقف ہوتی ہیں۔ بہرحال مسئلہ یہ ہے کہ باچان کی انٹر سروس ایجنسی کے چیف کیساٹو صاحب ہیں۔ ان کے بارے میں معلومات چاہئیں تھیں"...... عمران نے کہا۔

"کیساٹو کے بارے میں کیوں۔ اس سے کیا غلطی ہو گئی ہے کہ تم جیسا شیطان اس کے بارے میں معلوم کر رہا ہے۔ مجھے بتاؤ میں اسے سمجھا دوں گی ورنہ وہ بے چارہ مفت میں مارا جائے گا"۔ مادام

کیوٹو نے کہا۔

"فی الحال تو مجھے اس سے کام ہے۔ اس نے باچان میں اسلحہ سمگل کرنے والے گروپ مہاکو کو ٹریس کر کے انہیں گرفتار کیا ہے۔ مجھے اس مہاکو گروپ کے گرفتار شدہ افراد سے پاکیشیا میں ان کو اسلحہ سپلائی کرنے والے ایک گروپ کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں"....... عمران نے کہا۔

"کیساٹو سے۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تمہیں کس نے بتایا ہے کہ اس گروپ کو کیساٹو نے پکڑا ہے۔ یہ کام تو سپیشل سیکرٹ ایجنسی کے بی سیکشن نے سرانجام دیا ہے۔ بی ون باٹوش نے اور یہ واقعی اس کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ اعلیٰ حکام میں اس کے اس کارنامے کا بہت شہرہ ہے اور جہاں تک معلومات کا تعلق ہے تو کل تک تو شاید یہ کام بھی ہو جاتا لیکن اب تو ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ مہاکو گروپ کے صرف چھ آدمی پکڑے گئے تھے لیکن کل رات اس تحقیقاتی سنٹر کو بموں سے اڑا دیا گیا ہے جس میں وہ موجود تھے اور ان کے بھی ٹکڑے اڑ گئے ہیں"....... مادام کیوٹو نے کہا۔

"صرف چھ آدمی۔ کیا مطلب۔ کیا اس گروپ میں چھ آدمی تھے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بی سیکشن کے ساتھ ان کی انتہائی خوفناک جنگ ہوئی۔ چالیس افراد ہلاک ہوئے جبکہ صرف چھ ہی پکڑے جاسکے تھے اور باٹوش نے واقعی انہیں گرفتار کر کے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ ویسے

باٹوش ہے بھی ایسا ہی آدمی۔ وہ آج تک کسی مشن میں بھی ناکام نہیں ہوا"....... مادام کیوٹو نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ پھر تو اس بارے میں مزید کوئی بات ہو ہی نہیں سکتی۔ بہرحال شکریہ آنٹی۔ گڈ بائی"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ خاتون کون ہے جسے اس قسم کی تفصیلات کا علم ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ بھی باچان کی ایک ایجنسی میں رہ چکی ہے۔ اب کلب چلاتی ہے۔ ویسے انتہائی باخبر عورت ہے اور مخبری کا دھندہ بھی کرتی ہے۔ اس کا شوہر اب بھی باچان کے اعلیٰ حکام میں شمار ہوتا ہے"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ میرا خدشہ درست ثابت ہوا ہے۔ باٹوش نے مجھ سے جھوٹ بولا ہے لیکن کیوں۔ اس نے ایسا کیوں کیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ بظاہر تو اسے ایسا کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس معاملے میں خود سامنے نہ آنا چاہتا ہو"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"سارے باچان کو علم ہے اور وہ خود سامنے نہیں آنا چاہتا یہ کیا بات ہوئی۔ نہیں اس کے پیچھے کوئی خاص بات ہے"....... عمران نے کہا۔ اس کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں نمایاں ہو گئی تھیں۔

"میں آپ کے لئے چائے بنالاؤں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں اور اب مجھے خود حرکت میں آنا ہو گا۔ یہ معاملہ میرا خیال ہے اس قدر سادہ نہیں ہے جتنا ہم سمجھ رہے ہیں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ باس۔ میں ابھی آپ کو کال کرنے ہی والا تھا کہ آپ کی کال آ گئی۔ اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ کیا کوئی کلیو ملا ہے۔ اوور"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یس باس۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ کنگ روڈ کا راجہ سکندر ایسے گروپ سے متعلق ہے جو باچان کو انتہائی حساس نوعیت کا اسلحہ سمگل کرتا ہے۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ راجہ سکندر کون ہے۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ کنگ روڈ پر واقع کنگ ہوٹل کا مالک و مینجر ہے لیکن بظاہر انتہائی صاف ستھرا آدمی ہے۔ زیر زمین دنیا سے براہ راست اس کا کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی یہ کسی سے کوئی رابطہ رکھتا ہے۔

دارالحکومت کے شرفاء میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اسلحہ سمگل کرنے والا شرفاء میں شمار ہوتا ہو اور اس کا کوئی تعلق زیر زمین دنیا سے نہ ہو۔ اوور"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے بلیک زیرو نے چائے کی پیالی عمران کے سامنے لا کر رکھی اور دوسری پیالی اٹھائے وہ اپنی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

"اسی لئے تو باس اس کے بارے میں آج تک معلوم نہیں ہو سکا لیکن یہ بات اس لئے درست ہے کہ یہ بات مجھے ٹونی نے بتائی ہے اور ٹونی کو دارالحکومت کا انسائیکلو پیڈیا کہا جاتا ہے۔ اوور"۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس راجہ سکندر کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرو اور پھر مجھے رپورٹ دینا لیکن یہ کام اب جلدی ہونا چاہئے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر اسے ایک طرف رکھ کر اس نے چائے کی پیالی اٹھائی اور چائے کی چسکیاں لینی شروع کر دیں۔

ٹائیگر نے کار کنگ ہوٹل کی وسیع و عریض پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس ہوٹل کا چونکہ زیر زمین دنیا سے قطعی کوئی تعلق نہ تھا اور یہ ہر لحاظ سے ایک صاف ستھرا ہوٹل تھا اس لئے اس کا یہاں کبھی کبھار ہی آنا جانا ہوتا تھا اور وہ بھی کسی سے کسی خصوصی ملاقات کے سلسلے میں۔ یہی وجہ تھی کہ اس ہوٹل کا عملہ اس سے واقف نہ تھا۔ ٹائیگر ہال میں داخل ہوا تو وہاں زیادہ تر غیر ملکی سیاح موجود تھے لیکن ان سیاحوں کی وضع قطع ہی بتا رہی تھی کہ ان کا تعلق اپنے ملک کی اعلیٰ سوسائٹی سے ہے۔ ہال میں خاموشی تھی اور اگر لوگ باتیں کر رہے تھے تو انتہائی آہستہ آواز میں۔ ہال کا ماحول ہی بتا رہا تھا کہ یہ ہوٹل اعلیٰ طبقے کے لئے مخصوص ہے۔ ٹائیگر اطمینان سے چلتا ہوا کونے کی ایک میز پر جا کر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد ایک ادھیڑ عمر ویٹر اس کے قریب پہنچ گیا۔

اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں مینو اس کے سامنے رکھ دیا۔ ٹائیگر نے ایک نظر اسے بغور دیکھا۔ اسے فوراً یاد آگیا کہ اس ویٹر کو وہ ایک بار کاسترو بار کے اسسٹنٹ مینجر کے بھائی کے طور پر مل چکا ہے۔

"تمہارا نام اصغر ہے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو ادھیڑ عمر ویٹر بے اختیار چونک پڑا۔

"جی ہاں۔ مگر آپ مجھے کیسے جانتے ہیں"...... ویٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ٹائیگر نے جیب سے ایک ہزار روپے کا نوٹ نکالا اور ویٹر کی مٹھی میں رکھ دیا۔

"کاسترو بار کا مینجر تمہارا بھائی ہے لیکن وہ میرا گہرا دوست ہے۔ تم سے ایک بار ملاقات ہو چکی ہے۔ میرا نام ٹائیگر ہے۔ اس نوٹ کو تعارفی کارڈ سمجھو"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو ویٹر اصغر کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"بہت ہی قیمتی تعارفی کارڈ ہے۔ بہرحال میں ہر خدمت کے لئے حاضر ہوں"...... ویٹر نے کہا۔

"پاٹ کافی لے آؤ۔ پھر بات ہو گی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اگر آپ نے کوئی خاص بات کرنی ہے تو پھر ہال سے اٹھ کر سپیشل روم میں چلے جائیں میں کافی وہیں لے آتا ہوں۔ سپیشل روم نمبر پانچ"...... ویٹر نے کہا اور تیزی سے مڑ گیا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور اس طرف کو بڑھ گیا جدھر سپیشل رومز کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ چند

لمحوں بعد وہ سپیشل روم نمبر پانچ میں موجود تھا۔ اس سپیشل
ساخت بتا رہی تھی کہ یہ ساؤنڈ پروف ہے۔ تھوڑی دیر بعد درواز
اور ویٹر اصغر ہاٹ کافی کے برتن ٹرے میں رکھے اندر داخل ہوا
نے دروازہ بند کر کے لاک کر دیا اور ہاٹ کافی کے برتن میز پر
شروع کر دیئے۔

"راجہ سکندر اس ہوٹل کا مالک ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو
بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر
تھے۔

"جی ہاں۔ مگر یہ بات تو سب جانتے ہیں"...... ویٹر اصغر نے
ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے جیب سے بڑے نوٹوں کی ا
گڈی نکالی اور اسے اپنے سامنے رکھ دیا۔ ویٹر اصغر کی نظریں
گڈی پر جم سی گئی تھیں۔

"یہ گڈی تمہاری ہو سکتی ہے اصغر اور کسی کو علم بھی نہ ہو
لیکن جواب درست چاہئے۔ اگر تمہیں معلوم نہ ہو تو بھی صاف
دینا اور یہ بھی سن لو کہ تمہارا بھائی میرے متعلق بہت کچھ جانتا
اگر میں کسی کو اس طرح گڈی دے سکتا ہوں تو اس سے مع م
وصول کرنا بھی جانتا ہوں اس لئے جھوٹ بولنے یا دھوکہ دینے
کوشش نہ کرنا"...... ٹائیگر نے کافی کی پیالی اٹھا کر اپنے سا
رکھتے ہوئے کہا۔

"آپ شاید راجہ سکندر کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہتے ہیں

اصغر نے بغیر ٹائیگر کے کہے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں لیکن صرف اتنا کہ راجہ سکندر کا باچان کو حساس نوعیت کا
اسلحہ سمگل کرنے والے کس گروپ سے تعلق ہے اور بس"۔ ٹائیگر
نے کہا تو اصغر بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر
شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آپ۔ آپ کو یہ بات کس نے بتائی ہے"...... اصغر کے منہ
سے اس انداز میں الفاظ نکلے جیسے لاشعوری طور پر یہ الفاظ اس کے
منہ سے نکلے ہوں۔ اس کا یہ الفاظ بولنے کا ارادہ نہ تھا۔

"اس بات کو چھوڑو۔ جو میں پوچھنا چاہتا ہوں وہ بتاؤ"۔ ٹائیگر
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ لمبی بات ہے صاحب اور یہ بھی بتا دوں کہ اس اکیلی گڈی
سے کہیں زیادہ قیمتی بات ہے اس لئے یہ بات صرف میں ہی آپ کو
بتا سکتا ہوں لیکن اس کے لئے آپ کو دس منٹ انتظار کرنا ہو گا۔
آپ اس دوران کافی پیئیں میں چھٹی لے کر آتا ہوں۔ میں ڈیوٹی کے
دوران زیادہ دیر یہاں نہیں رک سکتا اور یہ بھی بتا دوں کہ یہ بات
صرف اس لئے بتا رہا ہوں کہ آپ میرے بھائی کے دوست ہیں ورنہ
شاید پوری دنیا کی دولت لے کر بھی نہ بتاتا کیونکہ دولت انسانی جان
سے زیادہ قیمتی نہیں ہوتی"...... اصغر نے کہا اور تیزی سے مڑ کر
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ اصغر
نے جو کچھ کہا تھا اس سے وہ سمجھ گیا تھا کہ اس نے صحیح گھوڑے پر داؤ

لگایا ہے۔ اصغر وہ سب کچھ جانتا ہے جو وہ جاننا چاہتا تھا۔ اس نے کوٹ کی دوسری جیب سے ایک اور گڈی نکالی اور اسے اس گڈی کے ساتھ رکھ کر اطمینان سے کافی پینی شروع کر دی لیکن ابھی اس نے کافی کی پیالی آدھی ہی ختم کی تھی کہ اچانک چھت پر سے ہلکی سی کھٹاک کھٹاک کی آوازیں سنائی دیں تو اس نے بے اختیار چونک کر چھت کی طرف دیکھا لیکن اسی لمحے چھت کے درمیان موجود سوراخ میں سے تیز سرخ رنگ کی روشنی کا جھماکا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن کو کسی نے سیاہ چادر میں لپیٹ دیا ہو۔ یہ سب کچھ اس قدر فوری ہوا تھا کہ وہ کچھ سوچ سمجھ ہی نہ سکا تھا لیکن جس قدر تیزی سے یہ سیاہ پردہ اس کے ذہن پر پڑا تھا اتنی ہی تیزی سے یہ ہٹتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا لیکن دوسرے لمحے اسے یکلخت احساس ہوا کہ وہ اس وقت سپیشل روم میں نہیں ہے جہاں وہ کافی پی رہا تھا بلکہ وہ کسی بڑے سے ہال نما کمرے میں ہے۔ اس کے ساتھ ہی اسے معلوم ہو گیا کہ وہ راڈز میں جکڑا ہوا کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ اسے یہ سب کچھ دیکھ کر حیرت کا شدید جھٹکا سا لگا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اصغر راجہ سکندر کا خاص آدمی تھا"۔ ٹائیگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی کرسی کا جائزہ لینا شروع کر دیا لیکن اس کے دونوں پیر کرسی کے دونوں پایوں کے ساتھ آہنی کڑوں میں جکڑے ہوئے تھے اور دونوں ہاتھ بھی کرسی کے

دونوں بازوؤں پر رکھ کر کڑوں میں جکڑے گئے تھے اور اس کے جسم کے گرد بھی آہنی کڑے موجود تھے۔ ٹائیگر نے اپنی انگلیوں کو موڑ کر کلائیوں پر موجود کڑوں کو چیک کرنے کی کوشش کی لیکن اس کی انگلیاں باوجود کوشش کے ان کڑوں تک نہ پہنچ سکیں۔ ابھی ٹائیگر اس کوشش میں مصروف تھا کہ دروازہ کھلا اور ایک بھاری جسم اور چوڑے چہرے والا ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اپنے لباس اور وضع قطع سے وہ خاصا معزز آدمی لگ رہا تھا اور کلین شیو تھا۔ چہرے پر نرمی اور وقار نمایاں نظر آ رہا تھا۔ اس کے پیچھے ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا نوجوان تھا۔ اس نے جلدی سے ایک سائیڈ پر پڑی ہوئی کرسی اٹھا کر ٹائیگر کی کرسی کے سامنے کچھ فاصلے پر رکھی تو پہلے آنے والا اطمینان سے اس کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ اس کے بعد آنے والا نوجوان کرسی کے پیچھے باڈی گارڈوں کے سے انداز میں کھڑا ہو گیا تھا۔

"تمہارا نام ٹائیگر ہے اور تم میرے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے"...... کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

"تمہارا نام راجہ سکندر ہے"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میرا نام راجہ سکندر ہے اور میں کنگ ہوٹل کا مالک اور جنرل مینجر ہوں"...... راجہ سکندر نے اسی طرح نرم لہجے میں کہا۔

"کیا تم نے اس ویٹر کے کہنے پر مجھے یہاں لا کر باندھا ہے"۔

ٹائیگر نے کہا تو راجہ سکندر بے اختیار مسکرا دیا۔

"اصل میں تمہاری بد قسمتی نے تمہیں پھنسا دیا ہے۔ اصغر وہاں صرف ویٹر ہی نہیں ہے میرا مخبر بھی ہے۔ ہوٹل کے معاملات کے سلسلے میں وہ مجھے مخبری کرتا رہتا ہے اس لئے جب تم نے اس سے میرے بارے میں بات کی تو وہ چونک پڑا۔ پھر جب تم نے اس سے اسلحہ کی غیر ملک میں سمگلنگ کے سلسلے میں بات کی تو اصغر سمجھ گیا کہ تمہارا تعلق کسی سرکاری ایجنسی سے ہے اس لئے اس نے مجھے رپورٹ دی جس کے نتیجے میں تم یہاں پہنچ گئے۔ تمہیں یہاں آئے ہوئے تین گھنٹے گزر چکے ہیں۔ ان تین گھنٹوں میں تمہارے بارے میں معلومات اکٹھی کی گئی ہیں۔ ان معلومات کے مطابق تم زیر زمین دنیا میں کام کرنے والے ایک بدمعاش ہو اور بڑے بڑے اور اونچے کاموں میں ہاتھ ڈالتے ہو لیکن اس حد تک تو کوئی مسئلہ نہ تھا۔ تمہیں گولی مار کر تمہاری لاش کسی سڑک پر پھنکوا دی جاتی لیکن تمہارے بارے میں ایک رپورٹ ایسی ملی ہے جس نے مجھے چونکا دیا ہے اور وہ رپورٹ یہ ہے کہ تمہارا انتہائی قریبی تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے علی عمران سے ہے اس لئے تم ابھی تک زندہ ہو اور تمہیں ہوش میں بھی لایا گیا ہے"...... راجہ سکندر نے خود ہی تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تم نے خواہ مخواہ اتنی تکلیف اٹھائی۔ تم مجھے اپنے آفس میں بلوا

کر مجھ سے براہ راست بھی بات کر سکتے تھے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ خاصے بہادر بھی ہو اور تمہارے اعصاب بھی خاصے طاقتور ہیں۔ بہرحال اب تم نے مجھے یہ بتانا ہے کہ تم نے یہ بات اصغر سے کیوں کہی کہ باچان کو اسلحہ سمگل کرنے کے سلسلے میں میرا نام بھی شامل ہے حالانکہ ساری دنیا جانتی ہے کہ میں شریف اور معزز آدمی ہوں"...... راجہ سکندر نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔ میری موجودہ حالت تمہاری شرافت اور معزز پن کا واقعی واضح ثبوت ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو راجہ سکندر بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہوٹل بزنس سے متعلق آدمی کو ایسے کام مجبوراً کرنے پڑتے ہیں۔ یہ ہوٹل بزنس کی کامیابی کے لئے ناگزیر ہے۔ بہرحال میں بے حد مصروف آدمی ہوں اور میں نے تمہیں اپنی خواہش سے زیادہ وقت دے دیا ہے اس لئے اب اگر تم سب کچھ مجھے بتا دو تو تم ٹوٹ پھوٹ سے بچ جاؤ گے ورنہ میں اٹھ کر چلا جاؤں گا اور پھر میرے آدمی خود ہی تم سے پوچھ گچھ کر کے مجھے رپورٹ دے دیں گے لیکن ایسی صورت میں تم خود سمجھ سکتے ہو کہ کیا ہو گا"...... راجہ سکندر نے کہا۔

"میرا وعدہ کہ میں تمہیں اصل بات بتا دوں گا لیکن ایک شرط ہے کہ تم بھی مجھے بتا دو کہ تمہارا تعلق کس گروپ سے ہے۔ ویسے یہ بتا دوں کہ اصغر سے ملنے سے پہلے میں اور لوگوں سے بھی مل چکا ہوں

اور مجھے اس گروپ کے نام کا بھی علم ہے لیکن میں کنفرم کرنا چاہتا ہوں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا تم واقعی سچ بتاؤ گے"...... راجہ سکندر نے کہا۔

"ہاں۔ بشرطیکہ تم بھی سچ بتا دو"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اچھا تمہارے ذہن میں جو نام ہے وہ بتا دو۔ اگر وہ درست ہوا تو میں تسلیم کر لوں گا اگر درست نہ ہو تو درست نام بتا دوں گا"۔ راجہ سکندر نے کہا۔

"تمہارا تعلق باچان کو حساس نوعیت کا اسلحہ سپلائی کرنے والے زرک گروپ سے ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں تمہاری معلومات درست ہیں۔ میرا تعلق واقعی زرک گروپ سے ہے اب تم بتا دو کہ تم یہ معلومات کس کے لئے حاصل کر رہے ہو"...... راجہ سکندر نے کہا۔

"میں بتا دوں گا۔ ظاہر ہے بتانے کے علاوہ میرے پاس چارہ نہیں ہے اور مجھے یہ بات بھی معلوم ہے کہ تم کیوں میرے سامنے اعتراف کر رہے ہو کیونکہ یہ بات بھی واضح ہے کہ میں یہاں سے اپنی مرضی سے زندہ باہر نہیں جا سکتا اور تم اگر چاہو تو اطمینان سے مجھے ہلاک کر سکتے ہو لیکن ہمارے پیشے میں موت کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی کیونکہ یہ تو مختلف ماحول ہے ورنہ ویسے راہ چلتے کسی طرف سے آنے والی کوئی گولی ہمارا خاتمہ کر سکتی ہے اس لئے مجھے موت سے کوئی خوف نہیں ہے البتہ میں ذہنی تسکین کا خواہشمند ہوں تاکہ

مرنے سے پہلے مجھے اطمینان ہو کہ میں نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے اس لئے تم مجھے پہلے یہ بتا دو کہ یہ زرک گروپ کہاں کام کر رہا ہے اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور اس کا سرغنہ کون ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو اس بار راجہ سکندر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارا خیال ہے کہ اس گروپ نے باقاعدہ ہیڈ کوارٹر بنا کر اس پر بورڈ لگا رکھا ہو گا۔ یہ انتہائی خفیہ گروپ ہے اور یہاں کسی آدمی کو دوسرے کے بارے میں علم نہیں ہوتا۔ ہمارے ذمے صرف اپنا کام ہوتا ہے اور بس"...... راجہ سکندر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تم درست کہہ رہے ہو اس لئے میں بھی تمہیں بتا دیتا ہوں کہ میں باچان کی ایک خفیہ ایجنسی جس کا نام کسٹامو ہے کی ایما پر کام کر رہا ہوں اور مجھے تمہارے بارے میں اصغر کے بھائی نے ہی بتایا تھا کہ تمہارا تعلق زرک گروپ سے ہے اور اصغر کے بھائی کی بات اس لئے حتمی تھی کہ اسے یہ بات اصغر نے بتائی تھی"...... ٹائیگر نے بڑے پرسکون لہجے میں کہا۔

"تمہارا رابطہ باچان حکومت کی خفیہ ایجنسی سے کیسے ہوا ہے"۔ راجہ سکندر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"میرا رابطہ ایسی ہی ایجنسیوں سے رہتا ہے جس طرح میرا رابطہ علی عمران سے ہے جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ میں نے ہمیشہ بڑے لوگوں کے لئے کام کیا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اس ایجنسی میں سے کس نے تم سے رابطہ کیا تھا"....... راجہ سکندر نے پوچھا۔

"ایکس الیون۔ یہ ان کا کوڈ ہے۔ یہ کوڈ جو دوہراتا ہے وہ مجھ سے بات کر لیتا ہے اور مجھے معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کا تعلق کستامو سے ہے"....... ٹائیگر نے کہا۔

"تم رپورٹ کسے دیتے ہو"....... راجہ سکندر نے کہا۔

"رپورٹ باجانی کوڈ میں کوریئر سروس کے ذریعے سٹار پلازہ ٹاکیو کے پتے پر بھجوائی جاتی ہے"....... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب میں باقی تحقیقات خود کر لوں گا"....... راجہ سکندر نے جیب سے ریوالور نکالتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی"....... ٹائیگر نے انتہائی مطمئن لہجے میں جواب دیا تو راجہ سکندر کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تمہیں واقعی موت سے خوف نہیں آتا"....... راجہ سکندر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"موت سے خوف تو اسے آئے راجہ سکندر جس نے یہ سمجھ رکھا ہو کہ اس نے نہیں مرنا۔ جیسے تم۔ حالانکہ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ موت تمہارے پیچھے موجود ہے۔ بے شک گردن موڑ کر دیکھ لو"....... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو راجہ سکندر نے یکلخت گردن موڑ کر پیچھے دیکھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ اچانک گھومنے کی

وجہ سے وہ کرسی سمیت گھومتا ہوا نیچے جا گرا تو اس کے پیچھے کھڑا ہوا آدمی تیزی سے اسے اٹھانے کے لئے جھپٹا لیکن دوسرے لمحے راجہ سکندر نے بجلی کی سی تیزی سے اسے پیچھے دھکیلا اور وہ آدمی اچانک دھکا کھا کر نیچے گرا تو اس کا ہاتھ ریوالور پر جا لگا اور ریوالور راجہ سکندر کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف جا گرا۔ اس نے ریوالور پکڑ کر تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی تو راجہ سکندر نے یکلخت جمپ لگایا اور بجلی کی سی تیزی سے ہال کے دروازے کی طرف دوڑنے لگا۔

"باس۔ باس"....... اس آدمی نے بھی اس کے پیچھے دوڑ لگائی لیکن دوسرے لمحے وہ بند ہوتے ہوئے دروازے سے ٹکرا کر پشت کے بل نیچے گرا۔ راجہ سکندر نے باہر جاتے ہی انتہائی تیزی سے دروازہ بند کیا تھا۔

"جلدی اٹھو مسٹر۔ تمہارا باس ابھی تمہیں گولیوں سے اڑانے کے لئے آدمی بھیجے گا"....... ٹائیگر نے کہا تو وہ آدمی یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"یہ۔ یہ کیا ہوا ہے۔ یہ سب کیا ہوا ہے"....... اس آدمی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہارے باس کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ تم اسے ہلاک کرنا چاہتے ہو اس لئے اب تمہاری بچت اسی میں ہے کہ تم یہاں سے فرار ہو جاؤ ورنہ واقعی مارے جاؤ گے"....... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ باس مجھے نہیں مروا سکتا"....... اس

آدمی نے کہا اور ایک بار پھر دروازے کی طرف دوڑ پڑا لیکن اس سے
پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچتا اسے دوسری طرف سے دوڑتے ہوئے
قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔

" دروازے کو اندر سے بند کر دو ورنہ یہ اندر آتے ہی تم پر فائر
کھول دیں گے "....... ٹائیگر نے کہا تو دروازے کے قریب پہنچ کر وہ
آدمی تیزی سے رکا اور اس نے تیزی سے دروازے کی اندر سے چٹخنی لگا
دی۔ اسی لمحے دروازے کو زور سے دھکا لگا اگر وہ آدمی ایک لمحہ پہلے
دروازے کی چٹخنی نہ لگاتا تو دروازہ ایک دھماکے سے کھل جاتا۔

" جلدی کھولو دروازہ عظمت ورنہ ہم بم مار دیں گے "....... باہر
سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

" یہ کیا کہہ رہے ہو یونس۔ میرا کیا قصور ہے "....... اس آدمی نے
جسے عظمت کہا گیا تھا چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

" جلدی دروازہ کھولو۔ جلدی دروازہ کھولو "....... باہر سے چیختے
ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

" یہ تمہیں ہلاک کر دیں گے۔ مجھے کھول دو۔ ہم دونوں مل کر
بہت کچھ کر لیں گے "....... ٹائیگر نے کہا تو اس آدمی نے ہاتھ بڑھا کر
سوئچ بورڈ کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے کھٹاک
کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی کرسی کے تمام راڈز غائب ہو گئے اور
ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر تیزی سے سائیڈ میں ہوتا چلا گیا۔
اسی لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور بند دروازہ اکھڑ کر ہوا میں اڑتا

ہوا سیدھا اس کرسی پر آ گرا جو فرش پر پڑی ہوئی تھی اور جس پر پہلے
راجہ سکندر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی تین افراد تیزی سے اندر
داخل ہوئے ہی تھے کہ یکلخت سائیڈ پر کھڑے ہوئے عظمت نے ان
پر فائر کھول دیا لیکن اس کے ہاتھ میں ریوالور تھا اس لئے وہ دو
آدمیوں کو ہی گولی مار سکا تھا جبکہ تیسرے نے بجلی کی سی تیزی سے
اس پر مشین گن کا فائر کھول دیا۔ پہلے دونوں آدمیوں کے ہاتھوں میں
بھی مشین گنیں پکڑی ہوئی تھیں جو ان پر اچانک فائرنگ ہونے کی
وجہ سے اچھل کر ان کے ہاتھ سے نکل گئی تھیں۔ تیسرا آدمی عظمت
کی طرف متوجہ تھا کہ ٹائیگر نے یکلخت قریب پہنچ جانے والی مشین
گن اٹھائی اور پھر اس سے پہلے کہ تیسرا آدمی سنبھلتا ٹائیگر نے فائر
کھول دیا اور تیسرا آدمی بھی چیختا ہوا اچھل کر نیچے جا گرا۔ ٹائیگر بجلی
کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا دروازے کے خلا سے باہر نکل آیا۔ یہ ایک
راہداری تھی جو آگے جا کر مڑ گئی تھی۔ ابھی ٹائیگر موڑ کے قریب پہنچا
ہی تھا کہ اسے دوسری طرف سے ایک بار پھر دوڑتے ہوئے قدموں
کی آوازیں سنائی دیں۔ آنے والے دو آدمی تھے۔ ٹائیگر تیزی سے سائیڈ
پر ہو گیا۔ دوسرے لمحے دور سے دو آدمی ہاتھوں میں مشین گنیں
اٹھائے دوڑتے ہوئے آگے بڑھے ہی تھے کہ ٹائیگر نے پچھلے آدمی کے
پیر کے آگے ٹانگ کر دی اور وہ یکلخت اچھل کر نیچے گرا۔ ٹانگ اڑانے
کے ساتھ ہی ٹائیگر نے پہلے آدمی کے مڑنے سے پہلے ہی اس پر فائر
کھول دیا۔ اس طرح وہ دونوں ہی بیک وقت نیچے گرے تھے لیکن

دوسرا آدمی نیچے گرتے ہی تیزی سے مڑ کر اٹھنے ہی لگا تھا کہ ٹائیگر کی
لات بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور وہ آدمی کنپٹی پر زوردار
ضرب کھا کر راہداری کی سائیڈ سے جا ٹکرایا۔

" کھڑے ہو جاؤ ورنہ "....... ٹائیگر نے مشین گن کا رخ اس کی
طرف کرتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ مجھے مت مارو "....... اس نے بے
اختیار گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
دونوں ہاتھ اپنے سر پر رکھ لئے تھے۔

" راجہ سکندر کہاں ہے اور یہاں اور کتنے آدمی موجود ہیں "۔ ٹائیگر
نے پوچھا۔

" اور کوئی نہیں ہے۔ راجہ صاحب چلے گئے ہیں۔ انہوں نے
تمہیں اور عظمت دونوں کو ہلاک کرنے کا حکم دیا اور پھر کار میں بیٹھ
کر چلے گئے۔ ہم نے اپنے آدمیوں کے چیخنے کی آوازیں سنیں تو ہم ان
کے پیچھے آ رہے تھے "....... اس نے رک رک کر جواب دیا۔

" راجہ سکندر کہاں گیا ہے۔ جلدی بتاؤ ورنہ "....... ٹائیگر نے سرد
لہجے میں کہا۔

" مم۔ مم۔ مجھے نہیں معلوم "....... اس آدمی نے رک رک کر کہا
لیکن دوسرے لمحے ٹائیگر نے ٹریگر دبا دیا اور اس آدمی کے منہ سے
یکلخت سہمی ہوئی سی چیخ نکلی لیکن گولیاں اس پر پڑنے کی بجائے سائیڈ
کی دیوار سے ٹکرا کر نیچے گری تھیں۔

" یہ آخری چانس ہے۔ سچ بولو ورنہ اس بار گولیاں تمہارے سینے
پر پڑیں گی۔ بولو کہاں گیا ہے راجہ سکندر "....... ٹائیگر نے انتہائی سرد
لہجے میں کہا۔

" وہ۔ وہ خصوصی اڈے پر گیا ہے۔ خصوصی اڈے پر "....... اس
بار اس نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" خصوصی اڈا کہاں ہے "....... ٹائیگر نے اسی لہجے میں پوچھا۔

" قاسم کالونی کوٹھی نمبر گیارہ بی بلاک۔ وہاں خصوصی اڈا ہے۔
میں پہلے وہیں کام کرتا تھا "....... اس آدمی نے جواب دیا۔

" تمہیں کیسے معلوم ہے کہ وہ وہاں گیا ہے "....... ٹائیگر نے
پوچھا۔

" اس نے جاتے ہوئے کہا تھا کہ وہاں اسے فون کر کے رپورٹ
دی جائے "....... اس آدمی نے کہا۔

" تمہارا نام کیا ہے "....... ٹائیگر نے پوچھا۔

" میرا نام مارٹن ہے۔ میں یہاں اس اڈے کا انچارج ہوں "۔ اس
آدمی نے جواب دیا۔

" او کے۔ باہر چلو "....... ٹائیگر نے کہا اور وہ آدمی تیزی سے آگے
بڑھا اور پھر ٹائیگر اس کی پشت سے مشین گن کی نال لگائے راہداری
کا موڑ مڑ کر ایک برآمدے میں پہنچ گیا۔ برآمدے سے باہر صحن تھا اس
کے بعد چار دیواری اور پھاٹک تھا۔

" چلو اسے فون کر کے بتاؤ کہ عظمت اور قیدی دونوں ہلاک ہو

چکے ہیں چلو"...... ٹائیگر نے کہا تو مارٹن مڑا اور ایک کمرے میں داخل ہوا۔ اس کمرے میں میز پر فون موجود تھا۔ اس نے فون اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ ٹائیگر کی نظریں نمبروں پر جمی ہوئی تھیں۔

"لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کرو"...... ٹائیگر نے کہا تو مارٹن نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ایک کرخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"مارٹن بول رہا ہوں زیرو پوائنٹ سے"...... مارٹن نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ ہولڈ کرو"...... دوسری طرف سے اس بار نرم لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو مارٹن کیا رپورٹ ہے"...... چند لمحوں بعد راجہ سکندر کی آواز سنائی دی۔

"باس۔ عظمت اور اس قیدی کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور ان کی لاشیں بھی گٹر میں پھینکوا دی گئی ہیں"...... مارٹن نے جواب دیا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارٹن نے رسیور رکھا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور اس نے مشین گن پر ہاتھ ڈالنا چاہا لیکن دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی وہ چیختا ہوا اچھل کر میز پر جا

گرا اور پھر گھوم کر نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ ٹائیگر نے مشین گن کاندھے سے لٹکائی اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"انسپکٹر سنٹرل انٹیلی جنس بول رہا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"ایک نمبر نوٹ کریں اور مجھے وہ پتہ چاہئے جس پر یہ نمبر نصب ہے لیکن خیال رکھیں اٹ از ٹاپ سیکرٹ"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یس سر نمبر بتائیں"...... لڑکی نے کہا تو ٹائیگر نے وہ نمبر بتا دیا جو اس کے سامنے مارٹن نے پریس کیا تھا۔

"ہولڈ کریں میں چیک کر کے بتاتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے لڑکی کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... ٹائیگر نے کہا۔

"سر یہ نمبر قاسم کالونی کی کوٹھی نمبر گیارہ بی بلاک میں آصف خان کے نام پر نصب ہے"...... لڑکی نے جواب دیا۔

"کیا تم نے اچھی طرح چیک کیا ہے۔ اس معاملے میں غلطی کی گنجائش نہیں ہونی چاہئے"...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں نے دو بار چیک کیا ہے"...... لڑکی نے جواب

دیا۔

"او کے اب یہ دوبارہ کہنے کی ضرورت تو نہیں ہے کہ اٹ از ٹاپ سیکرٹ"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یس سر۔ میں سمجھتی ہوں سر"...... دوسری طرف سے لڑکی نے کہا تو ٹائیگر نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے گھوما اور ایک بار پھر اس نے اس پوری عمارت کا چکر لگایا۔ اس عمارت میں ایک کمرے میں اسلحہ موجود تھا لیکن یہ عام اسلحہ تھا۔ باقی کمرے خالی پڑے ہوئے تھے۔ ٹائیگر واپس صحن میں آگیا۔ پورچ خالی تھا۔ اس میں کوئی کار موجود نہ تھی۔ ٹائیگر پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پھاٹک کھول کر باہر جھانکا تو بے اختیار چونک پڑا کیونکہ باہر دور دور تک کھیت نظر آرہے تھے۔ اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اسے اب سمجھ آئی تھی کہ یہ کوئی زرعی فارم تھا جسے اس انداز میں بنایا گیا تھا۔ وہ باہر نکلا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا پیدل ہی آگے بڑھتا چلا گیا۔ کافی دیر بعد وہ سڑک پر پہنچا اور کسی بس کے انتظار میں وہیں رک گیا۔ ویسے اسے ایک سنگ میل دیکھ کر معلوم ہو گیا تھا کہ وہ شہر سے تقریباً بیس کلو میٹر دور ہے اور یہ راجہ نگر کی طرف جانے والی سڑک ہے۔ تھوڑی دیر بعد اسے دور سے ایک بس آتی دکھائی دی تو ٹائیگر نے آگے بڑھ کر ہاتھ دیا۔ بس اس کے قریب آکر رک گئی تو ٹائیگر اس پر سوار ہو گیا۔ اس نے کنڈیکٹر کو ٹکٹ کی رقم دی اور ایک سیٹ پر بیٹھ گیا۔ بس تقریباً خالی ہی تھی اس لئے

شاید ڈرائیور نے بس روک دی تھی۔ بہرحال تھوڑی دیر بعد وہ شہر پہنچ کر ایک سٹاپ پر اترا اور اس نے ٹیکسی پکڑی اور سیدھا کنگ ہوٹل پہنچ گیا جہاں پارکنگ میں وہ کار چھوڑ گیا تھا۔ کار وہاں موجود تھی۔ یہاں چونکہ پارکنگ کارڈ وغیرہ کا رواج نہ تھا اس لئے ٹائیگر نے کار نکالی اور پھر اس نے کار کا رخ قاسم کالونی کی طرف موڑ دیا۔ ایک بار اسے خیال آیا کہ وہ عمران کو اب تک کی تفصیلی رپورٹ دے دے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ بظاہر ابھی تک اسے کچھ بھی معلوم نہ ہوا تھا۔ قاسم کالونی پہنچ کر اس نے بی بلاک کی کوٹھی نمبر گیارہ ٹریس کی اور پھر کار ایک سائیڈ پر روک کر اس نے سائیڈ سیٹ اٹھائی اور اس کے نیچے باکس میں سے بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل اور ایک سائیلنسر لگا پسٹل اٹھا کر اس نے ان دونوں کو جیب میں رکھا اور سیٹ بند کر کے وہ باہر آیا اور کار کا دروازہ بند کر کے وہ سڑک کراس کر کے کوٹھی نمبر گیارہ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سائیڈ گلی میں داخل ہو کر اس نے جیب سے گیس پسٹل نکالا۔ دوسرے لمحے ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی پسٹل سے چھوٹے چھوٹے کیپسول نکل کر عمارت کے اندر گرنے لگ گئے۔ ٹائیگر نے چار کیپسول فائر کئے اور پھر گیس پسٹل جیب میں ڈال کر وہ اسی طرح اطمینان سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ کوٹھی کے عقبی طرف پہنچ کر وہ ایک کونے میں رک کر کھڑا ہو گیا۔ اسے بہرحال پانچ منٹ گزارنے تھے۔ عقبی طرف ایک گلی تھی جہاں آمدورفت نہ تھی اور یہاں کوٹھی کی

دیوار کے ساتھ ایک درخت بھی موجود تھا اس لئے ٹائیگر آسانی سے اس درخت کے ذریعے عقبی دیوار سے اندر پہنچ سکتا تھا۔ پھر پانچ منٹ گزارنے کے بعد ٹائیگر آگے بڑھا اور تھوڑی دیر بعد وہ اندر کود چکا تھا۔ چند لمحوں تک وہ وہیں رکا رہا لیکن جب ہر طرف خاموشی رہی تو وہ سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر سائیڈ راہداری سے گزر کر وہ کوٹھی کے بیرونی حصے کی طرف آیا تو اس نے وہاں برآمدے میں تین افراد کو ٹیڑھے میڑھے انداز میں فرش پر پڑے ہوئے دیکھا۔ ان کے کاندھوں سے مشین گنیں بھی لٹکی ہوئی تھیں۔ برآمدے کے باہر ایک بڑا کتا بھی بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر اس نے عمارت کے ایک ایک کمرے کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ایک آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے کرسی پر راجہ سکندر کو بے ہوش پڑے ہوئے دیکھا تو وہ آگے بڑھا۔ اس نے راجہ سکندر کو کرسی سے اٹھا کر ایک طرف فرش پر بچھے ہوئے قالین پر ڈالا اور خود اس کے آفس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ میز کی سب سے نچلی دراز میں سے اسے ایک ڈائری مل گئی۔ اس نے ڈائری کو کھول کر سرسری انداز میں دیکھنا شروع کر دیا۔ اس میں ہر صفحے پر حساب کتاب درج تھا جو ہوٹل بزنس سے متعلق تھا۔ ساتھ ہی مختلف تاریخیں بھی موجود تھیں۔ اچانک اس کی نظر ایک صفحے پر لکھے ہوئے فون نمبر اور اس کے ساتھ ہی پاکیشیا کے ایک ایسے سرحدی شہر کے نام پر پڑی جو بہادرستان کی

سرحد پر تھا اور ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس نے ڈائری کو اپنی جیب میں ڈالا اور پھر جھک کر اس نے راجہ سکندر کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور اسے لا کر باہر برآمدے میں لٹایا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے سائیلنسر لگا مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے اس نے وہاں موجود سب افراد کو اسی بے ہوشی کے عالم میں ہی گولیاں مار دیں۔ سب سے آخر میں اس نے کتے کو بھی گولی مار دی اور پھر وہ پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے چھوٹا پھاٹک کھولا اور باہر آ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا سڑک کراس کر کے ایک طرف موجود اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ کار میں بیٹھ کر اس نے اسے سٹارٹ کیا اور پھر وہ اسے لئے اس پھاٹک کے سامنے آ گیا۔ اس نے کار روکی اور نیچے اتر کر وہ چھوٹے پھاٹک سے اندر آیا اور اس نے خود ہی بڑا پھاٹک کھول دیا۔ پھر وہ کار میں بیٹھا اور اس نے کار اندر لے جا کر پورچ میں روک دی اور نیچے اتر کر اس نے کار کا عقبی دروازہ کھولا اور برآمدے میں پڑے ہوئے راجہ سکندر کو اٹھا کر اس نے اسے عقبی سیٹ کے سامنے درمیانی جگہ میں ڈالا اور کار کا دروازہ بند کر کے وہ ایک بار پھر کار میں بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد کار مڑ کر کھلے ہوئے گیٹ سے باہر آ گئی۔ باہر آ کر اس نے ایک بار پھر کار روکی اور نیچے اتر کر اس نے بڑا پھاٹک بند کیا اور پھر چھوٹے پھاٹک سے باہر آ کر اس نے چھوٹے پھاٹک کو باہر سے بند کیا اور کار میں آ کر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار رانا ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ایک بڑی بڑی مونچھوں اور چوڑے چہرے والے نوجوان نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اس نوجوان نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ دارالحکومت سے راجہ سکندر کی کال ہے"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"اوہ۔ کراؤ بات"...... نوجوان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کے نیچے لگے ہوئے بٹن کو پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ راجہ سکندر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس۔ رابرٹ بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے۔ بغیر کسی وجہ کے کیوں کال کی ہے"...... نوجوان نے قدرے سرد لہجے میں کہا۔

"زرک گروپ کے خلاف دارالحکومت میں کام ہو رہا ہے۔ میں نے سوچا کہ تمہیں اطلاع دے دوں تاکہ تم ہیڈ کوارٹر اطلاع کر دو"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو رابرٹ بے اختیار اچھل کر کرسی پر سیدھا ہو گیا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ زرک گروپ کے خلاف کون کام کر رہا ہے اور انہیں زرک گروپ کے بارے میں کیسے معلوم ہو گیا"...... رابرٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک آدمی کے بارے میں مجھے اطلاع ملی تھی کہ وہ میرے بارے میں معلومات حاصل کر رہا ہے اور اس نے زرک گروپ کا حوالہ دیا ہے جس پر میں نے اسے اغوا کرا کر اپنے ایک اڈے میں پہنچایا اور پھر میں نے خود اس سے پوچھ گچھ کی تو اس نے بتایا کہ باجان کے کسی کستامو گروپ نے اس بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے اسے بک کیا ہے۔ اس آدمی کا نام ٹائیگر تھا۔ وہ یہاں پاکیشیا میں سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایک آدمی علی عمران سے بھی متعلق رہا ہے۔ بہرحال میں نے اسے ہلاک کرا دیا اور اب تمہیں اس لئے کال کر رہا ہوں کہ تم ہیڈ کوارٹر اطلاع کر دو تاکہ ایک تو وہ اس علی عمران کے بارے میں کوئی فیصلہ کر لیں اور دوسرا باجان میں اس کستامو گروپ کو ٹریس کر کے اس کا بھی خاتمہ کر دیں"...... دوسری طرف سے راجہ سکندر نے کہا۔

"تمہارے بارے میں اس ٹائیگر کو کیسے معلومات مل گئیں جبکہ

"تمہارے بارے میں تو کوئی نہیں جانتا"...... رابرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے میرے خاص آدمی ویٹر اصغر کے بھائی سے جو کلب کا مینجر ہے، یہ بات معلوم ہوئی تھی اور اسے یہ بات اصغر نے بتائی تھی۔ میں نے ان دونوں کو بھی ختم کرا دیا ہے"...... راجہ سکندر نے جواب دیا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ میں ہیڈ کوارٹر رپورٹ کر دیتا ہوں پھر وہ جو حکم دیں گے ویسے ہی ہو گا"...... رابرٹ نے کہا اور دوسری طرف سے اوکے کے الفاظ سن کر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا۔ یہ فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر تھا۔ اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ نمبر تھرٹین کالنگ۔ اوور"...... رابرٹ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ یو۔ سپیشل کوڈ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"لائم لائٹ۔ اوور"...... رابرٹ نے کہا۔

"اوکے۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے اس بار مطمئن لہجے میں کہا گیا تو رابرٹ نے راجہ سکندر سے ملنے والی پوری تفصیل دوہرا دی۔

"اوکے۔ تمہاری رپورٹ چیف باس تک پہنچا دی جائے گی پھر

جیسے وہ حکم دیں گے تم آفس میں موجود ہو ناں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس۔ اوور"...... رابرٹ نے کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو رابرٹ نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اسے واپس میز کی دراز میں رکھ دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد سامنے رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں"...... رابرٹ نے قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"سپیشل کال کرو"...... دوسری طرف سے ایک سخت آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو رابرٹ نے چونک کر رسیور رکھا اور پھر میز کی دراز سے وہی ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ تھرٹین کالنگ۔ اوور"...... رابرٹ نے کہا۔

"یس۔ ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لائم لائٹ۔ اوور"...... رابرٹ نے کہا۔

"اوکے چیف باس سے بات کرو۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رابرٹ کے اعصاب تن سے گئے۔

"ہیلو۔ اوور"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس چیف۔ میں حاضر ہوں۔ اوور"...... رابرٹ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"نمبر تھرٹین راجہ سکندر کو تم نے فوری طور پر ہلاک کر دینا ہے۔ اوور"...... چیف باس نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی چیف۔ اوور"...... رابرٹ نے کہا۔

"اس علی عمران کے خلاف تم کام کر سکتے ہو۔ اوور"...... چیف باس نے کہا۔

"یس چیف۔ اوور"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"اچھی طرح سوچ کر جواب دو کیونکہ اسے انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے اور اگر تم اسے ہلاک نہ کر سکے تو پھر تمہارا بھی حشر راجہ سکندر جیسا ہو سکتا ہے۔ اوور"...... چیف باس نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں چیف۔ کام ہو جائے گا۔ مجھے ایسے کاموں کا بڑا طویل تجربہ ہے۔ اوور"...... رابرٹ نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا۔

"لیکن ہم چاہتے ہیں کہ تم خود سامنے نہ آؤ۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ ایسا ہی ہو گا۔ اوور"...... رابرٹ نے کہا۔

"اوکے۔ دونوں کام کر کے حتمی رپورٹ دو۔ رپورٹ کنفرم ہونی چاہئے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے

ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو رابرٹ نے ایک طویل سانس لیا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے میز کی دراز میں رکھا اور نیچے والی دراز سے ایک اور ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اسے میز پر رکھا اور اس پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے اسے آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ آر ون کالنگ۔ اوور"...... رابرٹ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ آر ٹو اٹنڈنگ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"راجہ سکندر کو تلاش کراؤ اور جہاں بھی وہ موجود ہو اسے گولی مار دو۔ اسے زندہ نہیں بچنا چاہئے اور اس کی موت کو کنفرم کر کے مجھے رپورٹ دو۔ اوور"...... رابرٹ نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو رابرٹ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور ایک بار پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ ولسن کالنگ۔ اوور"...... فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے نئے سرے سے کال دیتے ہوئے کہا لیکن اب اس کا لہجہ بدلا ہوا تھا۔

"یس۔ ماسٹر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ماسٹر سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایک آدمی علی عمران کو جانتے ہو۔ اوور"....... رابرٹ نے کہا۔

"ہاں۔ اسے کون نہیں جانتا۔ کیوں کیا ہوا ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"اس کو فنش کرانا ہے۔ کیا یہ کام کر لو گے۔ اوور"....... رابرٹ نے کہا۔

"کام تو ہو جائے گا لیکن معاوضہ ڈبل ہو گا۔ اوور"....... دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا گیا۔

"ڈبل نہیں بلکہ ٹرپل ملے گا لیکن کام فوری اور حتمی ہونا چاہئے۔ اوور"....... رابرٹ نے کہا۔

"ہو جائے گا۔ اوور"....... ماسٹر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ حتمی رپورٹ دو۔ اوور اینڈ آل"....... رابرٹ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے میز کی دراز میں رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ دارالحکومت میں صرف ماسٹر ہی یہ کام کر سکتا ہے اور ماسٹر اسے ذاتی طور پر نہ جانتا تھا اور نہ اس کا اصل نام جانتا تھا اس لئے ظاہر ہے کہ اگر ماسٹر ناکام بھی رہا تب بھی عمران اسے ٹریس نہ کر سکے گا۔ ویسے اسے سو فیصد یقین تھا کہ ماسٹر یہ کام کر گزرے گا اس لئے اس نے یہ کام ماسٹر کے ذمے لگایا تھا۔

عمران نے کار رانا ہاؤس کے وسیع و عریض پورچ میں روکی اور پھر وہ دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا تو سامنے برآمدے میں موجود جوانا سیڑھیاں اتر کر نیچے آیا اور اس نے عمران کو سلام کیا۔

"وہ تمہارے سنیک کلرز کا کیا ہو رہا ہے۔ کیا کوئی سنیک باقی نہیں رہا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر یہاں تو ہر گلی کوچے میں سنیک بھرے پڑے ہیں لیکن یہاں کا قانون ان کی حفاظت کرتا ہے اس لئے میں خاموش ہو گیا ہوں"....... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ سب سنپولیے ہیں جوانا۔ ان سانپوں کو تلاش کرو جو ان کی سرپرستی کرتے ہیں۔ وہ اصل سنیک ہیں اور انہیں ہلاک کرنے پر کوئی قانون تمہارا راستہ نہیں روکے گا"....... عمران نے کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا جبکہ عمران سر ہلاتا ہوا بلیک روم کی طرف بڑھ گیا۔ اسے فلیٹ پر اطلاع ملی تھی کہ ٹائیگر راجہ سکندر کو اغوا کر کے رانا ہاؤس لے آیا ہے اس لئے وہ خود یہاں آیا تھا تاکہ اس راجہ سکندر سے زرک گروپ کے بارے میں تفصیلات حاصل کر سکے۔ بلیک روم میں ٹائیگر موجود تھا اور سامنے کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا ایک بھاری جسم اور چوڑے چہرے والا ایک آدمی بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا۔ عمران کے اندر داخل ہوتے ہی ٹائیگر اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"کیا یہی راجہ سکندر ہے کنگ ہوٹل کا مالک"...... عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یس باس۔ یہی راجہ سکندر ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیسے ہاتھ لگا"...... عمران نے پوچھا تو ٹائیگر نے اسے کنگ ہوٹل جانے، ویٹر اصغر سے بات ہونے اور پھر وہاں سے بے ہوش کر زرعی فارم میں پہنچنے سے لے کر وہاں ہونے والے تمام واقعات کے بعد کار لے کر راجہ سکندر کے خصوصی اڈے میں داخل ہونے سے لے کر اسے اغوا کر کے رانا ہاؤس تک لے آنے کی پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ خاصا کام کرنا پڑا ہے تمہیں

ٹھیک ہے اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اٹھ کر جیب سے ایک شیشی نکالی۔ اس کا ڈھکن کھولا اور پھر یہ شیشی اس نے راجہ سکندر کی ناک سے لگا دی۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی اس کی ناک سے ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے اسے جیب میں ڈال لیا اور دوبارہ کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے جوزف ہال میں داخل ہوا۔

"الماری سے کوڑا نکال لو جوزف"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور تیزی سے دیوار میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے راجہ سکندر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن راڈز میں جکڑا ہونے کی وجہ سے وہ ظاہر ہے اٹھ نہ سکا تھا اس لئے صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔ پھر اس کی نظریں سامنے بیٹھے ہوئے ٹائیگر اور عمران پر پڑیں تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ۔ یہ میں کہاں ہوں۔ تم۔ تم ٹائیگر۔ مگر تم تو ہلاک ہو چکے ہو۔ پھر۔ پھر یہ سب کیا مطلب"...... راجہ سکندر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تمہارے سامنے بیٹھا ہوں اس لئے ظاہر ہے کہ تمہارے آدمی نے تمہیں غلط اطلاع دی ہے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"راجہ سکندر زرک گروپ کے بارے میں کیا تفصیل ہے"۔

اچانک عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو راجہ سکندر چونک کر
عمران کی طرف دیکھنے لگا۔
"تم کون ہو"...... راجہ سکندر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"میرا نام علی عمران ہے"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا تو
راجہ سکندر نمایاں طور پر چونک پڑا۔
"اوہ تو تم ہو علی عمران۔ تم سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے
ہو لیکن تم نے مجھے کیوں اغوا کر کے یہاں اس انداز میں باندھا ہوا
ہے۔ ٹائیگر تو بدمعاش اور غنڈہ ہے لیکن تم تو سرکاری آدمی ہو۔
تمہیں تو معلوم ہے کہ ایسا کرنا جرم ہے"...... راجہ سکندر نے کہا۔
"تم نے کیسے یہ اندازہ لگا لیا کہ میں سرکاری آدمی ہوں اور ٹائیگر
غنڈہ اور بدمعاش ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ظاہر ہے ٹائیگر زیر زمین دنیا کا آدمی ہے جبکہ تم سیکرٹ سروس
کے لئے کام کرتے ہو اور میں اس ملک کا ایک معزز اور ٹیکس گزار
کاروباری آدمی ہوں"...... راجہ سکندر نے کہا۔
"کیا تم غیر ممالک کو اسلحہ سمگل کرنے سے جو دولت کماتے ہو
اس کا ٹیکس بھی ادا کرتے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔
"اسلحہ سمگل۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ میں تو ہوٹل بزنس سے متعلق
ہوں اور سارا دارالحکومت جانتا ہے کہ میرا کسی جرم سے کبھی کوئی
تعلق نہیں رہا۔ میں انتہائی صاف ستھرا کام کرنے کا عادی ہوں"۔

راجہ سکندر نے کہا۔
"ٹائیگر نے مجھے اس زرعی فارم اور وہاں ہونے والے واقعات کی
تفصیل بتا دی ہے اس لئے تمہارا صاف ستھرا کام میرے سامنے آ گیا
ہے۔ بہرحال اب اگر تم شرافت سے زرک گروپ کے بارے میں
تفصیلات بتا دو تو تمہارے حق میں یہ بہتر رہے گا۔ تم انتہائی چھوٹی
مچھلی ہو اس لئے تمہیں واپس دریا میں بھی پھینکا جا سکتا ہے لیکن اگر
تم نے زبان نہ کھولی تو یہ دیو دیکھ رہے ہو اس کے جسم میں طاقت
کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے اس لئے اس کا مارا ہوا ایک ہی کوڑا
تمہیں جسمانی اذیت کے لحاظ سے وہاں پہنچا دے گا جہاں کا شاید
تمہارے ذہن میں تصور بھی نہ ہو"...... عمران نے کہا۔
"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ جو کچھ ٹائیگر کے ساتھ ہوا ہے وہ اس لئے
ہوا کہ ٹائیگر کا تعلق زیر زمین دنیا سے ہے اور ہوٹل بزنس میں ایسے
لوگوں کے لئے انتظامات کرنے پڑتے ہیں ورنہ یقین کرو میرا قطعاً
کسی جرم سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی میں کسی زرک گروپ
کو جانتا ہوں"...... راجہ سکندر نے کہا۔
"اوکے تمہاری مرضی۔ جوزف اس کی زبان سے سچ اگلواؤ"۔
عمران نے کہا تو جوزف کوڑا چٹختا ہوا آگے بڑھنے لگا۔
"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مجھ پر یقین کرو میں سچ کہہ رہا ہوں"۔ راجہ
سکندر نے کہا لیکن دوسرے لمحے شڑاپ کے ساتھ ہی اس کے حلق
سے نکلنے والی کربناک چیخ سے کمرہ گونج اٹھا اور پھر تو جیسے ہال میں

ہذیانی اور کربناک چیخوں کا طوفان سا آ گیا ہو۔
"بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں"....... اچانک راجہ سکندر نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی تو عمران نے ہاتھ اٹھا کر جوزف کو روک دیا۔

"اسے پانی پلاؤ اور اس کے زخموں پر پانی ڈال دو"....... عمران نے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا دوبارہ الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"خاصا سخت جان ثابت ہوا ہے"....... ٹائیگر نے کہا کیونکہ راجہ سکندر کا سارا جسم واقعی شدید زخمی ہو رہا تھا۔

"ایسے لوگوں میں کتے کی جان ہوتی ہے آسانی سے نہیں نکلتی"....... عمران نے نفرت بھرے لہجے میں کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جوزف نے الماری سے پانی کی دو بوتلیں اٹھائیں اور پھر اس نے ایک بوتل فرش پر رکھی جبکہ دوسری کا ڈھکن کھول کر اس نے ایک ہاتھ سے راجہ سکندر کا سر پکڑا اور دوسرے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل زبردستی اس کے منہ میں ٹھونس دی۔ پانی کے چند گھونٹ جب اس کے حلق سے نیچے اترے تو جوزف نے بوتل ہٹائی اور پھر باقی پانی اس نے راجہ سکندر کے زخموں پر ڈالنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد راجہ سکندر کراہتا ہوا ہوش میں آ گیا تو جوزف نے فرش پر پڑی ہوئی دوسری بوتل اٹھائی۔ اس کا ڈھکن کھولا اور بوتل راجہ سکندر کے منہ سے لگا دی۔ راجہ سکندر اس بار اس طرح غٹاغٹ پانی پینے لگا جیسے پیاسا اونٹ پانی پیتا ہے۔ جب بوتل خالی ہو گئی

جوزف نے بوتل ہٹائی اور پھر دونوں خالی بوتلیں اٹھا کر وہ واپس الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"ابھی تو ابتداء ہے راجہ سکندر اس لئے تمہارے حق میں اب بھی بہتر ہے کہ سب کچھ بتا دو لیکن یہ پہلے بتا دوں کہ جو کچھ تم بتاؤ گے اسے تمہیں کنفرم بھی کرنا ہو گا"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں بتا دیتا ہوں۔ جو کچھ میں جانتا ہوں وہ سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ زرک گروپ انتہائی منظم اور خفیہ گروپ ہے۔ یہ روسیاہی ریاستوں سے انتہائی حساس نوعیت کا اسلحہ سمگل کر کے باچان اور دوسرے ممالک کو سمگل کرتا ہے لیکن اس کے لئے کام کرنے والے سب آدمی زیر زمین دنیا سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ سب بظاہر معزز اور کاروباری لوگ ہیں اس لئے آج تک کسی کو اس بارے میں شک نہیں ہوا۔ میری ڈیوٹی انتہائی حساس نوعیت کے اسلحے کو باچان سمگل کرانا ہے۔ باچان کی ایک خفیہ باغی تنظیم ہے فیوگی ٹاسک وہ مہاکو گروپ کے نام سے یہ اسلحہ وصول کرتی ہے جبکہ یہ اسلحہ مجھے دارالحکومت کی ایک امپورٹرز ایکسپورٹرز فرم جس کا نام انٹرنیشنل امپورٹرز اینڈ ایکسپورٹرز ہے، کا مالک اور جنرل مینجر رابرٹ مہیا کرتا ہے۔ میں نے رابرٹ کو تمہارے متعلق بتا دیا تھا۔ ٹائیگر کے بارے میں مجھے یقین تھا کہ وہ ہلاک ہو چکا ہے اس لئے میں نے اسے کہہ دیا تھا کہ ٹائیگر ہلاک ہو چکا ہے"....... راجہ سکندر نے

جواب دیا۔

"اس گروپ کا پورا سیٹ اپ کیا ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں صرف رابرٹ کو جانتا ہوں۔ رابرٹ شاید جانتا ہو"....... راجہ سکندر نے جواب دیا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ راجہ سکندر درست کہہ رہا ہے۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور جوانا اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں کارڈلیس فون تھا۔

"ماسٹر چیف کی طرف سے کال ہے۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ یہاں ہیں تو میں نے انہیں بتا دیا"....... جوانا نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس کے ہاتھ سے کارڈلیس فون پیس لے لیا اور پھر اسے کان سے لگا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"یس سر۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"....... عمران کا لہجہ انتہائی مؤدبانہ تھا۔

"سلیمان نے ابھی اطلاع دی ہے کہ تمہارے فلیٹ کی دو آدمی نگرانی کر رہے ہیں اور ان کا تعلق بظاہر زیر زمین دنیا سے نہیں لگتا۔ کیا ان دونوں کو رانا ہاؤس بھجوا دیا جائے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر۔ جوانا انہیں رسیور کر لے گا"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون آف کر کے اسے جوانا کی طرف بڑھا دیا۔

"دو آدمی یہاں لائے جائیں گے انہیں رسیو کر کے یہاں لے آؤ۔ جوزف تم بھی جوانا کے ساتھ باہر جاؤ"....... عمران نے پہلے جوانا اور پھر جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور جوزف اور جوانا دونوں اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے۔

"کون ہیں یہ دو آدمی باس"....... ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

"آ جائیں گے تو پوچھ لینا"....... عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا تو ٹائیگر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ راجہ سکندر کے سامنے اسے اس قسم کا سوال نہیں کرنا چاہئے تھا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ راجہ سکندر کہ تم کس طرح یہ اسلحہ باچان پہنچاتے تھے اور کون اسے وصول کرتا تھا اور تمہیں کس طرح معلوم ہوا کہ یہ اسلحہ باچان کی خفیہ تنظیم فیوگی ٹاسک وصول کرتی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"میں نے ایک بار باچان میں ان کی خفیہ میٹنگ اٹنڈ کی تھی۔ یہ چار سال پہلے کی بات ہے۔ اس وقت ہمارا ان سے نیا نیا معاہدہ ہوا تھا اور میں ان سے تفصیلات طے کرنے گیا تھا۔ وہاں مجھے اس بارے میں معلوم ہوا تھا"....... راجہ سکندر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم ان میں سے کسی کو پہچانتے ہو یا ان میں سے کسی کے ساتھ تمہارے تعلقات رہے ہوں"....... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ تمہاری طرح کا وہاں ایک آدمی ہے جس سے میرے خاصے تعلقات رہے ہیں کیونکہ وہ آدمی پاکیشیا میں بننے والی ایک خصوصی شراب کا بے حد شوقین ہے اور میں اسے باقاعدگی سے یہ شراب مہیا کرتا رہتا ہوں"....... راجہ سکندر نے کہا۔

" میری طرح کا۔ کیا مطلب۔ کیا اس کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے"....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" سیکرٹ سروس کا تو مجھے علم نہیں ہے البتہ یہ معلوم ہے کہ اس کا تعلق باچان کی کسی خفیہ سرکاری ایجنسی سے ہے لیکن خفیہ طور پر وہ فیوگی ٹاسک کے لئے کام کرتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ باچان کا بڑا مشہور سیکرٹ ایجنٹ ہے اور پہلے ایکریمیا میں بھی کام کرتا رہا ہے۔ اس کا نام باٹوش ہے"....... راجہ سکندر نے کہا تو عمران محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑا۔

" باٹوش۔ کیا تم درست کہہ رہے ہو"....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ کیوں کیا تم باٹوش کو جانتے ہو"....... راجہ سکندر نے کہا۔

" اس کا حلیہ کیا ہے"....... عمران نے کہا تو راجہ سکندر نے حلیہ بتا دیا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ حلیہ واقعی باٹوش کا ہی تھا۔

" لیکن تمہیں شاید معلوم نہیں ہے کہ باچان میں مہاکو گروپ کا

خاتمہ کر دیا گیا ہے اور یہ کام باٹوش نے کیا ہے۔ میری اس سے بات ہوئی ہے اس لئے تمہاری اس بات پر کیسے یقین کیا جائے"۔ عمران نے کہا۔

" میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ بہرحال جو کچھ میں جانتا تھا وہ میں نے تمہیں بتا دیا ہے"....... راجہ سکندر نے کہا۔

" او کے ٹھیک ہے تم نے چونکہ سب کچھ سچ بتا دیا ہے اس لئے تمہارے ساتھ رعایت ہو گی"....... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

" آؤ ٹائیگر"....... عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" م۔ مجھے چھوڑ دو"....... راجہ سکندر نے کہا۔

" ابھی نہیں"....... عمران نے مڑے بغیر کہا اور کمرے سے باہر آ گیا۔

" باس کیا آپ اسے آزاد کر دیں گے"....... ٹائیگر نے باہر آتے ہی کہا۔

" نہیں۔ لیکن میں اسے اس وقت تک زندہ رکھنا چاہتا ہوں جب تک اس کی بتائی ہوئی باٹوش کے بارے میں بات کنفرم نہ کر لوں۔ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے"....... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" پھر مجھے اجازت ہے یا میں یہیں رکوں"....... ٹائیگر نے کہا۔

" نہیں۔ تم ابھی یہیں رکو۔ میرے فلیٹ کی نگرانی ہو رہی تھی۔

چیف کو اطلاع ملی ہے تو انہوں نے اس نگرانی کرنے والوں کو یہاں لے آنے کے احکامات دیئے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ تم انہیں جانتے ہو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں اب سٹنگ روم میں آکر بیٹھ گئے تھے۔

" جوزف"...... عمران نے دروازے کی طرف منہ کرتے ہوئے کہا۔

" یس باس"...... دوسرے لمحے جوزف نے کسی جن کی طرح نمودار ہوتے ہوئے کہا۔ اس کی عادت تھی کہ عمران جب بھی رانا ہاؤس میں ہوتا تو وہ ہمیشہ اس کمرے کے دروازے پر ہی رہتا تھا تاکہ عمران کے کال کرنے پر فوراً پہنچ جائے اور اس بات کا علم عمران کو بھی تھا اس لئے جوزف کے فوری نمودار ہونے پر اسے بھی کوئی حیرت نہ ہوئی تھی۔

" کیا باچان سے باٹوش کا فون آیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

" نو باس"...... جوزف نے جواب دیا۔

" اوکے"...... عمران نے کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اسے کال بیل کی آواز سنائی دی اور پھر کار اندر آنے کی آواز سنائی دی اور پھر جوزف کمرے میں آگیا۔

" باس۔ صفدر اور صدیقی صاحب دو بے ہوش آدمیوں کو لے کر آئے ہیں"...... جوزف نے کہا۔

" ان دونوں کو بلیک روم میں لے جاؤ اور راڈز میں جکڑ دو۔

صدیقی اور صفدر چلے گئے ہیں یا ابھی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

" وہ واپس چلے گئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ انہیں چیف نے صرف ان دونوں کو یہاں پہنچانے کا حکم دیا تھا"...... جوزف نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جوزف واپس چلا گیا۔

" آؤ ٹائیگر انہیں بھی دیکھ لیں"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر بھی اٹھ کر اس کے پیچھے چل پڑا۔

" اوہ۔ یہ تو ماسٹر کے خاص آدمی ہیں"...... بلیک روم میں داخل ہوتے ہی ٹائیگر نے راڈز میں جکڑے ہوئے دونوں بے ہوش آدمیوں کو دیکھتے ہی کہا۔

" ماسٹر۔ وہ کون ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا اور پھر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

" دارالحکومت کا خاص غنڈہ ہے لیکن بڑی پارٹیوں کو ڈیل کرتا ہے۔ چھوٹے موٹے کاموں میں ہاتھ نہیں ڈالتا"...... ٹائیگر نے بھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ اس ماسٹر پر ہاتھ ڈالنا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

" آپ جوزف کو میرے ساتھ بھیج دیں میں اسے لے آتا ہوں۔ مجھے اس کے خفیہ ٹھکانے کا بھی علم ہے اور اس کے ٹھکانے کے خفیہ راستے کا بھی ورنہ وہ کسی کو نہیں ملتا"...... ٹائیگر نے کہا۔

" یہ دونوں کیا کر رہے تھے"...... خاموش بیٹھے ہوئے راجہ سکندر

نے کہا۔

" میرے فلیٹ کی نگرانی کر رہے تھے"...... عمران نے جواب دیا۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارے خلاف ڈیتھ آرڈر ہو چکے ہیں"...... راجہ سکندر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" میرے خلاف ڈیتھ آرڈر۔ کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر کہا۔

" اگر یہ ماسٹر کے آدمی ہیں اور تمہارے فلیٹ کی نگرانی کر رہے تھے تو اس کا مطلب ہے کہ میں نے رابرٹ تک جو اطلاع پہنچائی تھی وہ رابرٹ نے ہیڈ کوارٹر پہنچا دی ہے اور ہیڈ کوارٹر کی طرف سے تمہاری ہلاکت کے آرڈر مل گئے ہیں اس لئے اس نے ماسٹر کی خدمات حاصل کی ہیں۔ وہ اہم کاموں کے لئے ہمیشہ ماسٹر کی ہی خدمات حاصل کرتا ہے"...... راجہ سکندر نے کہا۔

" ٹائیگر، جوزف کے ساتھ جوانا کو بھی لے جاؤ اور ماسٹر اور اس رابرٹ دونوں کو لے آؤ"...... عمران نے کہا۔

" یس باس"...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا اور عمران بھی اٹھ کر ہال سے باہر آگیا۔ وہ ایک بار پھر سٹنگ روم میں آکر بیٹھ گیا اور جب ٹائیگر، جوزف اور جوانا کے ساتھ رانا ہاؤس سے باہر چلا گیا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

" عمران بول رہا ہوں طاہر"...... عمران نے کہا۔

" یس سر"...... اس بار طاہر نے اپنے اصل لہجے میں جواب دیا۔

" طاہر زرک گروپ کے بارے میں جو تفصیلات معلوم ہوئی ہیں اس کے مطابق یہ ملٹری انٹیلی جنس کا کیس بنتا ہے کیونکہ جس انداز کا حساس اسلحہ روسیاہی ریاستوں سے بہادرستان کے ذریعے سمگل کر کے غیر ممالک کو ارسال کیا جا رہا ہے اسے ملٹری انٹیلی جنس ہی ڈیل کر سکتی ہے۔ میں نے اس کے ایک خاص آدمی رابرٹ کو اغوا کرایا ہے۔ وہ ہاتھ آجائے تو اسے ملٹری انٹیلی جنس کے حوالے کر دیا جائے اور پھر وہ خود ہی اس سارے نیٹ ورک کو ٹریس کر کے ختم کر دیں گے۔ تم ملٹری انٹیلی جنس کے کرنل شاہ کو کہہ دو کہ وہ میرا بطور نمائندہ خصوصی فون کا انتظار کرے"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں کہہ دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

سر سلطان اپنے آفس میں بیٹھے کام میں مصروف تھے کہ میز پر رکھے ہوئے مختلف فونز میں سے سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سر سلطان نے چونک کر اس فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ سلطان بول رہا ہوں"....... سر سلطان نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"کرنل شاہ بول رہا ہوں۔ چیف آف ملٹری انٹیلی جنس"۔ دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی لیکن لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"کرنل شاہ تم۔ خیریت۔ مجھے کیوں فون کیا ہے۔ تمہارا سلسلہ تو سیکرٹری داخلہ سے ہے"....... سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ مجھے معلوم ہے لیکن آپ کے ذریعے چیف آف سیکرٹ سروس کو رپورٹ پہنچانی ہے اس لئے میں نے کال کی ہے"۔ دوسری طرف سے کرنل شاہ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ کس قسم کی رپورٹ"....... سر سلطان نے کہا۔

"انہوں نے روسیاہ ریاستوں سے انتہائی حساس نوعیت کا اسلحہ بہادرستان کے ذریعے پاکیشیا سمگل کر کے مختلف ممالک کو سمگل کرنے والے گروپ جسے زرک گروپ کہا جاتا ہے کا سراغ لگا کر اس کے دو اہم ترین آدمی گرفتار کر لئے اور پھر انہوں نے اپنے نمائندہ خصوصی علی عمران کے ذریعے یہ دونوں آدمی ہمارے حوالے کر دیئے اور ساتھ ہی ہمیں مزید کارروائی کا حکم دیا تو میں نے مسلسل کام کر کے اس سارے گروپ کو ٹریس کر کے انہیں گرفتار کر لیا ہے۔ بہت وسیع نیٹ ورک تھا اور روسیاہی ریاستوں سے بہادرستان اور بہادرستان سے پاکیشیا اور پھر پاکیشیا سے ان تمام ممالک تک پھیلا ہوا تھا۔ جہاں جہاں یہ اسلحہ فروخت ہوتا تھا میں نے مکمل نیٹ ورک کو پکڑ لیا ہے اور ان کے اسلحے کے ذخائر بھی ہمارے ہاتھ لگ گئے ہیں۔ چیف آف سیکرٹ سروس نے حکم دیا تھا کہ جب ہم کارروائی مکمل کر لیں تو اس کی مکمل فائل انہیں آپ کے ذریعے بھجوا دی جائے اس لئے میں نے فون کیا ہے کہ میرا اسسٹنٹ میجر اسلم یہ فائل آپ کو پہنچا دے گا"....... کرنل شاہ نے کہا۔

"گڈ شو۔ کیا سیکرٹری داخلہ کو رپورٹ دے دی ہے تم نے"۔ سر سلطان نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... کرنل شاہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... سر سلطان نے کہا اور رسیور رکھ کر انہوں نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ان کے آفس سپرنٹنڈنٹ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ایم آئی کے میجر اسلم ایک اہم فائل لے کر آ رہے ہیں وہ فائل فوری طور پر مجھے پہنچائی جائے"...... سر سلطان نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور سر سلطان نے رسیور رکھا اور دوسرے فون کا رسیور اٹھا کر انہوں نے فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... سر سلطان نے کہا۔

"طاہر بول رہا ہوں سر"...... اس بار دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اپنی اصل آواز میں کہا۔

"ابھی مجھے ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شاہ کا فون آیا ہے تم نے زرک گروپ کے سلسلے میں اسے جو کام کہا تھا وہ اس نے مکمل کر لیا ہے اور اس کے مطابق یہ کام اس لئے ہوا ہے کہ تم نے دو اہم آدمی پکڑ کر اس کے حوالے کئے تھے۔ یہ زرک گروپ وہ

گروپ ہے ناں جو باچان کے مہاکو گروپ کو اسلحہ سپلائی کرتا تھا اور جس کے بارے میں باچان کے چیف سیکرٹری نے مجھے طنزیہ انداز میں کہا تھا کہ ان کے ایجنٹوں نے اس مہاکو گروپ کو فوری طور پر کور کر لیا ہے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس اس زرک گروپ کو ابھی تک کور نہیں کر سکی"...... سر سلطان نے کہا۔

"یس سر۔ یہ وہی گروپ ہے۔ عمران صاحب نے اس پر کام کیا تھا اور اس کے دو اہم آدمی پکڑ کر کرنل شاہ تک پہنچائے تھے کیونکہ اس کے بعد صرف نیٹ ورک کو کور کرنا رہ گیا تھا اور یہ کام ملٹری انٹیلی جنس کا تھا"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے کرنل شاہ مجھے اس کی فائل بھجوا رہا ہے وہ عمران کے فلیٹ پر بھجوا دوں گا تم وہاں سے منگوا لینا۔ اب میں باچان کے چیف سیکرٹری کو فون کر کے کہوں گا کہ یہاں بھی زرک گروپ پکڑا جا چکا ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"سر ویسے آپ اگر عمران صاحب سے رابطہ کر لیں تو شاید باچانی چیف سیکرٹری کو ان کے طنزیہ جملے کا خاصا اچھا جواب مل جائے گا"...... بلیک زیرو نے کہا تو سر سلطان بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"...... سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"سر۔ باچان میں مہاکو گروپ کے خاتمے کے سلسلے میں باقاعدہ ڈرامہ کھیلا گیا ہے۔ اصل مہاکو گروپ کو ختم نہیں کیا گیا بلکہ ایک

نقلی مہاکو گروپ کو سامنے لاکر اسے ختم کرا دیا گیا ہے اور حکومت
باچان کو یہ باور کرا دیا گیا ہے کہ مہاکو گروپ ختم ہو گیا ہے۔
بلیک زیرو نے کہا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے اور تم اس بارے میں اتنے حتمی انداز میں
کیسے کہہ سکتے ہو"...... سر سلطان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔

" سر یہ کام باچان کی سرکاری ایجنسی کے ایک معروف ایجنٹ نے
کیا ہے۔ اصل میں مہاکو گروپ صرف ایک نام ہے۔ اصل پارٹی کا
نام فیوگی ٹاسک ہے۔ باچان سے ملحقہ فیوگی جزیرے کو باچان سے
علیحدہ کر کے اور دوسرے چھوٹے جزیروں کو ساتھ شامل کر کے وہ
علیحدہ ملک بنانا چاہتے ہیں اور اس کے پیچھے روسیاہی حکومت کا ہاتھ
ہے کیونکہ باچان کی سرپرستی ایکریمیا کر رہا ہے۔ فیوگی ٹاسک نامی یہ
تنظیم انتہائی خفیہ طور پر اپنی طاقت جمع کر رہی ہے تاکہ مناسب
حالات دیکھتے ہی وہ کھل کر سامنے آجائے اور یہ پارٹی مہاکو گروپ
کے نام سے پاکیشیا کے زرک گروپ کے ذریعے حساس نوعیت کا
اسلحہ حاصل کر رہی ہے۔ زرک گروپ کی سرپرستی بھی روسیاہ کر رہا
تھا۔ اس طرح یہ ایک چین تھی۔ حکومت باچان نے جب سرکاری
جعلی لیٹر سامنے آنے پر کام شروع کیا تو انہوں نے جس ایجنٹ کے
ذمے اس مہاکو گروپ کے خاتمے کا کام لگایا اس کا نام باٹوش تھا اور
یہ باٹوش بذات خود فیوگی ٹاسک کا آدمی ہے۔ اس نے حکومت کو

مطمئن کرنے کے لئے فرضی مہاکو گروپ کو گرفتار کیا اور پھر جعلی
بمباری کرا کر سب کو ہلاک کرا دیا۔ اس طرح حکومت باچان کو یہ
رپورٹ دے دی گئی کہ مہاکو گروپ ختم ہو چکا ہے اور اسی ڈرامے
کی بنیاد پر باچان کے چیف سیکرٹری نے آپ پر طنز کیا تھا۔ آپ
عمران صاحب سے تفصیلات معلوم کر کے اگر چاہیں تو باچانی چیف
سیکرٹری کو اس کے طنز کا جواب دے سکتے ہیں"۔ بلیک زیرو نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" لیکن عمران نے مجھے اس بارے میں اب تک کیوں نہیں
بتایا"...... سر سلطان نے کہا۔

" میں نے انہیں کہا تھا لیکن انہوں نے کہا کہ آپ نے جب باچانی
چیف سیکرٹری کو اصل بات بتائی تو وہ لوگ بوکھلا کر پاکیشیا
سیکرٹ سروس کو ہائر کرنے پر تل جائیں گے اور چونکہ آپ کے ان
سے اچھے تعلقات ہیں اس لئے آپ کے حکم پر عمران کو وہاں اپنے
دوست باٹوش کے خلاف کام کرنا پڑے گا اس لئے اس نے جان بوجھ
کر آپ کو رپورٹ نہیں دی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" نانسنس۔ بعض اوقات یہ بالکل بچوں کے سے انداز میں سوچنے
لگ جاتا ہے۔ کیا یہ میرا ذاتی مسئلہ ہے کہ میں اس سلسلے میں اسے
مجبور کروں گا لیکن اگر واقعی باچان حکومت کے خلاف اتنی بڑی
سازش ہو رہی ہے تو اس میں پاکیشیا کا بھی شدید نقصان ہے۔
باچان کے ساتھ پاکیشیا کے انتہائی گہرے دوستانہ تعلقات ہیں اگر

باجان ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تو یہ فیوگی ظاہر ہے روسیاہ کی جھولی میں جا گرے گا اور روسیاہ سے پاکیشیا کے تعلقات اچھے نہیں ہیں اس لئے لامحالہ اس خوفناک سازش کی کامیابی کا مطلب پاکیشیا کا نقصان ہے اور ہم نے اپنے ملک کے مفادات کا خیال رکھنا ہے۔ چیف سیکرٹری کی دوستی کو تو مدنظر نہیں رکھنا"...... سر سلطان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ آپ درست کہہ رہے ہیں۔ بہرحال آپ ان نازک معاملات کو مجھ سے بہتر سمجھتے ہیں"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران کو ٹریس کرو اور اسے کہو کہ وہ مجھ سے بات کرے"۔ سر سلطان نے کہا۔

"یس سر"...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو سر سلطان نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"نانسنس۔ معاملات کو سمجھنے کی بجائے بچوں کی طرح سوچنے لگ جاتا ہے۔ نانسنس"...... سر سلطان نے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اندرونی دروازہ کھلا اور آفس سپرنٹنڈنٹ اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سیلڈ پیکٹ تھا۔

"ایم آئی کے میجر اسلم یہ فائل لے آئے ہیں جناب"...... آفس سپرنٹنڈنٹ نے پیکٹ سر سلطان کے سامنے رکھتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے رسید دے دو"...... سر سلطان نے کہا۔

"یس سر"...... آفس سپرنٹنڈنٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے مڑ کر واپس چلا گیا تو سر سلطان نے پیکٹ کھولا۔ اس میں ایک فائل موجود تھی۔ سر سلطان نے فائل کا مطالعہ شروع کر دیا۔ کافی دیر تک فائل کا مطالعہ کرنے کے بعد انہوں نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کی اور پھر اسے واپس پیکٹ میں ڈال کر انہوں نے رسیور اٹھالیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ان کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"عمران کے فلیٹ کا نمبر ملاؤ"...... سر سلطان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد گھنٹی بجی تو انہوں نے رسیور اٹھالیا۔ دوسری طرف سے اب تک گھنٹی بج رہی تھی۔ سر سلطان نے پی اے کو خصوصی ہدایت کی ہوئی تھی کہ چند مخصوص نمبروں پر وہ ابتدائی بات بھی نہ کیا کرے۔ وہ خود ابتدائی بات کریں گے اور ان خصوصی نمبروں میں عمران کے فلیٹ کا نمبر بھی شامل تھا۔ یہی وجہ تھی کہ سر سلطان نے اسے صرف فلیٹ کا نمبر ملانے کے لئے کہا تھا ورنہ تو پی اے پہلے وہاں عمران کی موجودگی یا عدم موجودگی کو خود کنفرم کرتا اور پھر عمران اگر موجود ہوتا اور اس کی بات سر سلطان سے کراتا لیکن اس نے نمبر ڈائل کر کے سر سلطان کے فون کی بیل بھی دے دی تھی تاکہ سر سلطان خود ہی بات کر لیں۔

"سلیمان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رسیور اٹھتے ہی سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ عمران کہاں ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"صاحب تو صبح سے گئے ہوئے ہیں۔ ابھی تک واپسی نہیں ہوئی"...... دوسری طرف سے سلیمان کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"میں ایک فائل بھجوا رہا ہوں وہ دانش منزل پہنچا دینا۔ میں نے وہاں فون کر کے کہہ دیا ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"جی جناب"...... سلیمان نے جواب دیا تو سر سلطان نے رسیور رکھا اور پھر گھنٹی دے کر چپڑاسی کو کال کیا۔

"یہ فائل عمران کے فلیٹ پر سلیمان کو دے آؤ"...... سر سلطان نے فائل چپڑاسی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... چپڑاسی نے فائل لیتے ہوئے جواب دیا۔

"احتیاط کرنا یہ انتہائی اہم فائل ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"یس سر"...... چپڑاسی نے جواب دیا اور واپس مڑ گیا۔ سر سلطان چونکہ اہم فائلیں اسی چپڑاسی کے ہاتھ ہی بھجوایا کرتے تھے اس لئے انہیں اطمینان تھا کہ فائل بحفاظت پہنچ جائے گی۔ فائل بھیجنے کے بعد سر سلطان نے رسیور اٹھالیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی

دی۔

"باچان چیف سیکرٹری سے بات کراؤ"...... سر سلطان نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور سر سلطان نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سر سلطان نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"چیف سیکرٹری صاحب سے بات کریں جناب"...... دوسری طرف سے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ سلطان بول رہا ہوں"...... سر سلطان نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ شیوٹو بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے بھی خاصے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔ چونکہ سر سلطان کی باچان کے چیف سیکرٹری شیوٹو سے ذاتی سطح پر بھی خاصے دوستانہ مراسم تھے اس لئے ان کے درمیان خاصی بے تکلفی بھی موجود تھی۔

"تمہیں باچان کا مہاکو گروپ تو یاد ہو گا جب یہاں پاکیشیا کا زرک گروپ حساس نوعیت کا اسلحہ سپلائی کرتا تھا"...... سر سلطان نے کہا۔

"ہاں اور مہاکو گروپ کا ہمارے ایجنٹوں نے خاتمہ کر دیا تھا۔ کیا کوئی خاص بات ہوئی ہے"...... شیوٹو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خاص بات یہ ہے کہ یہاں زرک گروپ کا بھی خاتمہ ہو گیا

ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

" اوہ اچھا۔ لیکن کیا بات ہے سر سلطان پاکیشیا کے ایجنٹ خاصے سست واقع ہو رہے ہیں "...... شیوٹو نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ایسی چستی کا کیا فائدہ کہ صرف ڈرامہ کرایا جائے جبکہ حقیقت میں ایسا نہ ہو"...... سر سلطان نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"۔ شیوٹو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" باچان کا مہاکو گروپ ختم نہیں ہوا بلکہ اسے ختم کرنے کا ڈرامہ کیا گیا ہے۔ شیوٹو اسے طنز نہ سمجھا جائے۔ یہ حقیقت ہے کہ جب یہ بات میرے سامنے آئی تو مجھے بھی بے حد افسوس ہوا کہ تم نے مختلف ذرائع سے معلومات حاصل کرنے کی بجائے صرف سرکاری ایجنسی کی یک طرفہ رپورٹ پر آنکھیں بند کر کے اعتبار کر لیا"۔ سر سلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ کیا تم واقعی سنجیدگی سے یہ سب کچھ کہہ رہے ہو۔ یہ کوئی مذاق تو نہیں"...... چیف سیکرٹری باچان شیوٹو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ ایسے معاملات پر میں مذاق کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا اور یہ بات بھی میں نے اس لئے کر دی ہے کہ پاکیشیا اور باچان کے درمیان انتہائی گہرے دوستانہ تعلقات ہیں ورنہ کسی دوسرے ممالک میں کیا ہو رہا ہے اور کیا نہیں ہو رہا

اس سے پاکیشیا کو کوئی تعلق نہیں ہو سکتا"...... سر سلطان نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ پلیز کھل کر بات کرو۔ تمہاری بات نے تو میرے ذہن کے پرخچے اڑا دیئے ہیں۔ ویری بیڈ"...... شیوٹو نے کہا۔

" مجھے یہ بتاؤ شیوٹو کہ باچان میں کوئی خفیہ تنظیم فیوگی ٹاسک بھی کام کر رہی ہے۔ ایسی تنظیم جو فیوگی جزیرے کو باچان سے علیحدہ کرنا چاہتی ہو"...... سر سلطان نے کہا۔

" ہاں۔ اس بارے میں رپورٹیں تو ہیں لیکن آج تک اس کا کوئی معمولی سا کارندہ بھی سامنے نہیں آیا اس لئے سرکاری سطح پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ صرف حکومت پر دباؤ بڑھانے کے لئے کبھی کبھی یہ شوشہ چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے"۔ شیوٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" حقیقت یہ ہے شیوٹو کہ یہ مہاکو گروپ فیوگی ٹاسک کے لئے اسلحہ سٹاک کر رہا ہے اور یہ بھی سن لو کہ تمہارے ملک کا کوئی اہم ترین سرکاری ایجنٹ ہے جس کا نام باٹوش ہے۔ وہ دراصل فیوگی ٹاسک یا مہاکو گروپ کا ہی آدمی ہے۔ جب مہاکو گروپ اور زرک گروپ اس جعلی سرکاری لیٹر کے سلسلے میں سامنے آیا تو تمہاری حکومت نے اس باٹوش کے ذمے اس مہاکو گروپ کے خاتمے کا مشن لگایا۔ چنانچہ باچان حکومت کو مطمئن کرنے کے لئے مہاکو گروپ کے خاتمے کا ڈرامہ کھیلا گیا اور چند افراد کو گرفتار کر کے

بطور مہا کو گروپ پیش کر دیا گیا اور پھر ان لوگوں کو بھی ہلاک کر دیا گیا اس طرح تمہاری حکومت مطمئن ہو گئی کہ مہا کو گروپ کا خاتمہ ہو گیا ہے اور تم نے الٹا مجھ پر طنز کیا کہ باچانی ایجنٹ بہت تیز ہیں جبکہ پاکیشیائی ایجنٹ بے حد سست واقع ہوئے ہیں اور یاد ہے تم نے طنزیہ طور پر یہ آفر بھی کی تھی کہ اگر پاکیشیائی ایجنٹ کام نہیں کر پا رہے تو تم باچانی ایجنٹوں کو یہاں بھیج سکتے ہو جس پر میں نے تمہاری ساری باتیں من وعن چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پہنچا دیں۔ جس پر چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس نے مجھے زرک گروپ کی فائل بھی بھجوا دی تاکہ میں خود پڑھ سکوں کہ زرک گروپ کتنا وسیع گروپ تھا۔ یہ گروپ روسیاہی ریاستوں سے حساس اسلحہ بہادرستان کے راستے پاکیشیا سمگل کر کے پھر مخصوص ملکوں کو جس میں باچان بھی شامل ہے پہنچاتا ہے۔ یہ سارا نیٹ ورک ختم کر دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ہی چیف نے ایک اور فائل بھی بھجوائی کہ میں اسے پڑھ کر تمہیں بتا سکوں کہ باچان میں درحقیقت کیا ہو رہا ہے اور میں نے جو کچھ تمہیں بتایا ہے وہ اس فائل میں درج ہے اور آخری بات یہ بھی بتا دوں کہ فیوگی ٹاسک کے پشت پر روسیاہی حکومت ہے وہ باچان کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کر کے فیوگی سٹیٹ پر اپنا قبضہ کرنا چاہتے ہیں اور انہوں نے تمام تیاریاں تقریباً مکمل کر رکھی ہیں اور وہ ایسے حالات کا انتظار کر رہے ہیں کہ اچانک وہ سب کچھ سامنے لا کر اپنا مشن مکمل کر لیں"...... سر سلطان نے پوری

تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو انتہائی ہولناک باتیں ہیں سر سلطان۔ یہ تو باچان کے خلاف انتہائی خوفناک اور بھیانک سازش ہے باچان کی سلامتی کے خلاف۔ اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ تمہاری باتوں پر شاید میں یقین نہ کرتا لیکن تم نے یہ بات کر کے کہ مہا کو گروپ کا خاتمہ بانوش کے ذریعے ہوا ہے، ساری باتیں درست ثابت کر دی ہیں کیونکہ واقعی ایسا ہی ہوا ہے۔ بہرحال میں فوری طور پر اس کے خلاف ایکشن لیتا ہوں اور سر سلطان میں شرمندہ ہوں کہ میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور پاکیشیائی ایجنٹوں کی کارکردگی پر طنز کیا تھا۔ آئی ایم سوری"...... شیوٹو نے انتہائی معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ ابھی وقت ہے تم ان معاملات کو سنبھال سکتے ہو۔ پاکیشیا کو بھی باچان کی سلامتی سے انتہائی دلچسپی ہے"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

"سر سلطان کیا وہ فائل تم مجھے بھجوا سکتے ہو جو چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس نے تمہیں بھجوائی ہے"...... شیوٹو نے کہا۔

"اوہ نہیں شیوٹو۔ دوسروں کی مرتب کردہ فائل پر بھروسہ مت کرو۔ تمہیں حالات کے بارے میں علم ہو گیا ہے اب تم خود ان حالات کی تحقیق کراؤ۔ یہی درست راستہ ہے اور ہاں یہ بتا دوں کہ کوئی جذباتی اقدام مت کرنا ورنہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ صورت حال بگڑ جائے۔ ان حالات میں انتہائی مدبرانہ انداز میں کام کی ضرورت

ہے"...... سرسلطان نے کہا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ۔ پھر بات ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوا تو سرسلطان نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ ان کے چہرے پر انتہائی مسرت اور اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ ظاہر ہے انہوں نے شیوٹو کے طنز کا صرف جواب ہی نہ دیا تھا بلکہ انتہائی بھرپور انداز میں جواب دیا تھا اور شیوٹو کو اس بات کا قائل ہونا پڑا تھا کہ پاکیشیا اور اس کی سیکرٹ سروس ہر لحاظ سے سپر ہے اسی لئے سرسلطان کے چہرے پر مسرت اور اطمینان کے ملے جلے تاثرات نمایاں تھے۔

باٹوش ساحل سمندر پر واقع اپنے ایک مخصوص فلیٹ میں موجود تھا۔ وہ جب بھی کام سے تھک جاتا تھا تو آرام کرنے کی غرض سے خاموشی سے اس فلیٹ پر پہنچ جایا کرتا تھا اور پھر یہاں وہ سارے کام یکلخت ترک کر کے صرف آرام کرتا تھا۔ اس فلیٹ کے بارے میں اس کے اپنے سیکشن والوں کو بھی علم نہ تھا البتہ کسی ایمرجنسی کے سلسلے میں اس سے خصوصی ٹرانسمیٹر فریکونسی پر بات ہو سکتی تھی۔ باٹوش کو یہاں آئے ہوئے آج دوسرا روز تھا اور اس وقت وہ بیڈ پر لیٹا ہوا ایک رسالہ پڑھنے اور شراب پینے میں مصروف تھا کہ اچانک کمرے میں تیز سیٹی کی آواز گونجنے لگی تو باٹوش بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے رسالہ ایک طرف پھینکا اور اچھل کر بیڈ سے اترا اور دیوار میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ سیٹی کی آواز اس الماری میں سے ہی سنائی دے رہی تھی اور یہ ایمرجنسی کال کی نشانی تھی۔

اس نے الماری کھولی اور اندر موجود مخصوص فکسڈ فریکونسی کا
ٹرانسمیٹر اٹھا کر جس میں سے سیٹی کی آواز نکل رہی تھی واپس بیڈ کے
ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر
دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ لائم لائٹ۔ اوور"....... ایک بھاری سی آواز سنائی
دی اور لائم لائٹ کا کوڈ سن کر باٹوش ایک بار پھر اچھل پڑا کیونکہ یہ
کوڈ صرف مہا کو گروپ جسے اب سار کو گروپ کہا جاتا تھا، کے لئے
مخصوص تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ کال اس کے آفس کی طرف سے
نہیں بلکہ سار کو گروپ کی طرف سے کی جا رہی ہے۔

"یس۔ باٹوش اٹنڈنگ یو۔ اوور"....... باٹوش نے کہا۔

"چیف کو سپیشل کال کرو۔ اوور اینڈ آل"....... دوسری طرف
سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو باٹوش نے ہونٹ
چباتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اٹھ کر اس نے اسے واپس
الماری میں رکھا اور پھر الماری میں سے سرخ رنگ کا ایک خصوصی
ساخت کا فون اٹھایا۔ اسے لا کر میز پر رکھا اور اس کا پلگ دیوار میں
موجود ساکٹ میں لگا دیا۔ یہ ایک خصوصی ساخت کا فون تھا جس کی
کال چیک نہ ہو سکتی تھی اور اگر کسی بھی طرح چیک ہو جائے تو درست
الفاظ کسی صورت بھی سنائی نہ دے سکتے تھے اور نہ ٹیپ ہو سکتے
تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اس کو سیکرٹ فون کہا جاتا تھا اور جدید ترین
ٹیکنالوجی کے لحاظ سے اسے واقعی محفوظ ترین فون سمجھا جاتا تھا۔ اس

نے فون آنے پر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر
دیئے۔

"رائل انٹرپرائز"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز
سنائی دی۔

"باٹوش بول رہا ہوں۔ لائم لائٹ۔ چیف سے بات کراؤ"۔
باٹوش نے کہا۔

"ہیلو متاشو بول رہا ہوں باٹوش"....... دوسری طرف سے اس
بار متاشو کی آواز سنائی دی۔ سابقہ مہا کو گروپ اور موجودہ سار کو
گروپ کا چیف۔

"کیا ہوا متاشو۔ کیا ایمرجنسی ہو گئی ہے"....... اس بار باٹوش
نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"تم اس وقت کہاں موجود ہو"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ساحل سمندر پر اپنے خصوصی فلیٹ میں ہوں"....... باٹوش نے
جواب دیا۔

"کیا تمہارے اس پوائنٹ کا علم تمہارے آفس کو نہیں ہے"۔
متاشو نے پوچھا تو باٹوش متاشو کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔
اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"نہیں۔ کیوں کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"....... باٹوش نے
تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا ایمرجنسی میں تمہارے آفس والے تم سے یہاں رابطہ نہیں

کر سکتے"...... مٹاشو نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے مسلسل سوال جاری رکھتے ہوئے کہا۔

"کر سکتے ہیں۔ ٹرانسمیٹر پر وہ رابطہ کر سکتے ہیں۔ لیکن مسئلہ کیا ہے۔ تم بتاتے کیوں نہیں ہو"...... باٹوش نے کہا۔

"تمہارے وارنٹ گرفتاری جاری ہو چکے ہیں اور تمہیں پورے دارالحکومت میں انتہائی شدت سے تلاش کیا جا رہا ہے۔ مجھے تو حیرت ہے کہ انہوں نے تم سے یہاں رابطہ کیوں نہیں کیا"...... مٹاشو نے کہا تو باٹوش کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے سر پر ایٹم بم مار دیا ہو۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کس قسم کا مذاق ہے۔ وارنٹ گرفتاری اور میرے۔ کیا مطلب۔ کیا تم نشے میں تو نہیں ہو"۔ باٹوش نے انتہائی حیرت کی شدت سے تقریباً چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اطمینان سے سنو۔ یہ نہ صرف تمہارے لئے بلکہ ہمارے لئے بھی انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ یہ بات درست ہے کہ تمہیں غدار قرار دے کر تمہارے وارنٹ گرفتاری جاری ہو چکے ہیں اور پھر تمہارا کورٹ مارشل کا بھی حکم دے دیا گیا ہے اور اس وقت نہ صرف تمہاری اپنی تنظیم بلکہ تمام سرکاری تنظیمیں تمہیں انتہائی شد و مد سے تلاش کر رہی ہیں۔ یہ تمہاری خوش قسمتی ہے کہ کوئی ابھی تم تک تمہارے پاس نہیں پہنچ سکا۔ مجھے جب یہ اطلاع ملی تو پہلے تو مجھے

اس پر یقین نہ آیا لیکن جب میں نے اسے کنفرم کیا تو میں بے حد پریشان ہو گیا۔ پھر میں نے اپنے خصوصی ذرائع سے اس کا پس منظر معلوم کیا تو انتہائی حیرت انگیز معلومات ملیں کہ چیف سیکرٹری باچان کو پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ نے باقاعدہ اطلاع دی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے پاکیشیا میں زرک گروپ کا مکمل خاتمہ کر دیا ہے اور اس کے ساتھ ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے خصوصی رپورٹ دی ہے کہ باچان میں مہاکو گروپ کو ختم نہیں کیا گیا بلکہ ڈرامہ کھیلا گیا ہے اور اصل مہاکو گروپ کی بجائے غیر اہم افراد کو سامنے لا کر ہلاک کرا دیا گیا ہے اور یہ سارا کھیل باٹوش نے کھیلا ہے اور اس کا تعلق بھی مہاکو گروپ سے ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جو سب سے خطرناک بات ہوئی ہے وہ یہ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے یہ اطلاع بھی دی ہے کہ مہاکو گروپ یہ اسلحہ باچان کی خفیہ تنظیم فیوگی ٹاسک کے لئے اکٹھا کر رہا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس نے فیوگی ٹاسک کے اصل مقاصد بھی چیف سیکرٹری کو بتا دیئے ہیں۔ یہ اطلاع ملتے ہی چیف سیکرٹری نے خاموشی سے ایس آر ایس کو اس کی تصدیق کا کام سونپ دیا اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ایس آر ایس کے چیف نے جو خفیہ رپورٹ چیف سیکرٹری کو دی ہے اس میں ان ساری باتوں کی اس نے نہ صرف تصدیق کی ہے بلکہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ فیوگی ٹاسک اور مہاکو گروپ کا اصل سرغنہ بھی باٹوش یعنی تم ہو۔ جس پر تمہاری ایجنسی

کے چیف کو بلا کر بریف کیا گیا اور پھر تمہارے وارنٹ گرفتاری جاری ہوئے اور تمہارے کورٹ مارشل کے احکامات جاری کئے گئے اور اب تمہاری تلاش پوری شدت سے ہو رہی ہے"...... متاشو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو باٹوش کا چہرہ جیسے پتھر کا سا ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ میں بال بال بچا ہوں ورنہ اب تک تو وہ مجھے گولی مار چکے ہوتے۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اب کیا ہو گا"...... باٹوش نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں رہی باٹوش کہ تم اب انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ اور صرف فیوگی ٹاسک کے لئے کام کرو جب تک کہ فیوگی ٹاسک کے مقاصد حاصل نہیں ہو جاتے تم اب سامنے نہیں آ سکتے ورنہ تم ہلاک کر دیئے جاؤ گے"...... متاشو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن متاشو فیوگی ٹاسک تو نجانے کب سامنے آئے اور کب اپنے مقصد حاصل کرے تب تک میں کیسے انڈر گراؤنڈ رہ سکتا ہوں"...... باٹوش نے کہا۔

"فیوگی ٹاسک کی خصوصی میٹنگ کال کر لی گئی ہے کیونکہ ظاہر ہے اب حکومت باچان اپنی تمام طاقت فیوگی ٹاسک کے خلاف استعمال کرے گی۔ اب تک تو حکومت باچان اس بارے میں کنفرم نہ تھی اس لئے کام خاموشی سے ہو رہا تھا لیکن اب مزید خاموشی سے کام نہیں ہو سکتا۔ اب تو فیوگی ٹاسک کو کھل کر سامنے آنا پڑے

گا اور اب ہمارے پاس بہرحال اس قدر اسلحہ بھی موجود ہے کہ ہم طویل عرصے تک مسلح جدوجہد بھی کر سکتے ہیں۔ روسیاہ سے مذاکرات مکمل ہوتے ہی فیوگی سٹیٹ کا کھل کر اعلان کر دیا جائے گا اور فیوگی اور اس کے ملحقہ تمام جزیروں پر فیوگی ٹاسک قبضہ کر لے گی۔ روسیاہ فوری طور پر فیوگی سٹیٹ کو تسلیم کرے گا اور روسیاہ گروپ کے تمام دوسرے ملک بھی۔ اس کے بعد جو ہو گا دیکھا جائے گا کیونکہ اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہے لیکن بہرحال اس سارے کام میں دو چار ماہ تو لگ جائیں گے کیونکہ کسی نئے ملک کا قیام بغیر سوچے سمجھے تو نہیں ہو سکتا"...... متاشو نے کہا۔

"ہاں۔ دو چار ماہ تو کیا شاید سال ڈیڑھ سال بھی لگ سکتا ہے اور اب واقعی میرے پاس اور کوئی راستہ بھی نہیں رہا"...... باٹوش نے جواب دیا۔

"حوصلہ ہارنے کی ضرورت نہیں ہے باٹوش۔ تم فیوگی سٹیٹ کے لئے انتہائی اہمیت رکھتے ہو اور لامحالہ تم ہی فیوگی سٹیٹ کی سیکرٹ سروس کے چیف ہو گے اور میرا خیال ہے کہ آج کی میٹنگ میں تمہارے اس عہدے کو باقاعدہ شکل دے دی جائے گی کیونکہ جب تک فیوگی سٹیٹ قائم نہیں ہو جاتی باچان حکومت اور اس کی ایجنسیوں سے اس کو بچانا انتہائی ضروری ہے اور یہ کام تم ہی کر سکتے ہو"...... متاشو نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ اب تو حکومت اور اس کے ایجنٹ

بھوکے کتوں کی طرح فیوگی ٹاسک کے خلاف کام کریں گے اور ان
کی ہر ممکن کوشش ہو گی کہ وہ فیوگی سٹیٹ کے اعلان سے پہلے اس
سارے سیٹ اپ کا خاتمہ کر دیں اور جہاں تک میرا اندازہ ہے کہ یہ
ساری رپورٹ علی عمران کی تیار کردہ ہو گی۔ اس نے مجھے فون کر
کے مہاکو گروپ کے بارے میں پوچھا تھا۔ میں نے اسے اپنے متعلق
نہیں بتایا تھا کہ یہ کام میں نے کیا ہے کیونکہ پھر مجھے ساری تفصیل
اسے بتانی پڑتی۔ میں نے یہ بات انٹر سروسز پر ڈال دی تھی جس پر
اس نے مجھے کہا تھا کہ میں اس بارے میں تفصیل معلوم کر کے اسے
کال کروں لیکن میں نے جان بوجھ کر کال نہیں کی تھی کیونکہ میں
بہرحال اسے کسی قسم کی کوئی تفصیل نہیں بتانا چاہتا تھا اور یہ بھی
ہو سکتا تھا کہ حکومت باچان سرکاری طور پر فیوگی ٹاسک کے خلاف
پاکیشیا سیکرٹ سروس کی خدمات ہائر کر لیں اور اگر ایسا ہو گیا تو پھر
وہ ہمارے لئے واقعی انتہائی خطرناک ثابت ہوں گے"۔ باٹوش نے
کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی تم نے انتہائی اہم بات کی ہے۔ ایسا ہو سکتا
ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں آج خصوصی میٹنگ میں اسے خصوصی طور پر
ڈسکس کروں گا۔ بہرحال ہوشیار رہو۔ میں کل تمہیں کال کر کے
ساری صورت حال بتا دوں گا لیکن کل تک تم نے ہر صورت میں
انڈر گراؤنڈ رہنا ہے"...... مٹاشو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اب ہوشیار رہوں گا۔ اب میں خود

سنبھال لوں گا"...... باٹوش نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری
طرف سے رابطہ ختم ہو جانے پر اس نے رسیور رکھا اور پھر اٹھ کر اس
نے ساکٹ میں سے پلگ نکالا اور فون پیس اٹھا کر واپس الماری میں
رکھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوبارہ وہی ٹرانسمیٹر اٹھا لیا جس پر
پہلے اس نے کال رسیور کی تھی۔ اسے حیرت اس بات پر تھی کہ اس
کے آفس والوں نے اسے اس فریکونسی پر کال کیوں نہیں کیا حالانکہ
یہ فریکونسی ان کے پاس موجود تھی لیکن ٹرانسمیٹر کو غور سے دیکھنے پر
بے اختیار ایک مسکراہٹ اس کے لبوں پر رینگنے لگی کیونکہ اس پر
اس کے آفس کی کالنگ فریکونسی آف تھی۔ نجانے یہ اس نے کب
آف کر دی تھی۔ اسے تو اس کا خیال بھی نہ تھا اور اب اس کی سمجھ
میں بات آئی تھی کہ آفس کی طرف سے اسے کال کیوں نہیں
موصول ہوئی تھی۔ انہوں نے لازماً کال کی ہو گی لیکن چونکہ آفس کے
ساتھ لنکڈ فریکونسی آف تھی اس لئے کال یہاں رسیور نہ ہو سکی۔

"قدرت بھی میرا ساتھ دے رہی ہے۔ گڈ شو"...... باٹوش نے
مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر رکھ کر اس نے الماری بند کی اور
ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اب اس نے خصوصی میک اپ
کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ ایسا میک اپ جسے نہ ہی واش کیا جا سکے اور
نہ چیک کیا جا سکے کیونکہ اب وہ واقعی کوئی رسک نہیں لینا چاہتا
تھا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا وہ فائل پڑھنے میں مصروف تھا جو سر سلطان نے بھجوائی تھی۔ یہ فائل زرک گروپ کے خلاف تھی اور سر سلطان کو ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شاہ کی طرف سے بھجوائی گئی تھی۔

"بہت لمبا چوڑا نیٹ ورک تھا۔ حیرت ہے کہ یہ سارا نیٹ ورک یہاں کام کر رہا تھا اور کسی کو اس کا علم تک نہ تھا"۔ عمران نے فائل بند کر کے اسے میز پر رکھتے ہوئے سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ اگر وہ باچان کا سرکاری جعلی لیٹر سامنے نہ آتا تو اس نیٹ ورک کا علم تک نہ ہوتا۔ بہر حال ملٹری انٹیلی جنس نے اس کیس پر کافی محنت کی ہے اس لئے میں نے کرنل شاہ کو فون کر کے اسے شاباش دی تھی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اچھا کیا۔ اس طرح سپر چیف کی عزت قائم رہتی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بھی بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ عمران موجود ہے"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"عمران تو طویل عرصہ پہلے سر عبدالرحمن کی کوٹھی میں غلیل ہاتھ میں پکڑے پرندوں کو نشانہ بناتے دیکھا گیا تھا جناب البتہ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) موجود ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اتنی ڈگریاں لینے کے باوجود کام تو اب بھی وہ یہی کرتا ہے۔ بہر حال اسے کہو کہ وہ فوری طور پر میرے آفس پہنچ جائے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اب ایک کپ گرم گرم چائے کا پلوا دو"...... عمران نے رسیور رکھ کر بلیک زیرو سے کہا۔

"مگر سر سلطان تو آپ کا انتظار کر رہے ہوں گے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انتظار کا اپنا علیحدہ لطف ہوتا ہے بلیک زیرو اور ان دنوں تو دیر

سے جانا شان بڑھانے کے مترادف ہو گیا ہے۔ تم نے دیکھا نہیں کہ کوئی بھی تقریب ہو عام لوگ تو ویسے ہی دیر سے آئیں گے لیکن مہمان خصوصی تو خاص طور پر دیر سے آئے گا تاکہ اس کی شان میں مزید اضافہ ہو اور عوام اس کا انتظار کریں"....... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو اب آپ سر سلطان کو انتظار کرا کر اپنی شان بڑھانا چاہتے ہیں"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ اب میں چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نمائندہ خصوصی ہوں اور جہاں لفظ خصوصی ساتھ لگ جائے وہاں ہر معاملے میں نقطہ نظر بھی خصوصی ہو جاتا ہے"....... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"سر سلطان انتہائی مصروف آفیسر ہیں اور وہ اب یقیناً آپ کے انتظار میں سارا کام روک کر بیٹھے ہوں گے اس لئے آپ انہیں مزید انتظار نہ کرائیں البتہ وعدہ رہا کہ آپ کے جاتے ہی میں انہیں فون پر کہہ دوں گا کہ وہ آپ کے لئے چائے کا آرڈر دے دیں"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"اچھا اگر تم وعدہ کرتے ہو کہ وہاں مجھے چائے مل جائے گی تو چلو میں اپنی مونچھ نیچی کر کے بغیر انتظار کرائے چلا جاتا ہوں"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ سر سلطان آپ کو چائے تک نہیں پوچھتے

حالانکہ انہیں باقاعدہ انٹرٹینمنٹ الاؤنس حکومت کی طرف سے ملتا ہے"....... بلیک زیرو نے بھی احتراماً اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ملتا ہو گا لیکن وہ یہ الاؤنس اپنی کوٹھی کے کسی چوکیدار یا اس کے کسی رشتہ دار کو دے دیتے ہوں گے۔ ان کے نقطہ نظر سے غریب لوگ اس الاؤنس کے زیادہ حقدار ہوتے ہیں حالانکہ میں نے انہیں کئی بار کہا ہے کہ اس وقت پاکیشیا میں غربت کی جو عام سطح ہے میں تو اس سے بھی نیچے ہوں لیکن وہ میری بات ہی نہیں مانتے۔ ان کا خیال ہے کہ مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف بڑی بھاری رقومات کے چیک دیتا ہے۔ اب میں انہیں کیسے سمجھاؤں کہ گنجی دھوئے گی کیا اور نچوڑے گی کیا"....... عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"اسی لئے تو کہتے ہیں کہ گنجا پن بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے کہ بال دھونے سے جان چھوٹ جاتی ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا اور عمران اس کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے سر سلطان کے آفس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ یا سلطان اعظم"....... عمران نے آفس میں داخل ہوتے ہی انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ آؤ بیٹھو۔ میں نے تمہارے لئے خصوصی طور پر چائے کا آرڈر دے دیا ہے"....... سر سلطان نے

مسکراتے ہوئے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا بلیک زیرو نے واقعی آپ کو فون کر کے چائے کا کہہ دیا ہے۔ حد ہے فضول خرچی کی۔ ایک فون کال اس نے خواہ مخواہ ضائع کر دی"....... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"بلیک زیرو نے تو مجھے کال نہیں کی۔ کیوں کیا مطلب۔ کیا اس نے کال کرنی تھی"....... سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کی کال آنے کے بعد میں نے اسے چائے پلوانے کے لئے کہا تو اس نے مجھے ٹالنا شروع کر دیا۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ وہ کنجوس یونیورسٹی کا وائس چانسلر ہے البتہ اس نے مجھے کہا کہ وہ آپ کو فون کر کے کہہ دے گا کہ آپ مجھے چائے پلوا دیں لیکن میں جانتا تھا کہ وہ کنجوس اعظم صرف مجھے ٹال رہا ہے لیکن آپ نے آتے ہی جب چائے کی بات کی ہے تو میں سمجھا اس نے اپنی کنجوسی کو بالائے طاق رکھ کر فیاضی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک کال خرچ کر دی ہے"۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"اس نے تو کال نہیں کی۔ یہ چائے تو میں نے خود منگوائی ہے اور ساتھ ہی بسکٹ اور سنیکس لانے کا بھی آرڈر دیا ہے"۔ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران کی آنکھیں نہ صرف گول ہو گئیں بلکہ حلقوں میں سرچ لائٹوں کی طرح گھومنے لگ گئیں۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے آج کوئی اہم کام ہے آپ کو مجھ سے"....... عمران نے کہا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ میں یہ چائے تمہاری خوشامد کرنے کے لئے تمہیں پلوا رہا ہوں۔ کیا میں ویسے تمہیں کان سے پکڑ کر تم سے کام نہیں کرا سکتا"....... سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ بھی تو بزرگ ہی کہتے ہیں کہ جو گڑ کھانے سے مر سکتا ہو اسے زہر دے کر مارنے کی کیا ضرورت ہے"....... عمران نے کہا اور سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور چپڑاسی ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا اور عمران واقعی یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ نہ صرف چائے کے برتن ٹرالی پر موجود تھے بلکہ سنیکس اور بسکٹوں کی بھی ورائٹی موجود تھی لیکن ظاہر ہے وہ چپڑاسی کے سامنے کچھ کہہ نہ سکتا تھا اس لئے خاموش بیٹھا رہا۔ چپڑاسی نے چائے کی پیالیاں بنا کر عمران اور سر سلطان کے سامنے رکھیں اور پھر بسکٹس اور سنیکس کی پلیٹیں بھی ان کے سامنے رکھ دیں اور خاموشی سے ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس چلا گیا۔

"کیا آنٹی کو ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا کہ آپ کی تنخواہ میں اضافہ ہو گیا ہے۔ حیرت ہے"....... عمران نے چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"تنخواہ میں اضافہ۔ کیا مطلب۔ کیسا اضافہ"....... سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ چائے اور اس کے ساتھ لوازمات اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی تنخواہ میں اضافہ ہوا ہے اور آنٹی کو اس کا علم نہیں ہو

سکا ورنہ ظاہر ہے آنٹی آپ کو اس قدر فضول خرچ کہاں بننے دے سکتی تھیں"...... عمران نے کہا اور سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"میں نے سوچا کہ تم ہر وقت گلہ کرتے رہتے ہو کہ میں تمہیں چائے نہیں پلواتا اس لئے آج کسر نکال دی ہے لیکن تم نے تو الٹی بھیرویں الاپنا شروع کر دی ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"آپ کچھ بھی کہیں۔ بہرحال آنٹی کو آج ہی اطلاع مل جائے گی"۔ عمران نے کہا۔

"ارے ارے خواہ مخواہ کا فساد نہ ڈلوا دینا۔ وہ مجھ سے زیادہ تمہاری بات پر اعتبار کرتی ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ ان کے فائدے کی بات میں ہی کر سکتا ہوں"۔ عمران نے کہا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"چائے پینے کے ساتھ ساتھ یہ فائل دیکھو"...... سر سلطان نے ایک سائیڈ پر رکھی ہوئی فائل اٹھا کر عمران کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"چائے تو اطمینان سے پی لینے دیجئے"...... عمران نے فائل اٹھا کر ایک طرف رکھتے ہوئے کہا تو سر سلطان بے اختیار مسکرا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد چپڑاسی آکر خالی برتن لے گیا تو عمران نے فائل اٹھا کر سامنے رکھی اور اسے کھول کر پڑھنے لگا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔ سر سلطان خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کر دی۔

"آج رات آپ آنٹی سمیت ڈنر میرے ساتھ کریں"...... عمران نے فائل بند کرتے ہوئے کہا تو سر سلطان بے اختیار چونک پڑے۔ ان کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ یہ اچانک تمہیں کیا ہو گیا ہے"...... سر سلطان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے عمران کی بات ان کے لئے انتہائی غیر متوقع تھی۔

"آپ نے چائے اس فائل کے لئے پلوائی تھی میں جواب میں ڈنر کی آفر دے رہا ہوں۔ ابھی بھی آپ کو اعتراض ہے"...... عمران نے کہا تو سر سلطان نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم یہ کام نہیں کرو گے"...... سر سلطان کا لہجہ یکلخت خشک ہو گیا تھا۔

"کون سا کام"...... عمران نے کہا۔

"یہی فیوگی ٹاسک کو ٹریس کر کے ختم کرنے کا۔ فائل نہیں پڑھی تم نے"...... سر سلطان نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر سلطان۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس پاکیشیا کی سلامتی کے لئے قائم کی گئی ہے باچان کی سلامتی کے تحفظ کے لئے نہیں۔ باچان کے پاس اپنی سیکرٹ ایجنسیاں ہیں۔ انتہائی معروف ایجنٹ ہیں۔ انہیں اپنی سلامتی کا تحفظ خود کرنا چاہئے۔ فیوگی ٹاسک کہیں خلا۔ میں تو نہیں ہو گی۔ ظاہر ہے باچان میں ہی ہو گی"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"انہوں نے اپنی کوشش کر لی ہے لیکن وہ کامیاب نہیں ہو سکے اس لئے تو وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی خدمات حاصل کرنا چاہتے ہیں"....... سر سلطان نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ آپ نے اسی لئے چائے پلوائی تھی کیونکہ آپ کو معلوم تھا کہ میں یہ کام نہیں کروں گا اس لئے میں نے جواب میں ڈنر کی آفر کر دی ہے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ میں سیکرٹ سروس کے ممبران کی زندگیاں کسی دوسرے ملک کی سلامتی کے تحفظ کے لئے داؤ پر لگا دوں"....... عمران نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باچان کی سلامتی سے پاکیشیا کے بھی انتہائی گہرے مفادات متعلق ہیں۔ کیا مجھے اس کی تفصیل بتانی پڑے گی"۔ سر سلطان نے کہا۔

"ہوں گے لیکن میرا فیصلہ یہی ہے کہ ہر ملک کو اپنی سلامتی تحفظ خود کرنا چاہئے اور بس"....... عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو"....... سر سلطان نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔ عمران دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تو تمہارا یہ آخری فیصلہ ہے یا اس میں تبدیلی کی کوئی گنجائش ہے"....... سر سلطان کا لہجہ سرد تھا۔

"جناب میں نے"....... عمران نے بولنا چاہا۔

"ہاں یا ناں میں جواب دو"....... سر سلطان کا لہجہ مزید سرد ہو

تھا۔

"آپ میری بات سمجھنے کی کوشش کریں۔ فیوگی ٹاسک ہمارا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ باچان کا مسئلہ ہے۔ فیوگی ٹاسک کے خلاف کام کرنا باچانیوں کا مسئلہ ہے ہمارا مسئلہ نہیں ہے"....... عمران نے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے میں صدر صاحب کو کہہ دوں گا کہ چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس اس معاملے میں کام سے انکاری ہیں۔ تم جا سکتے ہو"....... سر سلطان نے کہا تو عمران اٹھا۔ اس نے سلام کیا اور واپس مڑ گیا۔ سر سلطان ہونٹ بھینچے خاموشی سے اسے جاتے دیکھتے رہے۔ تھوڑی دیر بعد عمران کی کار تیزی سے اپنے فلیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کے چہرے پر ویسے ہی سنجیدگی طاری تھی۔ گو اسے سر سلطان کو اس انداز میں انکار کرنے پر بے حد دکھ ہوا تھا لیکن وہ اپنی بات پر مصر تھا کہ وہ باچانیوں کی سلامتی کے لئے اپنے ساتھیوں کی زندگیاں داؤ پر کیوں لگائے ۔ اسے معلوم تھا کہ سر سلطان کی ناراضگی وقتی ہو گی اور بعد میں وہ بھی اس کے موقف کے قائل ہو جائیں گے لیکن اس کے باوجود اس انداز میں انکار کی وجہ سے اس کے ذہن پر افسوس اور دکھ کا گہرا تاثر قائم تھا۔ فلیٹ پہنچ کر وہ خاموشی سے سٹنگ روم میں جا کر بیٹھ گیا۔

"صاحب چائے لے آؤں"....... سلیمان نے دروازے پر آ کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں ابھی سر سلطان کے آفس سے چائے پی آیا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"توبہ کر لیجئے۔ اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے۔ آپ ہلکے پھلکے ہو جائیں گے"۔۔۔۔۔۔ سلیمان نے کہا اور آگے بڑھ گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"سلیمان"۔۔۔۔۔۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"جی صاحب"۔۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد سلیمان دوبارہ دروازے پر نمودار ہوا۔

"کس بات کی توبہ کرنے کا مشورہ دے رہے ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں نے کوئی گناہ کیا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ کی کیفیت بتا رہی ہے صاحب کہ آپ نے کسی کا دل دکھایا ہے اور میرے خیال میں اس سے بڑا گناہ اور کوئی نہیں ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے اس لئے توبہ کرنے سے انسان کی روح ہلکی پھلکی ہو جاتی ہے ورنہ آپ کی روح پر موجود یہ بوجھ بڑھتا ہی جائے گا"۔۔۔۔۔۔ سلیمان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

"کیا بات ہے۔ کیا تم نے کوئی وظیفہ یا چلہ تو نہیں کرنا شروع کر دیا کہ تمہیں بس دوسرے کی شکل دیکھ کر سب کچھ معلوم ہو جاتا ہے۔ کیا میرے چہرے پر لکھا ہوا ہے کہ میں نے کسی کا دل دکھایا

ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب انسان کا چہرہ اس کے ذہن اور دل کا آئینہ ہوتا ہے اس لئے آپ جو کچھ کر کے آ رہے ہیں وہ آپ کے چہرے پر صاف پڑھا جا سکتا ہے۔ آپ نے یقیناً سر سلطان کا کسی بات پر دل دکھایا ہو گا حالانکہ وہ انتہائی نیک آدمی ہیں اور یہ بھی مجھے یقین ہے کہ انہوں نے اپنی ذات کے لئے آپ کو کچھ نہیں کہا ہو گا"۔۔۔۔۔۔ سلیمان نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"مجھے حیرت ہے کہ تم اس فلیٹ میں رہتے رہتے بزرگ بنتے جا رہے ہو۔ بہرحال بات تمہاری ٹھیک ہے میں نے واقعی سر سلطان کا دل دکھایا ہے جس کا مجھے انتہائی افسوس ہے لیکن میں صرف سر سلطان کا دل خوش کرنے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کی زندگیاں تو داؤ پر نہیں لگا سکتا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تو آپ کا خیال ہے کہ سیکرٹ سروس کے ارکان کی زندگیوں کا دارومدار آپ پر ہے۔ اگر آپ کسی مشن پر انہیں لے جاتے ہیں تو کیا آپ ان کی زندگیوں کی گارنٹی دے کر لے جاتے ہیں اور سر سلطان کے کہنے پر ان کی زندگیاں داؤ پر لگ جاتی ہیں"۔۔۔۔۔۔ سلیمان نے کہا تو عمران کے چہرے پر بے اختیار ہلکی سی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"تمہاری بات درست ہے۔ زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے لیکن مشن پاکیشیا کی سلامتی کا نہیں باچان کی سلامتی کا

ہے"....... عمران نے کہا تو سلیمان بے اختیار مسکرا دیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ جب آپ کا کوئی ساتھی شدید زخمی ہوتا ہے تو آپ سجدے میں گر کر گڑگڑا کر اس کی زندگی کی دعائیں مانگتے ہیں۔ کیوں مانگتے ہیں۔ کیا اس وقت آپ کی سلامتی کا مسئلہ ہوتا ہے یا کسی دوسرے کی سلامتی کا"....... سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ گڈ شو۔ سلیمان تم نے کمال کر دیا۔ واقعی تم نے میری آنکھیں کھول دیں ہیں۔ دوستوں اور ساتھیوں کی سلامتی مشترکہ ہوتی ہے۔ اوہ۔ اوہ ویری بیڈ۔ میں نے واقعی انتہائی محدود انداز میں سوچا ہے"....... عمران نے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سرسلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ سرسلطان سے بات کراؤ"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ عمران صاحب۔ آپ کے جانے کے بعد صاحب کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی اس لئے انہوں نے باقی مصروفیات منسوخ کر دی ہیں اور وہ آرام کرنے کوٹھی پر چلے گئے ہیں"....... دوسری طرف

سے پی اے نے کہا۔

"اوہ اچھا"....... عمران نے چونک کر کہا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا کیونکہ اب اتنی بات تو وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کے اس صاف انکار نے سرسلطان کو صدمہ پہنچایا ہے۔

"جی صاحب"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ملازم کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ سرسلطان سے بات کراؤ"۔ عمران نے کہا۔

"بڑے صاحب بیمار ہیں جناب۔ ڈاکٹر انہیں چیک کر رہے ہیں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ میں خود آرہا ہوں"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے اٹھا اور پھر تقریباً دوڑتے ہوئے انداز میں بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"کیا ہوا صاحب"....... سلیمان نے پریشان ہو کر کچن سے باہر آتے ہوئے پوچھا۔

"سرسلطان کو میرے انکار سے اس قدر صدمہ پہنچا ہے کہ وہ بیمار ہو گئے ہیں۔ میں ان کی کوٹھی جا رہا ہوں"....... عمران نے دروازے کے قریب پہنچ کر مڑتے ہوئے کہا۔

"ان کا قصور نہیں ہے جناب۔ انہیں آپ پر مان تھا اس لئے آپ کے انکار کے بعد ان کی یہ حالت تو ہونی ہی تھی"....... سلیمان نے

دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور عمران ہونٹ بھینچے تیزی سے مڑا اور پھر کئی کئی سیڑھیاں اکٹھی پھلانگتا ہوا وہ نیچے سڑک پر پہنچا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے سر سلطان کی رہائش گاہ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کوٹھی کا پھاٹک کھلا ہوا تھا۔ عمران نے کار پورچ میں روکی اور پھر اچھل کر وہ نیچے اترا اور دوڑتا ہوا اندرونی طرف کو بڑھ گیا۔

"صاحب سلام"...... ایک طرف موجود ایک ملازم نے سلام کرتے ہوئے کہا۔

"کیا حال ہے سر سلطان کا"...... عمران نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"ابھی ڈاکٹر صاحب اندر ہیں۔ بڑی بیگم صاحبہ بھی اندر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرم کرے"...... ملازم نے کہا تو عمران نے ایک بار پھر بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور تھوڑی دیر بعد وہ سر سلطان کے مخصوص کمرے میں دروازہ کھول کر داخل ہوا تو سر سلطان بیڈ پر لیٹے ہوئے تھے اور ڈاکٹر صدیقی ان کے ساتھ کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ سر سلطان کی بیگم بھی دوسری طرف کھڑی تھیں۔ ان کے چہرے پر شدید ترین پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ سر سلطان کی آنکھیں بند تھیں۔

"کیا ہوا ہے انہیں۔ ڈاکٹر صدیقی کیا ہوا ہے"...... عمران نے سر سلطان کی بیگم کو سلام کرتے ہوئے ڈاکٹر صدیقی سے مخاطب ہو

کر انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب انہیں کوئی اچانک صدمہ پہنچا ہے۔ بہرحال گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے جلد ٹھیک ہو جائیں گے"...... ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیا۔

"عمران بیٹے یہ بتاتے ہی نہیں کہ انہیں کیا صدمہ پہنچا ہے۔ میں تو شدید پریشان ہوں"...... سر سلطان کی بیگم نے تقریباً روتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آنٹی پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ انہیں کیا ہوا ہے۔ ابھی سر سلطان کو دوبارہ چاق و چوبند کر دوں گا"۔ عمران نے کہا۔

"اللہ تعالیٰ تمہاری زبان مبارک کرے بیٹے"...... سر سلطان کی بیگم نے کہا۔

"کیا یہ بے ہوش ہیں یا سو رہے ہیں"...... عمران نے ڈاکٹر صدیقی سے پوچھا کیونکہ سر سلطان اسی طرح آنکھیں بند کئے لیٹے ہوئے تھے۔

"میں نے انہیں سکون آور انجکشن لگایا ہے تاکہ ذہن پر موجود دباؤ ہلکا ہو جائے۔ یہ ابھی دس پندرہ منٹ بعد ٹھیک ہو جائیں گے"...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا ہوا ہے بیٹے تم کہہ رہے ہو کہ تم جانتے ہو کہ کیا ہوا ہے۔ کچھ مجھے تو بتاؤ"...... سر سلطان کی بیگم نے کہا۔

"کوئی خاص بات نہیں ہے آنٹی۔ سرسلطان نے مذاق کو سنجیدہ سمجھ لیا ہے۔ ایک مشن کے سلسلے میں انہوں نے مجھ سے بات کی تو میں نے انکار کر دیا۔ بس وہ بگڑ گئے۔ میں نے مذاق کو قدرے طویل کر دیا تو ان کی طبیعت بگڑ گئی حالانکہ میں نے کام شروع کر دیا تھا۔ میں چاہتا تھا کہ سرسلطان کو اچانک یہ سرپرائز دوں کہ کام ہو چکا ہے لیکن پھر مجھے اطلاع ملی کہ سرسلطان کی طبیعت بگڑ گئی ہے اور وہ کوٹھی چلے گئے ہیں تو میں سمجھ گیا کہ کیا ہوا ہے اس لئے میں یہاں آیا ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ بیٹے ایسا مذاق مت کیا کرو۔ یہ تو تمہیں اس قدر چاہتے ہیں کہ یہاں گھر میں بھی ہر وقت یہ تمہارے ہی قصیدے پڑھتے رہتے ہیں۔ تمہارے مذاق اور انکار سے انہیں یقیناً دکھ پہنچا ہے"۔ سرسلطان کی بیگم نے کہا۔

"یہی غلطی ہو گئی ہے آنٹی۔ میری تو کیا میرے ڈیڈی کی بلکہ ڈیڈی کے ڈیڈی کی بھی توبہ"....... عمران نے دونوں ہاتھوں سے اپنے کان پکڑتے ہوئے کہا تو سرسلطان کی بیگم کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر صدیقی بھی بے اختیار مسکرا دیئے۔ اسی لمحے سرسلطان کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد انہوں نے آنکھیں کھول دیں۔

"ارے یہ کیا ہوا ڈاکٹر صدیقی۔ آپ"....... سرسلطان نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"لیٹے رہیئے۔ آپ کی طبیعت خراب ہے۔ لیٹے رہیئے"....... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔ اسی لمحے عمران نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے دونوں کان پکڑ لئے۔

"ارے عمران تم بھی یہاں ہو۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے اور یہ تم نے اپنے کان کیوں پکڑ رکھے ہیں۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے"۔ سرسلطان نے بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔ ان کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔

"میری توبہ۔ میرے ڈیڈی کی توبہ۔ میرے دادا کی توبہ۔ میرے پڑدادا کی توبہ"....... عمران نے اسی طرح دونوں ہاتھوں سے کان پکڑے پکڑے توبہ شروع کر دی۔

"یہ کیا بکواس کر رہے ہو۔ نانسنس۔ یہ کیا کہہ رہے ہو" سرسلطان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"پہلے آپ مجھے معاف کر دیں ورنہ میں ابھی سب کے سامنے مرغا بن کر بانگ دینا شروع کر دوں گا"....... عمران نے کہا تو سرسلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"اچھا معاف کیا۔ تم یہ ڈرامہ پلیز مت کرو۔ یہ سب کیا بکواس ہے۔ ڈاکٹر صدیقی آپ کو کس نے بلایا ہے۔ میں تو ویسے ہی بس آرام کرنے گھر آ گیا تھا"....... سرسلطان نے کہا۔

"اب آپ واقعی ٹھیک ہیں اس لئے اب مجھے اجازت دیں"۔ ڈاکٹر صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

"میں آپ کے لئے اور عمران بیٹے کے لئے چائے بھجواتی ہوں"۔ سرسلطان کی بیگم نے بھی سرسلطان کو دیکھ کر اور ڈاکٹر صدیقی کی بات سن کر انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے کمرے سے باہر چلے گئے۔

"یہ کیا شرارت تھی۔ یقیناً یہ سب تم نے کیا ہوگا"۔ سرسلطان نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا جو اب بڑے اطمینان بھرے انداز میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

"میں نے آپ کے آفس فون کیا تو آپ کے پی اے نے بتایا کہ آپ کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی ہے اور آپ گھر چلے گئے ہیں جس پر میں نے یہاں فون کیا تو پتہ چلا کہ ڈاکٹر صاحب پہنچ چکے ہیں۔ چنانچہ میں بھاگتا ہوا یہاں آیا تاکہ کہیں آپ اپنی وصیت میں تبدیلی نہ کر دیں"...... عمران نے کہا تو سرسلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"تمہارا شکریہ کہ تم نے میرے لئے اتنا کچھ کیا"...... سرسلطان نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"میں نے معافی مانگ لی ہے اور توبہ کر لی ہے اس لئے اب آپ دوبارہ بیمار ہونے کی کوشش نہ کریں۔ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس فیوگی ٹاسک کے خلاف کام کرے گی"...... عمران نے کہا تو سرسلطان بے اختیار چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگے۔ ان کے چہرے پر یکلخت مزید سنجیدگی کی تہہ چڑھتی چلی گئی۔

"نہیں اب ایسا نہیں ہوگا۔ تم صرف اس لئے اقرار کر رہے ہو

کہ تمہارا خیال ہے کہ تمہارے انکار کی وجہ سے میری طبیعت بگڑ گئی ہے۔ ٹھیک ہے مجھے ذاتی طور پر تمہارے اس صاف جواب نے شدید صدمہ پہنچایا تھا لیکن اب جو کچھ ہونا تھا ہو چکا ہے۔ میں نے چیف سیکرٹری باچان سے معذرت کر لی ہے اس لئے اب اس بات کو چھوڑو اور کوئی اور بات کرو"...... سرسلطان نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ملازم ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا اور اس نے چائے کے برتن میز پر لگانے شروع کر دیئے۔

"آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے جناب کہ میں آپ کی طبیعت بگڑنے کے خطرے سے اقرار کر رہا ہوں۔ مجھے تو آپ کی طبیعت بگڑنے کا علم ہی اس وقت ہوا جب میں نے رضامندی کا کاشن دینے کے لئے آپ کو فون کیا۔ البتہ اس کایا پلٹ میں سپر چیف آف سیکرٹ سروس کا ہاتھ ہے"...... عمران نے چائے کی پیالی اٹھا کر سرسلطان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"سپر چیف۔ کیا مطلب۔ کیا بلیک زیرو کی بات کر رہے ہو"۔ سرسلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس سے تو ابھی ملاقات ہی نہیں ہوئی۔ میرا مطلب ہے آغا سلیمان پاشا جو ہم دونوں کی عدم موجودگی میں چیف بنتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سرسلطان کے چہرے پر مزید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا مطلب۔ سلیمان کا اس سرکاری کام سے کیا تعلق"۔

سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بظاہر تو کوئی تعلق نہیں ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ اس نے میری آنکھیں کھول دیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ آخر تم کہنا کیا چاہتے ہو"...... سر سلطان نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے فلیٹ پر جانے اور پھر سلیمان سے ہونے والی تمام گفتگو لفظ بلفظ دوہرا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ سلیمان نے واقعی کمال کر دیا کہ تم جیسے مہا عقلمند کو سیدھا کر دیا"...... سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس نے جب سے حریرے مقوی دماغ کھانے شروع کئے ہیں لگتا ہے اس کے ذہن کے سارے خلیے روشن ہو گئے ہیں۔ بہرحال مجھے واقعی سمجھ آ گئی ہے کہ پاکیشیا کی سلامتی کا اس کے دوست ممالک کی سلامتی سے گہرا تعلق ہے اس لئے مجھے واقعی پاکیشیا کے دوستوں کی سلامتی کے لئے بھی اتنی ہی جدوجہد کرنی چاہئے جتنی میں پاکیشیا کی سلامتی کے لئے کرتا ہوں"...... عمران نے کہا تو سر سلطان نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"عمران بیٹے وزارت خارجہ کا سیکرٹری ہونے کے ناطے مجھے وہ کچھ معلوم ہوتا ہے جو شاید کم ہی لوگوں کو ہو۔ باچان کے ساتھ پاکیشیا کے جو معاہدے ہیں اور جو تعلقات ہیں اور جس طرح باچان پاکیشیا کی ترقی کے لئے ہر لحاظ سے مدد کر رہا ہے یہ اس قدر ہے کہ ان کی لفظوں میں وضاحت ہی نہیں کی جا سکتی۔ کافرستان اور اسرائیل حتی

کہ ایکریمیا نے بھی باچان پر زبردست دباؤ ڈالا کہ وہ پاکیشیا کی مدد سے ہاتھ کھینچ لے لیکن باچان نے ان کے دباؤ کا ہر سطح پر مقابلہ کیا اور اگر باچان تقسیم ہو جاتا اور فیوگی سٹیٹ قائم ہو جاتی تو باچان کو جو نقصان پہنچے گا سو پہنچے گا سب سے زیادہ نقصان پاکیشیا کو پہنچے گا اس لئے میں چاہتا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس تنظیم کے خلاف کام کرے۔ پھر چیف سیکرٹری باچان آنریبل شیوٹو نے بھی وہ سب کچھ سمجھتے ہوئے مجھ سے ذاتی درخواست کی تھی کیونکہ جب انہیں میں نے بتایا کہ پاکیشیا میں اسلحہ سپلائی کرنے والے زرک گروپ کے رابطے روسیاہی ریاستوں سے تھے تو وہ یہ سارا کھیل سمجھ گئے۔ انہیں معلوم ہو گیا کہ اس فیوگی ٹاسک کے پیچھے روسیاہ کی طاقت موجود ہے اور باچانی ایجنٹ اس کے خلاف موثر طور پر کام نہ کر سکیں گے۔ اس کے علاوہ باچان کا سب سے معروف ایجنٹ باٹوش ہے اور وہ فیوگی ٹاسک کے ساتھ ہے۔ یہ ساری باتیں سامنے رکھ کر انہوں نے سرکاری طور پر اور ذاتی طور پر درخواست کی تھی لیکن تم نے جس طرح صاف انکار کر دیا اس سے واقعی مجھے بے حد دکھ پہنچا تھا کہ تمہیں اب چلو میری ذات پر نہ سہی پاکیشیا کے مفاد کے بارے میں بھی سمجھنے کی صلاحیت نہیں رہی"...... سر سلطان جب بولنے پر آئے تو مسلسل بولتے چلے گئے۔

"واقعی مجھ سے غلطی ہو گئی تھی۔ بہرحال میں انسان ہوں۔ میں نے اسے اس گہرے انداز میں نہ دیکھا تھا البتہ اب آپ بے فکر رہیں

پاکیشیا سیکرٹ سروس اس فیوگی ٹاسک کے خلاف بھرپور انداز میں کام کرے گی اور انشاء اللہ ہم اس کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر میں چیف سیکرٹری شیوٹو کو اطلاع کر دوں"۔ سر سلطان نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لیکن آپ انہیں کہہ دیں کہ وہ اس کا پروپیگنڈہ نہ کریں ہم وہاں اپنے طور پر کام کریں گے اور جب ضرورت ہو گی ہم ان سے رابطہ کر لیں گے"...... عمران نے کہا تو سر سلطان نے اثبات میں سر ہلایا اور عمران ان سے اجازت لے کر کمرے سے باہر آ گیا۔

فیوگی جزیرہ باچان کا دوسرا بڑا جزیرہ تھا اور یہ جزیرہ ٹاکیو جزیرے سے ہٹ کر قدرے جنوب مشرق میں تھا۔ اس بڑے جزیرے کے گرد چھوٹے چھوٹے چار اور جزیرے تھے لیکن یہ چھوٹے جزیرے بھی بہرحال آباد تھے اور باچان کا حصہ تھے۔ فیوگی جزیرہ ٹاکیو کے بعد سب سے ترقی یافتہ جزیرہ تھا۔ اس جزیرے کے مغربی حصے میں سیاحوں کے لئے خصوصی تفریح گاہیں، ہوٹل اور کلب وغیرہ بنائے گئے تھے اس لئے اس حصے کو ٹورسٹ ایریا کہا جاتا تھا اور یہ حصہ واقعی اس قدر خوبصورت اور ترقی یافتہ تھا کہ یہاں دنیا بھر کے سیاح ہر وقت تقریباً بھرے رہتے تھے۔ اس ٹورسٹ ایریئے کے ایک شاندار آٹھ منزلہ کنگ ہوٹل کے نیچے بنے ہوئے خفیہ تہہ خانوں میں فیوگی ٹاسک کا خفیہ ہیڈ کوارٹر قائم کیا گیا تھا لیکن اس ہیڈ کوارٹر کا راستہ اس ہوٹل سے نہ جاتا تھا بلکہ اس کا راستہ قریب ہی ایک اور پرائیویٹ کلب

میں رکھا گیا تھا۔ اس کا نام فیوگی شوٹنگ کلب تھا جبکہ فیوگی ٹاسک
کی طرف سے اب تک جو اسلحہ خریدا گیا تھا وہ فیوگی کے گرد چار
جزیروں میں خفیہ طور پر محفوظ کیا گیا تھا۔ شوٹنگ کلب کے ایک
آفس نما کمرے میں اس وقت باٹوش ایک میز کے پیچھے ریوالونگ
چیئر پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے مستقل نوعیت کا ایسا میک اپ کر لیا
تھا جو نہ ہی کسی میک اپ واشر سے واش ہو سکتا تھا اور نہ اسے کسی
بھی صورت چیک کیا جا سکتا تھا اس لئے اب وہ ایک مختلف آدمی تھا
اور اس روپ میں اس کا نام راسکو تھا اور اسے فیوگی ٹاسک کا چیف
سیکورٹی آفیسر مقرر کیا گیا تھا اور یہ اس کا آفس تھا جبکہ فیوگی ٹاسک
کے لئے کام کرنے والا ایک انتہائی تربیت یافتہ گروپ اسے مختلف
سرگرمیوں کے لئے دیا گیا تھا۔ فیوگی ٹاسک کے انتہائی اہم اجلاس
میں یہ طے کیا گیا تھا کہ روسیاہ میں آئندہ الیکشن جو چھ ماہ بعد ہونے
والے ہیں ان الیکشن کے بعد فیوگی سٹیٹ کا باقاعدہ اعلان کیا جائے گا
اور روسیاہ نہ صرف اس سٹیٹ کو علیحدہ ملک کے طور پر تسلیم کرے
گا بلکہ سٹیٹ کی حفاظت کے لئے ایک معاہدے کے تحت اپنی فوج
بھی اتار دے گا۔ فیوگی جزیرے کے گرد چاروں جزیروں میں ایسے
خفیہ سٹیشن بھی تیار کئے جا رہے تھے جہاں انتہائی خوفناک میزائل
نصب کئے جانے تھے تاکہ اگر ایکریمیا باچان کی حمایت میں سامنے
آئے تو اس کا مقابلہ کیا جا سکے۔ یہ سب تیاریاں تو جاری تھیں لیکن
راسکو کی ڈیوٹی یہ تھی کہ جب تک فیوگی سٹیٹ کا باقاعدہ اعلان نہیں

ہوتا اسے فیوگی ٹاسک کے ہیڈ کوارٹر اور اس کی تمام تنصیبات کو
باچانی ایجنٹوں سے محفوظ رکھنا ہے۔ یہ اطلاع بھی انہیں مل چکی تھی
کہ حکومت باچان نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو فیوگی ٹاسک کے
خلاف کام کرنے کے لئے بھیجنے کی درخواست کی تھی لیکن پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے چیف نے صاف انکار کر دیا تھا اور حقیقت یہ ہے
کہ اس اطلاع کے بعد باٹوش نے دل ہی دل میں اطمینان کا سانس
لیا تھا کیونکہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی صلاحیت سے اچھی
طرح واقف تھا۔ باچانی ایجنٹوں حتیٰ کہ ایکریمین ایجنٹوں کی بھی
اسے فکر نہ تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وہ ان کے خلاف مؤثر دفاع
کر لے گا۔ اس وقت بھی وہ اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے
مطالعے میں مصروف تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو باٹوش نے ہاتھ
بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ راسکو بول رہا ہوں"...... باٹوش نے کہا۔

"متاشو بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے فیوگی ٹاسک کے
چیف متاشو کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ کیا کوئی خاص بات ہے جو اس طرح براہ راست کال کی
ہے"...... باٹوش نے چونک کر پوچھا کیونکہ متاشو اس طرح کی براہ
راست کال شاذونادر ہی کیا کرتا تھا۔

"ہاں۔ انتہائی اہم اطلاع ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے فیوگی
ٹاسک کے خلاف کام کرنے کی حامی بھر لی ہے"...... دوسری طرف

سے کہا گیا تو باٹوش بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ لیکن پہلے تو انہوں نے انکار کر دیا تھا۔ پھر کیا ہوا"۔ باٹوش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تو معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ کایا پلٹ کیسے ہوئی۔ بہرحال چیف سیکرٹری باچان کو پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان نے فون پر یہ اطلاع دی ہے۔ ہم نے وہاں باقاعدہ چیکنگ کرا رکھی ہے اس لئے جیسے ہی کال موصول ہوئی ہمیں فوراً اطلاع مل گئی البتہ سر سلطان نے چیف سیکرٹری سے کہا ہے کہ وہ اس بات کو اوپن نہ کریں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں اپنے طور پر کام کرے گی اور جب ضرورت پڑے گی وہ ان سے رابطہ کر لے گی"...... متاشو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ انہیں بھی علم ہو جائے گا کہ اس بار ان کا واسطہ کس سے پڑنے والا ہے"...... باٹوش نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو علی عمران ہی لیڈ کرے گا اور یہ علی عمران تمہارا گہرا دوست ہے۔ کیا اس پر تم اپنی شناخت ظاہر کرو گے"...... متاشو نے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اسے یہ اطلاع بہرحال مل چکی ہو گی کہ باٹوش اب باچان حکومت کو چھوڑ کر فیوگی ٹاسک میں شامل ہو چکا ہے اور اسے یہ بھی معلوم ہے کہ اب اس کا مقابلہ بہرحال باٹوش سے ہو گا"...... باٹوش نے کہا۔

"پھر تم اس کے مقابل کیا پلاننگ کرو گے"...... متاشو نے کہا۔

"پلاننگ کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ کس انداز میں کام کرتے ہیں اور ان کا خاتمہ کس طرح کیا جا سکتا ہے اس لئے جیسے ہی وہ باچان میں قدم رکھیں گے موت ان پر جھپٹ پڑے گی"...... باٹوش نے کہا۔

"میرا خیال تھا کہ تم اس وقت تک اس کے مقابل نہ آؤ جب تک وہ ہمارے کسی خاص سراغ تک نہ پہنچ جائے۔ آخر وہ یہاں آ کر پہلے ہمارا سراغ لگائے گا تب ہی کچھ کر سکے گا۔ اب ویسے ہوا میں تو پتھر مارنے سے رہا"...... متاشو نے کہا۔

"نہیں متاشو۔ اسے وقت دینے کا مطلب ہے کہ ہم اپنے پیروں پر خود کلہاڑی مار لیں۔ وہ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے کا عادی ہے اور انتہائی حیرت انگیز انداز میں اصل سراغ تک پہنچ جاتا ہے اس لئے میں اسے اور اس کے ساتھیوں کو ایک لمحے کی ڈھیل دینے کا روادار نہیں ہوں۔ جیسے ہی وہ ٹاکیو ایئرپورٹ پر اتریں گے ان پر حملے شروع ہو جائیں گے اور اس وقت تک مسلسل ہوتے رہیں گے جب تک وہ ہلاک نہ ہو جائیں۔ میں انہیں سنبھلنے کا موقع ہی نہیں دینا چاہتا"...... باٹوش نے کہا۔

"کیا تم کسی گروپ کو ہائر کرو گے"...... متاشو نے کہا۔

"ہاں۔ ایک نہیں بلکہ کئی گروپ اور میں خود ٹاکیو میں اس

وقت تک رہوں گا جب تک معاملات فائنل نہیں ہو جاتے"۔ باٹوش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے اصل حلیوں میں ہی آئیں"...... متاشو نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ اصل حلیوں میں ہی آئیں گے کیونکہ عمران ہمیشہ دوسروں کی غلطیوں سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ اسے پہچان لیا جائے گا تو پھر اس پر حملہ کیا جائے گا اور پھر وہ حملہ آوروں کو پکڑ کر ان کے ذریعے آگے بڑھتا جائے گا لیکن اگر ایسا نہ بھی ہوا تب بھی بہرحال اسے پہچان لیا جائے گا۔ میں پورے ٹاکیو میں اس کی شناخت کے لئے جال بچھا دوں گا۔ یہ سارے کام مجھے آتے ہیں"...... باٹوش نے کہا۔

"اوکے وش یو گڈ لک"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور باٹوش نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر وہ کچھ دیر تک بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے رسیور اٹھایا اور فون کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ وہ اب ایک حتمی پلان سوچ چکا تھا اور اسے یقین تھا کہ وہ اس پلان کے تحت بڑی آسانی سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

شاندار انداز میں سجے ہوئے کمرے میں صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کے ساتھ ساتھ جولیا اور صالحہ بھی موجود تھیں۔ یہ ناراک کے ایک بڑے ہوٹل کا کمرہ تھا اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت پاکیشیا سے یہاں پہنچا تھا۔ ایئرپورٹ سے وہ سب سیدھے اسی ہوٹل میں آئے تھے۔ یہاں ان سب کے لئے کمرے پہلے سے بک تھے۔ یہ کمرہ جس میں وہ موجود تھے عمران کے نام پر بک تھا اس لئے وہ سب اس وقت اس کمرے میں موجود تھے۔ عمران انہیں وہاں ٹھہرنے کا کہہ کر خود باہر چلا گیا تھا اور اب تک اسے گئے ہوئے ایک گھنٹہ ہو گیا تھا لیکن اس کی واپسی نہ ہوئی تھی اور اس ایک گھنٹے میں وہ دو بار ہوٹل سروس سے ہاٹ کافی منگوا کر پی چکے تھے۔

"یہ عمران آخر ہمارے ساتھ ایسا سلوک کیوں کرتا ہے"۔ اچانک تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیسا سلوک"...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔ باقی ساتھی بھی چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"اب دیکھو ایک گھنٹہ ہو گیا ہے لیکن اس کی واپسی ہی نہیں ہوئی۔ کیا ہم فالتو اور فضول لوگ ہیں"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہارا کمرہ علیحدہ موجود ہے اگر تمہیں یہاں بیٹھنا پسند نہیں ہے تو تم اپنے کمرے میں چلے جاؤ"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اسے شاید عمران کی عدم موجودگی میں تنویر کی عمران کے متعلق یہ بات اچھی نہ لگی تھی۔

"میں کیسے جا سکتا ہوں۔ تم جو یہاں موجود ہو"...... تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور تنویر ایک لمحے کے لئے تو انہیں حیرت سے ہنستے ہوئے دیکھتا رہا لیکن پھر خود بھی آہستہ سے ہنس پڑا۔ شاید اب اسے سمجھ آئی تھی کہ اس نے کیا بات کر دی ہے۔

"تو تم صرف میری وجہ سے یہاں بیٹھے ہوئے ہو"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیونکہ تم بہرحال ڈپٹی چیف ہو"...... تنویر نے جواب دیا اور اس بار جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

"جولیا اگر تم ناراض نہ ہو تو ایک بات کہوں"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیسی بات"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔ باقی ساتھی بھی حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگے۔

"تمہارے بارے میں جتنے سچے جذبات تنویر کے ہیں اتنے عمران کے نہیں ہیں اس لئے تمہیں تنویر کے ان جذبات کی قدر کرنی چاہئے"۔ صالحہ نے کہا۔

"عمران کے تو میرے بارے میں سچے جھوٹے تو ایک طرف سرے سے جذبات ہی نہیں ہیں"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صالحہ کے ساتھ ساتھ تنویر بھی اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"اگر تمہیں خود اس بات کا احساس ہے تو پھر"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو کیا یہ ضروری ہے کہ جذبات جس کے بھی ہوں ان کا جواب دیا جائے۔ کیا تم خود اس تجربے سے نہیں گزر رہیں"...... جولیا نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم نے میرے بارے میں کیسے کہہ دیا کہ میں ان جذبات کے تجربے سے گزر رہی ہوں حالانکہ ایسی تو کوئی بات نہیں ہے"۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا دل اس بارے میں خود ہی گواہی دے رہا ہو گا۔ بہرحال چھوڑو ان باتوں کو ہم نے یہ سوچنا ہے کہ ہمارا اس بار مشن کیا ہے۔ میں نے راستے میں عمران سے پوچھنے کی بے حد کوشش کی ہے

لیکن وہ ایسا پتھر ہے کہ اس سے سر تو ٹکرایا جا سکتا ہے لیکن اس سے کچھ حاصل نہیں کیا جا سکتا"...... جولیا نے ایسے لہجے میں کہا کہ سوائے تنویر کے باقی سب بے اختیار زیر لب مسکرا دیئے۔

"ایک تو یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ چیف نے تمہیں ڈپٹی چیف کیا صرف ڈیکوریشن کے لئے بنایا ہے کہ ڈپٹی چیف تم ہو لیکن تمہیں وہ مشن کے بارے میں کچھ بھی نہیں بتاتا اور عمران جو سیکرٹ سروس کا ممبر ہی نہیں ہے اسے سب کچھ معلوم ہوتا ہے"۔ تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے چیف کی منت تو نہیں کی تھی کہ وہ مجھے ڈپٹی چیف بنائے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ تم نے منت کی ہے۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ اسے عمران کے مقابلے میں تمہیں اہمیت دینی چاہئے"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چیف جو کچھ کرتا ہے سوچ سمجھ کر ہی کرتا ہے اور اس کے پیش نظر بہرحال ملک کا مجموعی مفاد ہوتا ہے۔ کسی کے جذبات نہیں ہوتے"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ سارا مفاد عمران تک ہی محدود ہو کر رہ گیا ہے"۔ تنویر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور عمران مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"ارے مجھے کسی نے بتایا ہی نہیں کہ یہاں دولہا کا شدت سے

انتظار ہو رہا ہے۔ میں خواہ مخواہ میرج بیورو آفس تلاش کرتا رہا"۔ سلام دعا کے بعد عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور ان کے ساتھ ہی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"منہ دھو رکھو تجھے۔ تمہارے دولہا بننے کی حسرت کبھی پوری نہیں ہو سکتی"...... دوسرے کسی کے بولنے سے پہلے ہی تنویر نے کہا۔

"چلو دولہا نہ سہی یک لہا سہی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یک لہا۔ کیا مطلب"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے میں نے تمہیں بھی ساتھ شامل کر لیا تھا اس لئے دو کا ہندسہ کہا تھا لیکن اب تمہارے احتجاج پر میں نے تمہارا نام کٹ کر دیا ہے اس لئے اب دولہا کی بجائے یک لہا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ویسے عمران صاحب اس لہا کا کیا مطلب ہوتا ہو گا"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں یہ لحاف کا مخفف ہو گا اور بیگم کے خوف سے چونکہ کپکپاہٹ بڑھ جاتی ہو گی اس لئے ایک کی بجائے دو لحاف ڈال دیئے جاتے ہوں گے"...... عمران نے کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"یہ فضول باتیں چھوڑو یہ بتاؤ کہ اس بار ہمارا مشن کیا ہے"۔ جولیا نے شاید موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا چیف نے تمہیں کچھ نہیں بتایا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اس نے کہا تھا کہ تم مشن کے بارے میں خود ہی ہمیں بتاؤ گے"...... جولیا نے کہا۔

"حد ہے۔ اب بولنے میں بھی کنجوسی شروع ہو گئی ہے۔ بہرحال میں بتا دیتا ہوں اس لئے کہ اس بار مقابلہ انتہائی سخت ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ بعد میں ہم میں کسی کے پاس واقعی بات کرنے کا بھی وقت نہ ہو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب کے چہروں پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں ہو گئے کیونکہ عمران کی یہ سنجیدگی بتا رہی تھی کہ مشن انتہائی سخت ہے۔

"باچان پاکیشیا کا دوست ملک ہے اور باچان کے ساتھ پاکیشیا کے ایسے معاہدے موجود ہیں کہ جن سے پاکیشیا کو انتہائی دور رس مفادات حاصل ہو رہے ہیں۔ خاص طور پر پاکیشیا کی ترقی میں باچان کی ٹیکنالوجی کا کافی ہاتھ ہے اور باچان کو ٹکڑوں میں تقسیم کرنے کی ایک روسیاہی سازش کی جا رہی ہے۔ تم سب کو معلوم ہے کہ باچان کئی چھوٹے بڑے جزیروں پر مشتمل ایک ملک ہے۔ اس میں فیوگی جزیرہ خاصا اہم ہے۔ اس فیوگی جزیرے کے گرد چار چھوٹے جزیرے ہیں۔ ایک خفیہ تنظیم جس کا خفیہ نام فیوگی ٹاسک ہے

فیوگی اور اس کے گرد موجود چار چھوٹے جزیروں کو باچان سے علیحدہ کر کے علیحدہ ملک فیوگی سٹیٹ بنانے کے لئے کام کر رہی ہے۔ یہ سارا کام روسیاہ کی پشت پناہی سے ہو رہا ہے اور اس قدر خفیہ طور پر ہو رہا ہے کہ حکومت باچان کو بھی اس کا علم نہ ہو سکا۔ فیوگی ٹاسک نے ایک اور گروپ بنایا ہوا تھا جس کا نام مہاکو گروپ تھا۔ یہ مہاکو گروپ پاکیشیا کے ایک زرک گروپ سے انتہائی حساس نوعیت کا اسلحہ حاصل کرتا تھا اور زرک گروپ یہ اسلحہ روسیاہی ریاستوں سے بہادرستان کے راستے پاکیشیا اور پھر پاکیشیا سے باچان منتقل کرتا تھا کہ اتفاقی واقعے کی بنیاد پر اس بارے میں حکومت باچان اور حکومت پاکیشیا کو علم ہو گیا جس پر باچان حکومت نے اپنے ایجنٹوں کو اس مہاکو گروپ کے خلاف حرکت دی جبکہ پاکیشیا میں زرک گروپ کی تلاش شروع ہوئی۔ باچان میں ایک انتہائی معروف سیکرٹ ایجنٹ باٹوش ہے۔ یہ ایجنٹ پہلے ایکریمیا کی بلیک ایجنسی میں کام کرتا رہا ہے پھر باچان شفٹ ہو گیا۔ اس نے وہاں بے شمار شاندار کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ مہاکو گروپ کی سرکوبی کا مشن باٹوش کو دیا گیا۔ اس باٹوش نے چند روز کی کوشش سے مہاکو گروپ کو نہ صرف ٹریس کر لیا بلکہ پکڑ کر حکومت کے حوالے کر دیا لیکن فیوگی ٹاسک نے اس جیل خانے کو ہی بموں سے اڑا دیا جس میں مہاکو گروپ کے چند لوگ قید تھے۔ بہرحال اس سے یہ بات طے ہو گئی کہ مہاکو گروپ ختم ہو گیا ہے۔ اس وقت تک

البتہ فیوگی ٹاسک کا کسی کو علم نہ تھا۔ باچان کے چیف سیکرٹری
آنربیل شیوٹو سر سلطان کے بے تکلف دوست ہیں۔ انہوں نے
سر سلطان پر طنز کیا کہ اگر پاکیشیا کے ایجنٹ زرک گروپ کو ٹریس
نہیں کر سکتے تو وہ باچانی ایجنٹ وہاں بھیج دیتے ہیں جس کا سر سلطان
نے انتہائی برا منایا اور انہوں نے یہ بات چیف تک پہنچا دی۔ چیف
نے فوری طور پر اس پر کام شروع کر دیا اور پھر اس گروپ کے دو اہم
آدمیوں کو گرفتار کر کے ملٹری انٹیلی جنس تک پہنچایا گیا اور ان کے
ذمے باقی کام لگایا گیا جس کے نتیجے میں ملٹری انٹیلی جنس نے اس
پورے گروپ کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کر دیا لیکن اس کے ساتھ
ہی یہ بات بھی سامنے آگئی کہ مہاکو گروپ ایک آڑ تھی۔ اصل مسئلہ
فیوگی ٹاسک کا ہے اور فیوگی ٹاسک کا مشن بھی سامنے آگیا اور
دوسری بات یہ سامنے آئی کہ باٹوش دراصل فیوگی ٹاسک کا خاص
آدمی ہے اور اس نے فیوگی ٹاسک سے ساز باز کر کے حکومت باچان
کو فوری طور پر مطمئن کرنے اور فیوگی ٹاسک کو اوپن ہونے سے
بچانے کے لئے چند غیر متعلق افراد کو مہاکو گروپ کے طور پر سامنے
لایا اور پھر خود ہی اس جیل پر بمباری کرا کر انہیں ختم کر دیا۔ یہ
اطلاع جب باچان حکومت کو ملی تو باٹوش کو بھی اس کا علم ہو گیا
اس لئے باٹوش غائب ہو گیا اور لامحالہ اب وہ فیوگی ٹاسک کے لئے
کھل کر کام کر رہا ہو گا۔ حکومت باچان کے ایجنٹوں نے بے حد
کوشش کی لیکن وہ فیوگی ٹاسک کو ٹریس نہیں کر سکے جس پر باچان

حکومت نے چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس سے درخواست کی کہ
پاکیشیا سیکرٹ سروس کو فیوگی ٹاسک کو ٹریس کرنے اور اسے ختم
کرنے میں حکومت باچان کی مدد کے لئے بھیجا جائے۔ چیف کو چونکہ
علم ہے کہ باچان کی سلامتی پاکیشیا کے بہترین مفاد میں ہے اس لئے
اس نے حکومت باچان کی درخواست منظور کر لی اور جس کے نتیجے
میں آپ سب یہاں موجود ہیں"....... عمران نے مسلسل بولتے
ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔
"لیکن ہم تو یہاں ناراک میں ہیں باچان میں تو نہیں"....... جولیا
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"فیوگی ٹاسک کا ہیڈ کوارٹر لازماً ناراک میں بنایا گیا ہو گا"۔
صفدر نے کہا۔
"نہیں۔ یہاں ایسا کچھ نہیں ہے۔ دراصل میں نے کافی عرصے
سے ناراک کی سیر نہیں کی تھی اس لئے میں نے سوچا کہ چلو مشن تو
مکمل ہوتا رہے گا اسی بہانے ناراک کی سیر ہی کر لی جائے"۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"تم پھر پٹڑی سے اترنے لگے ہو۔ سیدھی طرح بتاؤ کہ تم یہاں
کیوں آئے ہو"....... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔
"میرا خیال ہے کہ عمران صاحب باٹوش کو چکر دینے کے لئے
یہاں آئے ہیں"....... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے
کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"باٹوش کو چکر دینے کے لئے۔ کیا مطلب"...... جولیا نے حیران ہو کر کیپٹن شکیل سے پوچھا۔

"جہاں تک میرا خیال ہے عمران صاحب کے باٹوش سے خاصے دوستانہ تعلقات ہیں کیونکہ ایک بار ایکریمیا میں جب عمران صاحب کی باٹوش سے ملاقات ہوئی تھی تو میں عمران صاحب کے ساتھ تھا اور باٹوش کو یقیناً اس بات کا علم ہو گیا ہو گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس فیوگی ٹاسک کے خلاف کام کرنے باچان آ رہی ہے اس لئے اس نے عمران صاحب اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے شایان شان استقبال کے انتظامات کر رکھے ہوں گے اس لئے عمران صاحب براہ راست باچان جانے کی بجائے یہاں ناراک آ گئے ہیں تاکہ یہاں سے اس انداز میں باچان پہنچا جائے کہ باٹوش کو اس کا علم نہ ہو سکے"۔ کیپٹن شکیل نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"اس کے لئے پاکیشیا سے یہاں اتنی دور آنے کی کیا ضرورت تھی کہیں نزدیک بھی تو جایا جا سکتا تھا۔ وہاں پاکیشیا سے ہی میک اپ کر کے باچان پہنچا جا سکتا تھا۔ نہیں یہ بات نہیں ہو سکتی۔ یقیناً فیوگی ٹاسک کا کوئی نہ کوئی سلسلہ یہاں ناراک میں لازماً ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"تم بتاؤ۔ کیا بات ہے"...... جولیا نے خاموش بیٹھے ہوئے عمران سے کہا جو اطمینان سے بیٹھا مسکرا رہا تھا۔

"دونوں ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ ویسے مجھے واقعی بعض اوقات کیپٹن شکیل کے تجزیے سے خوف آنے لگ جاتا ہے۔ مجھے بعض اوقات تو یوں لگتا ہے جیسے یہ کسی قدیم ترین دور کے معبد کے پجاری کی روح ہو۔ جن کے متعلق مشہور تھا کہ وہ صدیوں آگے دیکھنے کی صلاحیت رکھتے تھے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"یس۔ علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"کارل بول رہا ہوں پرنس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"پرنس باچان کے دو گروپ آپ کا باچان میں انتظار کر رہے ہیں۔ ان میں سے ایک گروپ پاٹونا کہلاتا ہے۔ اس کا چیف سٹار نامی ایک شخص ہے۔
یہ گروپ انتہائی جدید ترین کیمرے اور مشینری استعمال کرتا ہے اور اس نے پورے ٹاکیو میں تقریباً ہر چوک پر، ہر ہوٹل انٹرنس پر، ایئرپورٹ، ریلوے سٹیشن اور ٹاکیو میں داخل ہونے والے ہر راستے پر ڈبل ایکس کیمرے نصب کر دیئے ہیں۔ اس طرح آپ چاہے کسی بھی میک اپ میں ہوں آپ کو چیک کر لیا جائے گا۔ اس کے ساتھ

ساتھ سٹار نے ٹاکیو میں اپنے دو خصوصی ٹاور سپاٹ بھی بنائے ہوئے ہیں جہاں انتہائی وسیع رینج کے خصوصی کیمرے لگے ہوئے ہیں جو دور دور تک چیکنگ کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک پاٹونا ہوٹل کی اٹھارویں منزل کے اوپر نصب ہے اور دوسرا ٹاکیو ٹاور کے اوپر والے حصے پر ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے خصوصی سیٹلائٹ کے ذریعے بھی چیکنگ کا انتظام کر رکھا ہے"۔ دوسری طرف سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا گیا تو عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"بہت خوب۔ واقعی جدید ترین انتظامات ہیں لیکن ان کیمروں میں کس کا چہرہ فیڈ کیا گیا ہے۔ چیکنگ کے لئے"...... عمران نے پوچھا۔

"آپ کا"...... دوسری طرف سے کارل نے جواب دیا۔

"گڈ۔ دوسرا گروپ کون ہے اور کیا کر رہا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دوسرے گروپ کا نام باٹو گروپ ہے۔ اس کے چیف کا نام ماسٹر ہے۔ یہ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے والے لوگ ہیں اور ان کا جال پورے ٹاکیو میں پھیلا ہوا ہے۔ پاٹونا گروپ چیکنگ کر کے انہیں آپ کی نشاندہی کرے گا اور یہ گروپ آپ پر چاروں طرف سے گولیوں، بم اور میزائل بیک وقت فائر کرا دے گا اور اس وقت تک آپ پر مسلسل حملے جاری رہیں گے جب تک کہ آپ کا خاتمہ

نہیں ہو جاتا چاہے اس کے لئے انہیں ٹاکیو کی آدھی سے زیادہ آبادی کا خاتمہ بھی ساتھ ہی کیوں نہ کرنا پڑے"...... کارل نے کہا۔

"بہت خوب اور کچھ"...... عمران نے کہا۔

"ٹاکیو میں یہ مکمل انتظام ہے اس کے علاوہ ہر جزیرے کے داخلے کے راستوں پر دونوں گروپ کے انتظامات ہیں۔ خاص طور پر ایئرپورٹ پر"...... کارل نے جواب دیا۔

"تمہیں اس قدر تفصیلی معلومات کیسے مل گئی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ کو تو معلوم ہے کہ میرے مخبر تمام گروپس میں ہیں اس لئے میرے لئے معلومات حاصل کرنا کوئی مسئلہ نہیں ہے"۔ کارل نے جواب دیا۔

"اوکے بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تم نے سن لی اپنے استقبالیہ انتظامات کی تفصیل"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ سارے انتظام تمہارے لئے ہیں۔ تم یہاں رہو یا واپس پاکیشیا چلے جاؤ ہم کام کر لیں گے"...... تنویر نے کہا۔

"کیا کام کرو گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس فیوگی ٹاسک کو ٹریس کر کے اسے ختم کریں گے اور کیا کریں گے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"فضول باتیں مت کرو۔ فیوگی ٹاسک وہاں گلے میں ڈھول

ڈالے تمہارے انتظار میں نہیں ہو گی۔ یہ انتہائی کٹھن مشن ہے۔ جو
تنظیمیں کسی ملک کے خلاف کام کر رہی ہوتی ہیں وہ ایک دو
آدمیوں پر مشتمل نہیں ہوا کرتیں اور نہ ان کے انتظامات اور وسائل
محدود ہوتے ہیں"...... جولیا نے کہا تو تنویر کے چہرے پر ہلکی سی
شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

" میرا خیال ہے کہ عمران صاحب ایسے سپیشل میک اپ جانتے
ہیں کہ انہیں یہ کیمرے ٹریس ہی نہ کر سکیں"...... صفدر نے کہا۔

" نہیں تب بھی اتنا کاشن ضرور مل جاتا ہے کہ آدمی میک اپ
میں ہے"...... عمران نے کہا۔

" تو پھر"...... جولیا نے پریشان ہو کر کہا۔

" پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ کارل نے جو کچھ بتایا ہے
اس میں اس سارے مسئلے کا حل بھی موجود ہے۔ باٹوش نے یہ بات
فرض کر لی ہے کہ میں بہرحال میک اپ میں ٹاکیو آؤں گا۔ ویسے عام
حالات میں تو شاید ایسا ہی ہوتا لیکن اب ایسا نہیں ہو گا۔ اب میں
اپنی اصل شکل میں وہاں جاؤں گا۔ جب میرے چہرے پر میک اپ
نہیں ہو گا تو ظاہر ہے کیمرے اسے چیک نہیں کریں گے اور جب
تک وہ چیک نہ کریں تب تک دوسرے گروپ کو کاشن نہیں ملے گا
اس طرح ہم اطمینان سے ٹاکیو میں داخل ہو کر آگے بڑھتے رہیں
گے"...... عمران نے کہا۔

" لیکن آپ کی تصویر جو اس کیمرے میں فیڈ کی گئی ہے اس کا کیا

ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

" وہ تصویر صرف اس وقت کمپیوٹر چیک کرے گا جب کسی
چہرے پر میک اپ کی نشاندہی ہو گی ورنہ نہیں"...... عمران نے
کہا۔

" لیکن باٹوش تو بہرحال آپ کو جانتا ہے اس نے ہو سکتا ہے کہ
آپ کا حلیہ دوسرے گروپ کو ویسے ہی بتا رکھا ہو"۔ صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ ایسی صورت میں بھی ہمیں بہرحال
آگے بڑھنا ہو گا۔ اب ہم یہاں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے تو نہیں رہ
سکتے"۔ عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

باٹوش فیوگی شوٹنگ کلب میں اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی اور باٹوش نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

" یس۔ راسکو بول رہا ہوں"....... باٹوش نے اپنا نیا نام بتاتے ہوئے کہا۔

" سوگاتو بول رہا ہوں۔ آپ کے لئے ایک اہم اطلاع ہے کہ ناراک کے کارل گروپ نے ٹاکیو میں پاٹونا گروپ کے تمام انتظامات کے بارے میں اور باٹو گروپ کی کارکردگی کے بارے میں تفصیلات حاصل کی تھیں جس پر میں نے ناراک کے کارل گروپ میں موجود اپنے خاص آدمی سے رابطہ کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ اطلاعات براہ راست کارل تک پہنچائی گئی ہیں اور کارل نے یہ اطلاعات ناراک کے گرانڈ ہوٹل میں موجود علی عمران کو فون پر دی

ہیں۔ جس پر میں نے وہاں چیکنگ کرائی تو مجھے بتایا گیا کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت جس میں دو عورتیں اور تین مرد شامل ہیں ہوٹل گرانڈ میں موجود ہے ایک عورت اور مرد پاکیشیائی ہیں بلکہ ایک عورت سوئس نژاد ہے"....... سوگاتو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" گڈ۔ کیا یہ لوگ اپنے اصل حلیوں میں ہیں"....... باٹوش نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" عمران اپنے اصل حلیے میں ہے۔ باقی کے بارے میں ظاہر ہے کچھ معلوم نہیں ہے کہ وہ اصل حلیوں میں ہیں یا میک اپ میں"۔ سوگاتو نے جواب دیا۔

" تم ایک کام کرو۔ ان کی نگرانی کراؤ۔ صرف نگرانی اور جب یہ ناراک سے جس طرف بھی روانہ ہوں تو مجھے فوری اطلاع دینا"۔ باٹوش نے کہا۔

" ٹھیک ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو باٹوش نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" پاٹونا ہوٹل"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" سٹار سے بات کراؤ میں فیوگی سے راسکو بول رہا ہوں"۔ باٹوش نے کہا۔

"اوکے۔ ہولڈ آن کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سٹار بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"راسکو بول رہا ہوں سٹار۔ تمہارے شکار کو تمہارے گروپ اور باٹو گروپ دنوں کے بارے میں اطلاعات مل چکی ہیں"۔ باٹوش نے کہا۔

"اوہ۔ پھر کیا وہ نہیں آئے گا"....... سٹار نے چونک کر پوچھا۔

"وہ لازماً آئے گا۔ وہ واپس جانے والوں میں سے نہیں ہے۔ میں نے تمہیں اس لئے کال کی ہے کہ تم اب محتاط رہنا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ کوئی ایسا میک اپ کر لے جسے تمہاری مشینری چیک نہ کر سکے"....... باٹوش نے کہا۔

"وہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ کر لے وہ بہر حال چیک ہو جائے گا۔ ایک بار وہ آئے تو سہی پھر دیکھنا کہ وہ دوسرا قدم بھی نہ اٹھا سکے گا"....... سٹار نے کہا۔

"اوکے بہر حال میں نے اطلاع اس لئے دی تھی کہ تمہیں اس بارے میں اطلاع کر دوں"....... باٹوش نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ٹپ ٹاپ کلب"....... دوسری طرف سے رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ماسٹر سے بات کراؤ میں فیوگی سے راسکو بول رہا ہوں"۔

باٹوش نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ماسٹر بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک کرخت اور غراتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"ماسٹر علی عمران نے تمہارے گروپ اور پاٹونا گروپ کے بارے میں اطلاعات حاصل کر لی ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ کسی ایسے میک میں آئے جسے پاٹونا کے کیمرے چیک نہ کر سکیں"۔ باٹوش نے کہا۔

"تو پھر ہمیں کیا کرنا ہوگا"....... ماسٹر نے کہا۔

"میں نے سٹار سے بات کر لی ہے۔اس کا کہنا ہے کہ وہ ہر حالت میں اسے ٹریس کر لے گا۔ میں نے تمہیں اس لئے کال کی ہے کہ یہ شخص چونکہ باخبر ہو چکا ہے اس لئے وہ کچھ بھی کر سکتا ہے اور سارا کام تمہارے گروپ نے کرنا ہے۔ اگر تمہارے گروپ نے معمولی سی کوتاہی بھی کی تو یہ بازی الٹ بھی سکتی ہے"....... باٹوش نے کہا۔

"ہمیں صرف ٹارگٹ ملنا چاہیئے اس کے بعد ہم سے کوئی نہیں بچ سکتا لیکن ہمارے ساتھ مسئلہ یہی ہے کہ ٹارگٹ کے لئے ہم دوسروں کے محتاج ہیں"....... ماسٹر نے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ ٹارگٹ بہر حال تمہیں ملے گا"....... باٹوش نے کہا۔

"تو پھر سمجھ لو کہ وہ ہٹ ہو چکا ہے۔ آج تک ہمارے گروپ سے

ٹارگٹ کبھی بچ کر نہیں جا سکا"....... ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے وش یو گڈ لک"....... باٹوش نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کاش میں ٹاکیو جا سکتا"....... باٹوش نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ ایک خیال کے آتے ہی چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے اصل حلیے میں آ جائے۔ اوہ پھر اسے کون چیک کر سکے گا۔ ویری بیڈ"....... باٹوش نے بے اختیار اچھلتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پاٹونا ہوٹل"....... رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"سٹار سے بات کراؤ میں فیوگی سے راسکو بول رہا ہوں"۔ باٹوش نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ سٹار بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد سٹار کی آواز سنائی دی۔

"سٹار مجھے اچانک خیال آیا ہے کہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عمران سرے سے میک اپ ہی نہ کرے اور اپنے اصل حلیے میں ٹاکیو پہنچ جائے اس لئے تم ایسا کرو کہ اپنے تمام آدمیوں کے ساتھ ساتھ ماسٹر کے گروپ کے آدمیوں کو بھی اس کی تصویریں پہنچا دو تا کہ وہ اسے دیکھتے ہی اس کا خاتمہ کر دیں"....... باٹوش نے کہا۔

"ہاں۔ واقعی ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے میں اس کی تصویر کی کاپیاں کرا کر اپنے آدمیوں کے ساتھ ساتھ ماسٹر کے آدمیوں کو بھی پہنچا دوں گا۔ تم بے فکر رہو۔ بہرحال کام ہو جائے گا"....... سٹار نے کہا اور باٹوش نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

طیارہ ٹاکیو کے بین الاقوامی ایئرپورٹ پر اترا تو عمران مسافروں کے ساتھ چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ عمران اس فلائٹ کے ذریعے اکیلا آیا تھا جبکہ اس کے ساتھی اس کے بعد کی فلائٹ میں آنے والے تھے۔ مختلف کاؤنٹرز سے گزرنے کے بعد جب وہ پبلک لاؤنج میں پہنچا تو عمران نے خاص طور پر ادھر ادھر دیکھا لیکن اسے نہ ہی کہیں خصوصی کیمرے نظر آئے اور نہ ہی کوئی مشکوک آدمی۔ بہرحال وہ سب مسافر آگے بڑھتے ہوئے ایئرپورٹ سے باہر نکل کر ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھ ہی رہے تھے کہ اچانک تڑتڑاہٹ کی آواز فضا میں گونجی اور اس کے ساتھ ہی عمران کے دائیں طرف سے دو انسانی چیخیں ابھریں جبکہ عمران نے آواز سنتے ہی لاشعوری طور پر غوطہ مارا تھا اور یہ غوطہ اسے درحقیقت بچا گیا تھا۔ غوطہ مار کر عمران تیزی سے ایک کار کی اوٹ میں ہو گیا۔ وہاں سڑک پر ایک مرد اور ایک عورت

پڑے تڑپ رہے تھے اور ہر طرف افراتفری سی مچ گئی تھی۔ لوگ پاگلوں کی طرح ادھر ادھر دوڑ رہے تھے۔ کار خالی تھی۔ فائرنگ کی سمت بتا رہی تھی کہ فائرنگ ایئرپورٹ کی اوپر والی گیلری سے کی گئی ہے لیکن پہلی فائرنگ کے بعد اب دوبارہ فائرنگ نہ کی گئی تھی اور اب ہر طرف پولیس کاریں پہنچ چکی تھیں۔ اس کار کی دوسری طرف جہاں عمران موجود تھا وہاں دیوار تھی اور عمران دیوار اور کار کے درمیان دبکا ہوا تھا۔ جس وقت اس نے فائرنگ کی آواز سنی تھی اس وقت وہ اس کار کے انجن سے ذرا آگے تھا اس لئے غوطہ مارتے ہی وہ تیزی سے کار کے سامنے سے ہو کر سائیڈ میں دبک گیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ باٹو گروپ نے اسے چیک کر لیا ہے اور اب وہ مسلسل اس پر فائر کھولیں گے جبکہ اس کے پاس کسی قسم کا کوئی اسلحہ موجود نہ تھا کیونکہ بین الاقوامی ایئرپورٹ پر سب سے زیادہ چیکنگ اسلحے اور منشیات کی ہوتی تھی۔ عمران اس لئے مطمئن تھا کہ وہ چونکہ اصل حلیے میں ہے اس لئے اسے کیمرے پہچان نہ سکیں گے اور جب تک کیمرے اسے نہ پہچانیں گے اس وقت تک باٹو گروپ کو حملے کا کاشن نہ ملے گا لیکن یہاں پہنچتے ہی اس کے سب اندازے غلط ثابت ہو گئے تھے اور اسے خطرہ تھا کہ اگر اس نے سر اوپر کیا تو ہو سکتا ہے کہ وہ کار پر بھی میزائل مار دیں اس لئے وہ نیچے ہی دبکا رہا تھا۔ پھر اس نے تیزی سے کار کا عقبی دروازہ کھولنے کی کوشش کی تو اسے یہ دیکھ کر اطمینان ہو گیا کہ کار کا عقبی دروازہ لاک نہ تھا۔ اس نے آہستہ سے

کار کا دروازہ کھولا اور پھر کسی سانپ کے سے انداز میں رینگتا ہوا کار کی دونوں سیٹوں کے درمیان گھس گیا۔ ساتھ ہی اس نے آہستہ سے کار کا دروازہ بند کر دیا۔ دوسرے لمحے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔

"نکل گیا۔ آگے چیک کرو وہ قریب ہی ہو گا۔ اسے بچ کر نہیں جانا چاہئے"...... ایک چیختی ہوئی آواز عمران کے کانوں میں پڑی اور پھر بھاگتے ہوئے قدموں کی آوازیں دور چلی گئیں۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ واقعی قسمت کا دھنی تھا کہ چند لمحوں کا فرق پڑا تھا ورنہ اسے اس جگہ زیادہ آسانی سے ہٹ کر دیا جاتا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ کسی مزید اقدام کے بارے میں سوچتا کار کا آگے والا دروازہ کھلا اور کوئی آدمی بجلی کی سی تیزی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔ دوسرے لمحے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھ گئی۔ عمران ہونٹ بھینچے خاموش دبکا ہوا تھا۔ عمران کو معلوم تھا کہ جب تک اس گروپ کے سرغنہ کو کور کر کے اس گروپ کو اس کام سے ہٹایا نہیں جائے گا یہ لوگ اس پر مسلسل اور اندھا دھند فائر کرتے رہیں گے۔

"ہیلو ہیلو۔ مساکو بول رہا ہوں۔ تھرٹی ون مساکو"...... اچانک ڈرائیونگ سیٹ سے ایک آواز سنائی دی۔

"یس ماسٹر۔ ہم نے اپنے شکار کو چیک کر لیا تھا۔ ہم نے اس پر فائر کھول دیا لیکن وہ بچ کر نکل گیا۔ اب ہم اس کو چیک کر رہے ہیں۔ اس پوائنٹ کو ہم نے چھوڑ دیا ہے کیونکہ وہاں پولیس چیکنگ

شروع ہو گئی ہے"...... اس نوجوان نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد دوسری طرف سے کچھ سننے کے بعد جواب دیا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ قدرت نے خود بخود اسے چانس دے دیا تھا کہ وہ اس مساکو کی کار میں ہی چھپا تھا جس نے اس پر حملہ کیا یا کرایا تھا اور اب اسے کار کے لاکڈ نہ ہونے کی وجہ بھی سمجھ میں آئی تھی ورنہ عام طور پر ایسی جگہوں پر کار کو لاک کئے بغیر نہیں چھوڑا جاتا لیکن مشن کے دوران کاروں کو لاک کرنا چونکہ اپنے آپ کو رسک میں ڈالنے کے مترادف ہوتا ہے اس لئے مجرم مشن کے دوران کاریں لاک نہیں کیا کرتے تاکہ اسے کھولنے میں وقت ضائع نہ ہو اور وہ فوری طور پر کھل سکیں۔

"میرا خیال ہے ماسٹر کہ پولیس نے مجھے چیک کر لیا ہے اس لئے تو میں فوری طور پر وہاں سے نکل آیا ہوں"...... چند لمحوں تک دوسری طرف کی بات سننے کے بعد مساکو نے جواب دیا۔

"اوکے ماسٹر۔ ٹھیک ہے میں زیرو پوائنٹ پر چلا جاتا ہوں"۔ مساکو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی خاموشی طاری ہو گئی۔ عمران خاموش عقبی سیٹوں کے درمیان دبکا رہا۔ کار مختلف سڑکوں پر دوڑتی ہوئی آخر کار ایک سائیڈ پر مڑی اور اس کے ساتھ ہی اس کی رفتار خاصی آہستہ ہو گئی۔ پھر وہ ایک جھٹکے سے رک گئی اور اس کے ساتھ ہی تین بار مخصوص ہارن بجایا گیا۔ عمران سر نہ اٹھا سکتا تھا کیونکہ اس طرح وہ بیک مرر سے نظر آجاتا اور عمران اس وقت تک حرکت

میں نہ آنا چاہتا تھا جب تک وہ کسی محفوظ جگہ پر نہ پہنچ جاتا۔ تھوڑی دیر بعد کار نے ایک بار پھر حرکت کی اور پھر وہ تیزی سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھ کر رک گئی۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور مسا کو باہر نکل گیا۔

"کار کو چیک نہ کر لیا گیا ہو موکانی۔ اسے عقبی گیراج میں لے جا کر کھڑی کر دو"...... مسا کو کی تیز آواز سنائی دی۔

"یس باس" ایک دوسری آواز سنائی دی اور ایک بار پھر کوئی کار میں بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے کار بیک ہوئی اور پھر سائیڈ پر ہو کر آگے بڑھتی چلی گئی۔ پھر کار ایک جھٹکے سے رکی۔ کچھ دیر تک اسے بیک کیا جاتا رہا پھر وہ بیک حالت میں ہی کسی گیراج میں داخل ہو گئی۔ سائیڈوں سے روشنی آنی بند ہو گئی تھی اس لئے عمران سمجھ گیا تھا کہ یہ کوئی بند گیراج ہے۔ پھر کار رکی اور کار کا دروازہ کھول کر کوئی نیچے اتر رہا تھا کہ عمران نے کار کا عقبی دروازہ کھولا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے اچھل کر باہر آگیا۔

"ارے تم۔ کک۔ کک"...... موکانی کی آواز سنائی دی جو شاید کار کا دروازہ لاک کر کے اب انجن کے سامنے سے گزر کر دوسری طرف آرہا تھا اور اسی لمحے اسی سائیڈ سے عمران اچھل کر باہر آیا تھا۔

"ہیلو مسٹر موکانی"...... عمران نے بڑے مطمئن انداز میں مسکراتے ہوئے اس کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔

"تم۔ تم ایشیائی ہو۔ تم"...... موکانی نے قدرے بوکھلائے

ہوئے لہجے میں کہا ہی تھا کہ عمران کا بازو تیزی سے گھوما اور موکانی چیختا ہوا اچھل کر گیراج کی سائیڈ دیوار سے جا ٹکرایا لیکن نیچے گرتے ہی وہ تیزی سے اچھلا ہی تھا کہ عمران کی لات بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سی حرکت میں آئی اور اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے موکانی کی کنپٹی پر پڑنے والی بھرپور ضرب نے اسے ایک بار پھر چیختے ہوئے اچھل کر نیچے جا گرایا اور اس بار عمران نے اس کی گردن پر بوٹ رکھ کر اسے تیزی سے موڑ دیا اور موکانی کا اٹھنے کے لئے سمٹتا ہوا جسم تیزی سے سیدھا ہوتا چلا گیا۔ اس کی آنکھیں باہر کو نکل آئیں اور چہرہ بری طرح مسخ ہو گیا۔ عمران نے پیر کو آہستہ سے واپس موڑا۔

"کتنے آدمی ہیں یہاں تمہارے علاوہ بولو ورنہ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور پیر کو ہلکے سے موڑ دیا۔

"دو۔ دو"...... موکانی کے منہ سے خرخراہٹ جیسی آواز نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بند ہو گئیں اور جسم یکلخت ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔ عمران نے پیر ہٹایا اور پھر جھک کر اس نے اس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ موکانی کے پاس مشین پسٹل موجود تھا جس کا میگزین فل تھا۔ عمران نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور گیراج کے کھلے دروازے سے باہر آگیا۔ یہ اس کوٹھی کی عقبی سائیڈ تھی اور یہاں چار پانچ گیراج بنے ہوئے تھے۔ عمران تیزی سے چلتا ہوا سائیڈ سے ہو کر سامنے کے رخ پر آیا۔ لیکن یہاں کوئی آدمی نہ تھا۔ پورچ میں ایک کار پہلے سے موجود تھی۔ عمران سیڑھیاں چڑھتا ہوا

اندرونی طرف کو بڑھ گیا۔ پھر راہداری میں داخل ہو کر وہ آگے بڑھا تو راہداری اور ایک کمرے کے کھلے دروازے سے اسے مساکو کی آواز سنائی دی۔

" آخر وہ کہاں غائب ہو گیا۔ اسے تلاش کرو۔ ہر صورت میں ہر قیمت پر۔ وہ کہاں جا سکتا ہے"...... مساکو چیختے ہوئے انداز میں کہہ رہا تھا۔ عمران دروازے کے قریب جا کر رک گیا۔ اب بہرحال اسے یہ تو معلوم ہو گیا تھا کہ یہاں اس مساکو اور موکانی کے علاوہ اور کوئی آدمی نہیں ہے اس لئے موکانی نے مرتے ہوئے دو کا ہندسہ کہا تھا اور عمران کے نقطہ نظر سے اس کے لئے بہتر تھا کہ اسے ایک محفوظ پناہ گاہ مل گئی تھی اور اس گروپ کا ایک اہم آدمی بھی اس کے سامنے موجود تھا۔ چند لمحوں بعد بوتل سے شراب گلاس میں پڑنے کی آواز سنائی دی تو عمران سمجھ گیا کہ کال ختم ہو گئی ہے اور اب مساکو شراب پینے میں مصروف ہے تو وہ آگے بڑھا اور تیزی سے کمرے میں داخل ہو گیا۔

" تم۔ تم"...... کرسی پر بیٹھا ہوا مساکو عمران کو دیکھتے ہی اس طرح اچھلا جیسے اس کے سامنے اچانک کوئی بھوت آ گیا ہو۔ اس کے ہاتھ میں موجود شراب سے بھرا ہوا گلاس چھوٹ کر نیچے جا گرا تھا۔

" ہاں۔ میرا نام علی عمران ہے"...... عمران نے بڑے مطمئن سے لہجے میں کہا اور اس کی آواز سنتے ہی مساکو اس طرح اچھلا جیسے وہ اچانک سکتے سے باہر آ گیا ہو۔ اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے جیب

کی طرف بڑھا ہی تھا کہ عمران نے مشین پسٹل جیب سے نکال لیا۔

" اپنے دونوں ہاتھ سر پر رکھ لو ورنہ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

" تم۔ تم یہاں۔ یہاں"...... مساکو نے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا۔

وہ ابھی تک حیرت کے جھٹکے سے پوری طرح سنبھل نہ سکا تھا کہ یکلخت عمران کا بایاں بازو گھوما۔ مساکو نے تیزی سے ہٹ کر بچنے کی کوشش کی لیکن وہ عمران کے داؤ کو نہ سمجھ سکا۔ اس کے بائیں بازو کی ضرب سے بچنے کے لئے وہ لاشعوری طور پر دائیں طرف کو ہٹا تھا اور اسی لمحے عمران کا دایاں بازو گھوما اور مشین پسٹل کا بٹ پوری قوت سے مساکو کی کنپٹی پر پڑا۔ عمران نے ضرب لگاتے ہوئے ہاتھ کو گھما دیا تھا اس لئے اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل کا بٹ مساکو سے ٹکرایا تھا۔ مساکو چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کی لات حرکت میں آئی اور پھر عمران نے اسے سنبھلنے کا موقع ہی نہ دیا اور چند بھرپور ضربوں کے بعد مساکو بے حس و حرکت ہو گیا تو عمران نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور مساکو پر جھک گیا۔ اس نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اندازہ کیا کہ کہیں اسے جلدی ہوش تو نہیں آ جائے گا لیکن جب اسے اطمینان ہو گیا کہ ایسا نہیں ہو گا تو وہ سیدھا ہو کر مڑا اور پھر اس کمرے سے باہر آ گیا اور تھوڑی دیر بعد اس نے اس چھوٹی سی کوٹھی کو چیک کر لیا۔ عقبی طرف گیراج میں پڑی موکانی کی لاش کے علاوہ یہاں اور کوئی آدمی نہ تھا اور

یہاں ایک کمرے کی الماری میں جدید اسلحے کے علاوہ اور کوئی خاص چیز بھی نہ تھی۔ شاید یہ چھوٹا سا پوائنٹ عام سی سرگرمیوں کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ سٹور سے عمران کو رسی کا بنڈل مل گیا اور عمران رسی کا بنڈل اٹھائے جب واپس اس کمرے میں داخل ہوا جہاں مساکو فرش پر بے ہوش پڑا ہوا تھا تو میز پر موجود کارڈلیس فون سے گھنٹی بجنے کی ہلکی سی آواز سنائی دے رہی تھی۔ عمران نے فون پیس اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر کے اسے کان سے لگا لیا۔

"یس۔ مساکو بول رہا ہوں"...... عمران نے مساکو کے لہجے میں کہا۔

"ماسٹر بول رہا ہوں مساکو۔ وہ آدمی تو ابھی تک کہیں بھی دستیاب نہیں ہو سکا۔ کیا تم نے اسے درست طور پر پہچانا تھا"۔ دوسری طرف سے ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"یس ماسٹر۔ میں نے اسے پہچان کر ہی اس پر فائر کھولا تھا۔ وہ سو فیصد وہی آدمی تھا۔ یقیناً وہ کسی قریبی عمارت وغیرہ میں گھس گیا ہو گا"۔ عمران نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا کیونکہ پہلے بھی مساکو نے جب کار میں ماسٹر سے بات کی تھی تو اس کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"کیا وہ اکیلا تھا یا پورا گروپ تھا"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"اکیلا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر لازماً تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ اپنے گروپ کے ساتھ آئے گا۔ اس گروپ میں اس کے ساتھ دو عورتیں اور تین مرد بتائے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک عورت سوئس نژاد ہے جبکہ دوسری عورت اور تینوں مرد پاکیشیائی ہیں"۔ ماسٹر نے جواب دیا۔

"ہو سکتا ہے ماسٹر کہ وہ لوگ ساتھ ہوں لیکن ہم انہیں تو نہیں پہچانتے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ بہرحال وہ بچ کر کہاں جا سکے گا۔ تم کہاں ہو اس وقت"...... ماسٹر نے پوچھا۔

"زیرو پوائنٹ پر ماسٹر"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میری دوسری کال آنے تک وہیں رہو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے فون آف کر کے اسے میز پر رکھ دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ باٹوش نے ناراک میں ان کے بارے میں سراغ لگا لیا تھا اس لئے اسے گروپ کے بارے میں یہ معلومات حاصل ہو سکی ہوں گی جو اس نے اس حملہ آور گروپ تک پہنچائی ہوں گی۔ عمران نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے مساکو کو اٹھا کر کرسی پر ڈالا اور پھر رسی کی مدد سے اس نے اسے اچھی طرح کرسی کے ساتھ باندھ دیا۔ وہ اب مساکو سے اس ماسٹر کے بارے میں تفصیلات حاصل کرنا چاہتا تھا تا کہ اسے کور کر کے وہ اس پورے گروپ کو کام سے روک سکے ورنہ یقیناً ٹاکیو میں

انہوں نے کسی کو کام نہیں کرنے دینا۔ وہ آگے بڑھا اور اس نے
کرسی پر بندھے ہوئے مساکو کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند
کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب مساکو کے جسم میں حرکت کے تاثرات
نمودار ہونے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹا لیئے اور پیچھے ہٹ کر سامنے پڑی
ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ ذاتی طور پر مسلسل یہ سوچ رہا تھا کہ یہاں
سے نکل کر وہ ماسٹر تک کیسے پہنچے گا۔ اصل حلیے میں باہر جاتے ہی وہ
لازماً کہیں نہ کہیں چیک ہو جائے گا اور میک اپ کر کے باہر نکلنے پر
بھی بہر حال یہی صورت ہو گی اس لیئے وہ مسلسل یہ سوچ رہا تھا کہ
ماسٹر تک پہنچنے کے لیئے وہ کون سا ذریعہ اختیار کرے کہ اسی لمحے
مساکو نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور عمران اس کی طرف
متوجہ ہو گیا۔ مساکو نے ہوش میں آتے ہی لاشعوری طور پر اٹھنے کی
کوشش کی لیکن ظاہر ہے وہ بندھا ہونے کی وجہ سے صرف کسمسا کر
رہ گیا۔

" تم۔ تم یہاں کیسے پہنچ گئے "...... پوری طرح ہوش میں آتے
ہی مساکو نے وہی پہلے والا سوال کیا۔ یہ سوال ظاہر ہے بے ہوش
ہونے سے پہلے اس کے ذہن میں تھا اور اب ہوش میں آتے ہی اس
نے سب سے پہلے یہ سوال کیا تھا۔

" میں تمہاری کار کی عقبی سیٹوں کے درمیان دبکا ہوا تھا"۔
عمران نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ مجھے پہلے سوچنا چاہئے تھا۔ میں نے تمہیں غوطہ لگا کر

اپنی کار کی سائیڈ میں جاتے دیکھا تھا لیکن جب میں وہاں پہنچا تو تم
وہاں موجود نہ تھے میں سمجھا تم دیوار پھاند کر نکل گئے ہو گے"۔
مساکو نے کہا۔

" اگر ایسا ہوتا تو میں اب تک یقیناً ہٹ ہو چکا ہوتا لیکن چونکہ
میں ہمیشہ اچھے مقصد کے لیئے کام کرتا ہوں اس لیئے قسمت بھی میرا
ساتھ دیتی ہے۔ اب دیکھو تم اس وقت میرے سامنے اس حالت میں
موجود ہو اور تمہارے گروپ کے آدمی پورے ٹاکیو میں مجھے پاگلوں
کی طرح تلاش کرتے پھر رہے ہیں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

" ہاں۔ تم واقعی قسمت کے دھنی ہو ورنہ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا
کہ ایسا بھی ممکن ہو سکتا ہے۔ بہر حال اب تم کیا چاہتے ہو"۔ مساکو
نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" مجھے تم سے اور تمہارے گروپ سے کوئی دشمنی نہیں ہے اور یہ
بھی مجھے معلوم ہے کہ تمہارا گروپ معاوضہ لے کر کام کرتا ہے اور
یہ کام تمہیں باٹوش نے دیا ہے۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم اس
کام سے پیچھے ہٹ جاؤ"...... عمران نے کہا۔

" اب ایسا ممکن نہیں ہے۔ ماسٹر جب کوئی کام لے لے تو پھر
پیچھے نہیں ہٹ سکتا"...... مساکو نے حتمی لہجے میں جواب دیتے
ہوئے کہا۔

" تمہارے ماسٹر کو اس بات پر رضامند کیا جا سکتا ہے۔ میرے

پاس اس کے لئے ایسی ٹپ موجود ہے کہ وہ لازماً ایک سائیڈ پر ہو جائے گا۔ میں صرف تمہارے ماسٹر سے روبرو ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ تم بتاؤ کہ یہ ملاقات کیسے ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"کسی صورت نہیں ہو سکتی کیونکہ تم ماسٹر تک زندہ پہنچ ہی نہیں سکتے"...... مساکو نے کہا۔

"ماسٹر تو زندہ یہاں تک آ سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو مساکو بے اختیار چونک پڑا۔

"ماسٹر اور یہاں۔ اوہ نہیں۔ وہ اپنے کلب سے باہر جاتا ہی نہیں چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے"...... مساکو نے کہا۔

"کس کلب کی بات کر رہے ہو"...... عمران نے ایسے ہی بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹپ ٹاپ کلب۔ وہ ماسٹر کا کلب ہے۔ ماسٹر وہیں رہتا ہے"...... مساکو نے کہا۔

"اوکے مجھے بس یہی پوچھنا تھا"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل جیب سے نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

"تم۔ تم مجھے ہلاک کر کے بھی نہ بچ سکو گے"...... مساکو نے عمران کے چہرے پر ابھر آنے والے سفاکانہ تاثرات دیکھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ تمہارا دردسر نہیں ہے۔ چونکہ تم نے مجھ سے تعاون نہیں کیا

اس لئے تم چھٹی کرو باقی کام میں خود کر لوں گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"سنو۔ پلیز مجھے مت مارو۔ میں تمہارے ساتھ اس شرط پر تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں کہ میں سامنے نہ آؤں ورنہ ماسٹر بے حد سفاک آدمی ہے وہ مجھے ہلاک کر دے گا اور میں مرنا نہیں چاہتا"...... مساکو نے گڑگڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو مساکو۔ مجھے واقعی تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تم میرے ہاتھوں مارے جاؤ اور تمہاری لاش گٹر میں تیرتی پھرے۔ ماسٹر جیسے لوگوں کو اپنے ماتحتوں کی موت سے کوئی رنج نہیں پہنچتا۔ ان کی نظروں میں تم جیسے لوگ کیڑے مکوڑوں سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے اس لئے میں تمہیں ایک آفر کر رہا ہوں کہ تمہاری کار کی عقبی سیٹ پر نیم دراز ہو کر باہر نکلوں گا۔ تم کار ٹپ ٹاپ کلب کے صرف اس حصے تک لے جانا جہاں سے میں ماسٹر تک پہنچ سکوں۔ میرا وعدہ کہ تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا لیکن یہ سن لو کہ اگر تم نے دھوکہ دینے کی کوشش کی تو پھر"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں ٹپ ٹاپ کلب کے سامنے تو اتار سکتا ہوں کار اندر نہیں لے جا سکتا ورنہ ماسٹر کو اطلاع مل جائے گی اور وہ انتہائی وہمی اور شکی آدمی ہے"...... مساکو نے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ

آگے بڑھا اور اس نے کرسی کے عقب میں جا کر رسی کی گانٹھ کھول دی۔ چند لمحوں بعد مساکو آزاد ہو چکا تھا۔ چونکہ اس کے پاس رسک لینے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ تھا اس لئے اس نے بہرحال رسک لینے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

"موکانی کا کیا کیا ہے تم نے"...... مساکو نے آزاد ہوتے ہی کہا۔

"وہ ہلاک ہو چکا ہے۔ اس کی لاش گیراج میں پڑی ہے"۔ عمران نے کہا اور مساکو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آؤ میرے ساتھ"...... مساکو نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران ذرا سا سائیڈ پر ہو گیا۔ مساکو دروازے کی طرف بڑھتا ہوا اچانک بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے عمران کے ہاتھ سے مشین پسٹل اڑتا ہوا کمرے کے کونے میں جا گرا۔ مساکو نے اچانک بازو گھما کر عمران کے اس ہاتھ پر ضرب لگائی تھی جس میں اس نے مشین پسٹل پکڑا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے عمران پر انتہائی ماہرانہ انداز میں جوڈو کا وار کیا لیکن دوسرے لمحے وہ یکلخت چیختا ہوا، ہوا میں اچھلا اور پھر ایک دھماکے سے پشت کے بل نیچے جا گرا۔

"اچھا ہوا تمہاری اصلیت یہیں سامنے آ گئی"...... عمران نے کہا اور پھر اس کے ساتھ ہی وہ کمرے کے اس کونے کی طرف بڑھ گیا جہاں مشین پسٹل گرا تھا۔ اس نے مڑ کر بھی مساکو کی طرف نہ دیکھا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ گردن میں مخصوص بل آنے کی وجہ سے

اس کا سانس رک گیا ہو گا اور جب تک عمران مشین پسٹل اٹھا کر مڑے گا مساکو کی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی ہو گی۔ ویسے بھی وہ یہاں فائر کا دھماکہ نہ کرنا چاہتا تھا کیونکہ یہ گنجان آباد علاقہ تھا اور یہاں کی پولیس انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے کی عادی تھی اس لئے اس نے مساکو کو گردن سے پکڑ کر اس طرح گھما کر نیچے پھینکا تھا کہ اس کی گردن میں بل آ گیا تھا اور اب جب تک اس بل کو مخصوص انداز میں سیدھا نہ کیا جاتا وہ سانس نہ لے سکتا تھا اور ظاہر ہے سانس رک جانے کا نتیجہ یقینی موت ہی تھا۔ عمران نے مشین پسٹل اٹھایا اور پھر واپس مڑا تو اس دوران مساکو ختم ہو چکا تھا۔ عمران نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور دروازے سے باہر آ گیا۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار مسکرا دیا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے ٹپ ٹاپ کلب تک بغیر کسی چیکنگ کے پہنچنے کا ایک طریقہ سوچ لیا تھا۔ پھاٹک کھول کر وہ باہر آیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ جلد ہی اسے ایک بک سٹال نظر آ گیا۔ اس نے بک سٹال سے ایک اخبار خریدا اور اسے تہہ کر کے جیب میں ڈالا اور آگے چوک کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اسے ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔

"ٹپ ٹاپ کلب"...... عمران نے ٹیکسی کی عقبی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا اور ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

عمران نے جیب سے اخبار نکالا اور اسے چہرے کے آگے اس انداز میں پھیلا لیا کہ دونوں سائیڈوں سے اس کا چہرہ نظر نہ آسکے اور دیکھنے والا یہی سمجھے کہ وہ کوئی مصروف بزنس مین ہے جسے ٹیکسی میں ہی اخبار پڑھنے کی فرصت ملی ہے۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ٹیکسی ایک دو منزلہ کلب کے گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی۔ عمران نے اخبار تہہ کر کے وہیں سیٹ پر ڈالا اور دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ اس نے جیب سے ایک نوٹ نکال کر ٹیکسی ڈرائیور کی طرف بڑھا دیا۔

"باقی تمہاری ٹپ معہ اخبار کے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ جناب"...... ٹیکسی ڈرائیور نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمران سر ہلاتا ہوا مڑا اور اطمینان سے چلتا ہوا کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسے معلوم تھا کہ اس کی تلاش پورے شہر میں تو کی جا سکتی ہے لیکن یہ کسی کو خیال بھی نہ ہو گا کہ ان کا شکار اس کلب میں بھی آسکتا ہے۔ کلب خاصا بڑا تھا اور اس میں آنے جانے والے افراد بھی خاصے خوشحال طبقے کے لوگ تھے جن میں سیاحوں کی تعداد بھی خاصی تھی اس لئے عمران اطمینان سے چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ کلب کا ہال خاصا وسیع و عریض تھا اور اسے انتہائی خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا۔ عمران اندر داخل ہوا اور سیدھا وسیع و عریض کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں چار باچانی لڑکیاں

سروس میں مصروف تھیں۔

"یس سر"...... ایک لڑکی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ماسٹر کہاں بیٹھا ہے"...... عمران نے پوچھا تو لڑکی بے اختیار چونک پڑی۔

"ماسٹر۔ مگر آپ کون ہیں"...... لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے مساکو کا انتہائی ضروری پیغام دینا ہے اور دینا بھی اس انداز میں ہے کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے"...... عمران نے بڑے رازدارنہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ دائیں طرف راہداری میں آگے چلے جائیں۔ سب سے آخر میں ماسٹر کا سپیشل آفس ہے۔ ماسٹر وہیں ہیں"...... لڑکی نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے دائیں طرف کو مڑ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ لڑکی فون پر اطلاع ضرور دے گی لیکن اسے اس کی فکر نہ تھی کیونکہ مساکو کا نام سن کر وہ لوگ زیادہ پرواہ نہ کریں گے۔ دائیں ہاتھ پر موجود راہداری میں پہنچ کر وہ تیزی سے آگے بڑھتا گیا۔ اس راہداری میں کلب کے مختلف آفس تھے اور ہر آفس کے سامنے دو مسلح آدمی باقاعدہ پہرہ دے رہے تھے۔ وہاں کافی لوگ آجا رہے تھے اس لئے عمران بھی اطمینان سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ سب سے آخر میں ایک دروازہ تھا جس پر کسی قسم کی کوئی نیم پلیٹ موجود نہ تھی البتہ دو مسلح باچانی باہر چوکنا انداز میں کھڑے تھے۔

" مساکو نے بھیجا ہے ماسٹر سے بات کرنی ہے"...... عمران نے ان کے قریب جا کر رکتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا"...... ایک دربان نے کہا اور خود ہی ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھول دیا تو عمران سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ یہ ایک خاصا بڑا ہال نما کمرہ تھا جس کی ایک سائیڈ پر دھندلے شیشے کا کیبن تھا جس کے سامنے قوس کی شکل کا کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے سامنے کئی رنگوں کے فون موجود تھے۔ باقی ہال میں صوفے رکھے ہوئے تھے اور ان صوفوں پر اس وقت تقریباً دو مرد اور دو عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ عمران نے ایک نظر ان کی طرف دیکھا اور پھر سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

" یس سر"...... کاؤنٹر کے پیچھے بیٹھی ہوئی لڑکی نے سر اٹھا کر غور سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران اسے کوئی جواب دیتا کیبن کا دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر باچانی تیزی سے باہر نکلا ہی تھا کہ عمران اس سے بھی زیادہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔

" مسٹر۔ مسٹر"...... لڑکی نے بوکھلا کر اسے روکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

" خاموش رہو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ کیبن خاصا بڑا تھا جو شاندار انداز میں سجا ہوا تھا اور ایک بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے

ایک ادھیڑ عمر سخت چہرے والا باچانی بیٹھا ہوا تھا۔ انٹرکام کا رسیور اس کے کانوں سے لگا ہوا تھا۔ عمران جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر سختی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" اس انداز کی غیر اخلاقی حرکت میں پسند نہیں کرتا مسٹر اس لئے واپس جاؤ اور جب وقت دیا جائے تب آنا"...... ادھیڑ عمر باچانی نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے اس کی سیکرٹری نے اسے انٹرکام پر عمران کے زبردستی اندر آنے کے بارے میں بتا دیا تھا۔

" بہت خوب۔ کسی کو ہلاک کرنے کے لئے پورے ٹاکیو میں تم نے قاتلوں کا جال پھیلا رکھا ہے اور ابھی تم اخلاقیات کا سبق دے رہے ہو"...... عمران نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا تو باچانی بے اختیار اچھل پڑا۔

" تم۔ تم کون ہو۔ کیا مطلب"...... باچانی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ تیزی سے میز کی کھلی دراز میں داخل ہو گیا۔

" میرا نام علی عمران ہے۔ وہی علی عمران جسے تمہارا گروپ ہلاک کرنا چاہتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا البتہ اس کی نظریں ماسٹر کے ہاتھ میں جمی ہوئی تھیں جو ابھی تک میز کی کھلی دراز میں ہی تھا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تو تم یہاں تک پہنچ گئے۔ مگر کیسے"...... ماسٹر نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ تیزی

سے اٹھا مگر دوسرے لمحے اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی اور اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل اڑتا ہوا سائیڈ پر جا گرا۔

"میں تم سے صرف چند باتیں کرنے آیا ہوں سمجھے۔ ورنہ گولی تمہارے دل پر بھی پڑ سکتی تھی اور یہ سن لو کہ اگر باٹوش جیسا سیکرٹ ایجنٹ خود مجھ سے چھپ کر بیٹھا ہے تو ظاہر ہے اسے اس بات کا بخوبی علم ہے کہ مجھ میں بہرحال اتنی صلاحیتیں موجود ہیں کہ میں اس کا کچھ بگاڑ سکتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اطمینان سے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔ ماسٹر کے ہونٹ بھینچ سے گئے۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم یہاں تک زندہ سلامت کیسے پہنچ گئے"...... ماسٹر نے کہا۔

"میں ٹیکسی میں بیٹھ گیا اور میں نے اخبار اپنے چہرے کے آگے کر لیا۔ ٹیکسی نے مجھے یہاں تمہارے کلب پہنچا دیا اور بس"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ماسٹر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تم کیا کہنے آئے ہو"...... ماسٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"صرف یہ بتا دو کہ میک اپ چیک کرنے والے گروپ پاٹونا کا ہیڈ کون ہے اور وہ کہاں مل سکتا ہے"...... عمران نے بڑے مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"مجھے نہیں معلوم"...... ماسٹر نے جواب دیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تمہارا یہ آفس ساؤنڈ پروف ہے اس لئے جو کچھ یہاں ہو گا اس کا علم باہر کسی کو نہیں ہو گا اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ جب تک تم اجازت نہیں دو گے باہر سے کوئی اندر بھی نہیں آئے گا اور میرے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود ہے اگر میں جیب کے اندر سے اس قدر درست نشانہ لگا سکتا ہوں کہ گولی صرف تمہارے پسٹل پر پڑی اور تمہارے ہاتھ اور انگلیوں کو خراش تک نہیں آئی تو اب یہ گولی پلک جھپکنے میں تمہارے دل میں بھی گھس سکتی ہے اور اتنی بات تو تم بھی جانتے ہو گے کہ جب گولی براہ راست دل میں گھس جائے تو آدمی دوسرا سانس نہیں لے سکتا۔ ویسے مجھے تم سے اور تمہارے گروپ سے کوئی دشمنی نہیں ہے اس لئے تم بس مجھے پاٹونا گروپ کے چیف کے بارے میں بتا دو میں خاموشی سے واپس چلا جاؤں گا اس کے بعد اگر تمہارے آدمی مجھے ہلاک کر دیں تو مجھے کوئی فکر نہیں ہو گی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"پاٹونا گروپ کا چیف سٹار ہے۔ پاٹونا ہوٹل کا مالک"۔ ماسٹر نے جواب دیا۔

"اوکے رسیور اٹھاؤ۔ اسے ڈائریکٹ کرو اور پر موجود لاؤڈر کا بٹن آن کر کے سٹار کو کال کرو اور اس سے پوچھو کہ کیا اس کے گروپ نے میرا سراغ لگایا ہے یا نہیں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے اس سے پوچھنے کی۔ یہ میری توہین ہے"۔ ماسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ میں کنفرم ہو جاؤں گا کہ تم نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے درست کہا ہے"...... ماسٹر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اوکے مجھے تم پر اعتماد ہے۔ اب اپنے تمام گروپس کو جنرل کال کرو اور انہیں کہو کہ تم نے میرے خلاف مشن واپس لے لیا ہے اس لئے اب وہ میرے خلاف کوئی کارروائی نہیں کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ ماسٹر کبھی مشن مکمل کئے بغیر اسے واپس نہیں لے سکتا"...... ماسٹر نے انتہائی حتمی انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے تمہاری مرضی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل نے یکلخت گولیاں اگلنا شروع کر دیں۔ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی ماسٹر کے منہ سے یکلخت ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ کرسی سمیت ایک جھٹکے سے پیچھے کی طرف ہٹا اور پھر مڑ کر نیچے فرش پر جا گرا۔ عمران نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور پھر اٹھ کر عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عقبی دروازہ دیکھ کر ہی اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس دروازے سے کلب کی عقبی طرف خفیہ راستہ جاتا ہو گا کیونکہ ایسے کلبوں میں جو سپیشل آفس بنائے جاتے ہیں ان میں اس قسم کے راستے لازماً رکھے جاتے ہیں اور یہی

ہوا۔ عقبی دروازے سے ایک تنگ سا راستہ موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد عمران اس راستے سے گزر کر کلب کی عقبی طرف ایک اور بڑی سڑک پر پہنچ گیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر ایک بک سٹال سے ایک بار پھر اخبار خریدا اور پھر پہلے کی طرح وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر اخبار پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ فرق صرف یہ تھا کہ اس بار ٹیکسی ٹپ ٹاپ کلب کی بجائے پاٹونا ہوٹل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ٹیکسی مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد پاٹونا ہوٹل کی عالیشان عمارت پر پہنچ گئی۔ جہازی سائز کا نیون سائن جل بجھ رہا تھا۔ ٹیکسی نے اسے مین گیٹ کے سامنے اتارا تو عمران نے اس بار بھی اخبار ٹیکسی میں چھوڑا اور کرائے کے ساتھ ٹپ دے کر وہ مین گیٹ میں داخل ہو گیا۔ یہ ہوٹل بھی خوشحال طبقے کے افراد سے بھرا ہوا تھا جن میں عورتوں کی تعداد زیادہ تھی۔ تقریباً ہر ملک کے سیاح بھی یہاں نظر آ رہے تھے۔ عمران اطمینان سے چلتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"یس سر"...... کاؤنٹر کے پیچھے موجود لڑکی نے عمران سے مخاطب ہو کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سٹار سے ملنا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سٹار۔ کون سٹار"...... لڑکی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس ہوٹل کا مالک سٹار"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ سوری سر۔ وہ کسی سے نہیں ملتے"...... لڑکی نے روکھا سا

جواب دیا اور دوسرے کام میں مصروف ہو گئی۔

"چلو وہ نہیں مل سکتے تو کوئی مینجر جنرل مینجر تو ملتا ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"آپ سیکنڈ مینجر سے مل لیں۔ بائیں ہاتھ پر راہداری میں ان کا آفس ہے۔ سوکارتو نام ہے ان کا"...... لڑکی نے جواب دیا۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور تیزی سے بائیں طرف کو بڑھ گیا۔ سارا ہال کراس کر کے وہ بائیں ہاتھ کی راہداری میں پہنچا تو وہاں واقعی ایک آفس موجود تھا جس کے باہر ایک باوردی چپڑاسی کھڑا ہوا تھا۔ عمران کے پہنچنے پر اس نے ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھولا اور دوسرے ہاتھ سے عمران کو بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا تو عمران نے جیب سے ایک چھوٹا سا نوٹ نکال کر اس کے ہاتھ میں دیا اور تیزی سے کمرے میں داخل ہو گیا۔ کمرہ آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا اور وہاں چار مرد اور دو عورتیں موجود تھیں جبکہ آفس ٹیبل کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر جاپانی سوٹ پہنے بیٹھا ہوا تھا اور وہ مسلسل فون سننے میں مصروف تھا اور ساتھ ساتھ ہدایات بھی دے رہا تھا۔ عمران اطمینان سے آگے بڑھا اور پھر وہ میز کی دوسری طرف موجود ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ سیکنڈ مینجر سوکارتو نے اسے سرسری نظروں سے دیکھا اور رسیور رکھ کر دوسرے فون کا رسیور اٹھا لیا اور نمبر پریس کر کے باتیں شروع کر دیں۔ اسی دوران ایک اور فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے پہلے والے فون کا رسیور رکھ کر اس فون کا رسیور اٹھا لیا جس

کی گھنٹی بجی تھی۔ اچانک عمران نے ہاتھ بڑھایا اور دوسرے لمحے اس نے اس کے کان سے لگا ہوا رسیور جھپٹ کر اسے واپس کریڈل پر رکھ دیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیا کیا تم نے۔ کون ہو تم"...... سیکنڈ مینجر نے چونک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ کمرے میں موجود دوسرے افراد بھی عمران کی اس حرکت پر چونک پڑے تھے اور وہ بھی حیرت بھری نظروں سے عمران کی طرف دیکھنے لگے تھے۔ اسی لمحے ایک اور فون کی گھنٹی بجنے لگی تو سیکنڈ مینجر نے ہاتھ رسیور کی طرف بڑھایا لیکن اس کے ہاتھ بڑھانے سے پہلے عمران نے اس فون کا رسیور اٹھا کر سائیڈ پر رکھ دیا۔

"سنو میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں بیٹھا ضائع کرتا رہوں۔ مجھے سٹار سے ملنا ہے اور میں فیوگی ٹاسک کا نمائندہ ہوں"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا تو سیکنڈ مینجر بے اختیار اچھل پڑا۔

"فف۔ فیوگی ٹاسک۔ اوہ۔ اوہ اچھا۔ مگر کس نے بھیجا ہے آپ کو"...... سیکنڈ مینجر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باٹوش نے"...... عمران نے کہا تو سیکنڈ مینجر ایک بار پھر چونک پڑا۔

"لیکن آپ تو ایشیائی ہیں جبکہ"...... سیکنڈ مینجر نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں میک اپ میں ہوں"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے

میں جواب دیا۔

" اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے جناب آیئے میرے ساتھ "....... مینجر نے اس بار قدرے مطمئن لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

" آیئے جناب "....... اس نے عقبی دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔ مینجر نے کمرے میں موجود دوسرے افراد سے کچھ کہنا تو ایک طرف کسی کی طرف دیکھا تک نہیں۔ عقبی دروازے سے وہ ایک تنگ سے راستے سے ہوتے ہوئے ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے جس میں ایک بند دروازہ تھا جس کے باہر دیوار پر ایک فون پیس ہک کے ساتھ لٹکا ہوا تھا۔ مینجر نے فون پیس اٹھایا اور اس پر دو نمبر پریس کر دیئے۔

" سوکارتو بول رہا ہوں چیف۔ ایک ایشیائی صاحب آئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ فیوگی ٹاسک کے کسی باٹوش کے نمائندہ ہیں اور آپ سے ملنا چاہتے ہیں "....... سیکنڈ مینجر سوکارتو نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اوکے سر "....... دوسری طرف سے بات سننے کے بعد سوکارتو نے کہا اور فون پیس اس نے واپس ہک سے لٹکا دیا۔ چند لمحوں بعد ہلکی سی کھٹک کے ساتھ ہی دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔

" آیئے جناب "....... سوکارتو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر سوکارتو کے پیچھے آگے بڑھتا چلا

گیا۔ یہ ایک اور راستہ تھا جس کے اختتام پر ایک اور دروازہ تھا جس پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا لیکن جیسے ہی وہ دونوں اس دروازے کے قریب پہنچے جلتا ہوا سرخ بلب ایک جھماکے سے بجھ گیا۔

" تشریف لے جایئے جناب چیف آپ کے منتظر ہیں "۔ سوکارتو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔

" تشریف رکھیں مسٹر چیف ابھی آ رہے ہیں "....... ایک سائیڈ پر موجود مائیک سے ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا اور عمران سر ہلاتا ہوا ایک سائیڈ پر موجود کرسی پر بیٹھ گیا لیکن جیسے ہی وہ کرسی پر بیٹھا اچانک اسے ایسے محسوس ہوا جیسے اس کی پشت میں کوئی سوئی اتر گئی ہو۔ اس نے چونک کر اٹھنا چاہا لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن پر اس تیزی سے سیاہ پردہ سا پھیلتا چلا گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ہی عمران کے تمام احساسات بھی تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی باٹوش نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ وہ اس وقت اپنی رہائش گاہ پر موجود تھا۔

"یس"...... باٹوش نے کہا۔

"سٹار بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سٹار کی آواز سنائی دی تو باٹوش بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی تھی کیونکہ سٹار کی طرف سے کال آنے کا مطلب تھا کہ وہ لازماً عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں ہی کوئی اطلاع دے گا۔

"یس۔ راسکو بول رہا ہوں"...... باٹوش نے کہا۔

"آپ کا مطلوبہ آدمی اس وقت میری تحویل میں ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو باٹوش بے اختیار چونک پڑا۔

"مطلوبہ آدمی۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"...... باٹوش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نے میرے گروپ کو پاکیشیائی علی عمران کا میک اپ چیک کر کے اس کی اطلاع ماسٹر کو دینے کے لئے کہا تھا۔ ہم نے پورے ٹاکیو میں جگہ جگہ کیمرے نصب کر دیئے تھے لیکن اب تک کسی طرف سے بھی مطلوبہ اطلاع نہ مل رہی تھی۔ پھر اچانک مجھے میرے سیکنڈ مینجر نے اطلاع دی کہ ایک ایشیائی فیوگی ٹاسک کے باٹوش کا نمائندہ بن کر آیا ہے اور وہ مجھ سے ملنا چاہتا ہے تو میں بے اختیار چونک پڑا۔ میں نے اسے سپیشل آفس میں کال کرایا اور جب وہ سپیشل آفس کی راہداری سے گزرا تو میں نے اسے سکرین پر دیکھا۔ وہ آپ کا وہی مطلوبہ آدمی تھا اور میک اپ میں بھی نہ تھا بلکہ اپنی اصل صورت میں تھا۔ چنانچہ میں نے اس سپیشل آفس میں موجود تمام کرسیوں میں موجود خصوصی نظام آن کر دیا جس کے نتیجے میں وہ جیسے ہی ایک کرسی پر بیٹھا اس کی پشت میں سوئی لگی جس کی نوک پر بے ہوش کر دینے والا انتہائی تیز مادہ لگا ہوا تھا۔ اس کی وجہ سے وہ پلک جھپکنے میں ہی بے ہوش ہو گیا۔ میں نے اسے وہاں سے اٹھوا کر بلیک روم میں راڈز والی مخصوص کرسی میں جکڑ دیا۔ اسی دوران مجھے یہ اطلاع ملی کہ کوئی ایشیائی ٹپ ٹاپ کلب کے ماسٹر سے ملا ہے اور پھر ماسٹر کی لاش اس کے آفس میں پڑی ہوئی ملی ہے۔ اسے گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے اور اسی طرح ماسٹر کے ایک خاص آدمی مساکو کی لاش بھی اس کے ایک خفیہ پوائنٹ سے ملی ہے۔ میں نے جب ماسٹر کو ہلاک کرنے والے ایشیائی کا حلیہ معلوم کرایا تو یہ وہی

آدمی تھا جو میرے پاس آیا تھا۔ میں نے آپ کو فون اس لئے کیا ہے کہ اب آپ بتائیں کہ اس آدمی کا کیا کرنا ہے کیونکہ میں اور میرا گروپ تو صرف چیکنگ کرتا ہے۔ ہم کسی کو ہلاک نہیں کیا کرتے یہ ہمارے گروپ کے اصولوں کے خلاف ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں اسے ماسٹر گروپ کے حوالے کر دوں یا آپ کہیں تو اسے آپ کے پاس بھجوا دوں"...... دوسری طرف سے سٹار نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اس کا حلیہ اور قدوقامت کیا ہے"...... باٹوش نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا تو دوسری طرف سے حلیہ اور قدوقامت کی تفصیل بتا دی گئی۔

" اوہ۔ یہی علی عمران ہے۔ یہی ہے۔ لیکن آپ نے اس کا میک اپ چیک کیا ہے یا نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ بھی ڈاج ہو اور ہاں یہ اکیلا تھا یا اس کے ساتھی بھی پکڑے گئے ہیں"...... باٹوش نے تیز لہجے میں کہا۔

" یہ اکیلا ہے۔ میں نے چیکنگ کرا لی ہے۔ اس کے ساتھ کوئی ساتھی نہیں ہے۔ یہ جس ٹیکسی میں یہاں پہنچا ہے اسے بھی دریافت کر لیا گیا ہے۔ اس کے مطابق یہ ٹپ ٹاپ کلب کی عقبی طرف کی سڑک سے ٹیکسی میں بیٹھ کر سیدھا یہاں پہنچا ہے اور سارے راستے اخبار پڑھتا رہا ہے۔ میں نے خصوصی میک اپ واشر سے چیک کرا لیا ہے۔ یہ میک اپ میں نہیں ہے"...... سٹار نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" جب سے آپ نے اسے بے ہوش کیا ہے یہ ہوش میں تو نہیں آیا"...... باٹوش نے پوچھا۔

" نہیں اور نہ اس وقت تک ہوش میں آسکے گا جب تک اسے انٹی انجکشن نہ لگایا جائے گا"...... سٹار نے جواب دیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہی ہمارا مطلوبہ آدمی ہے اور یہ انتہائی خطرناک ترین آدمی ہے۔ تم اسے فوری طور اسی بے ہوشی کے عالم میں ہلاک کرا دو"...... باٹوش نے کہا۔

" آئی ایم سوری۔ میں نے کہا ہے کہ یہ ہمارے اصولوں کے خلاف ہے۔ ہم کسی کو قتل نہیں کر سکتے اسی لئے تو میں نے آپ کو کال کیا ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" یہ آدمی اس وقت کہاں ہے"...... باٹوش نے پوچھا۔

" پاٹونا ہوٹل کے بلیک روم میں"...... سٹار نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے میرا آدمی زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ میں آپ کے پاس پہنچ جائے گا۔ وہ اسے ہلاک کر دے گا"...... باٹوش نے کہا۔

" نہیں مسٹر راسکو۔ ایسے نہیں البتہ ہم اسے آپ کے آدمی کے حوالے کر دیں گے وہ ہمارے ہوٹل سے باہر لے جا کر اس کے ساتھ جو چاہے سلوک کرے بہرحال ہمارے ہوٹل میں یہ کام نہیں ہو سکتا اور چونکہ آپ کا دیا ہوا مشن مکمل ہو گیا ہے اس لئے آپ بقیہ رقم بھی اپنے آدمی کے ہاتھ بھجوا دیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے میرا آدمی پہنچ رہا ہے۔ اس کا نام سیٹوما ہے اور وہ آپ سے خصوصی طور پر لاسٹ ایکشن کا کوڈ کہے گا تب آپ اس کے حوالے اس آدمی کو کر دیں۔ رقم بھی آپ تک پہنچ جائے گی بے فکر رہیں"...... باٹوش نے کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے آپ پر اعتماد ہے۔ آپ آدمی بھجوا دیں میں کاؤنٹر پر اس کا نام بھجوا دیتا ہوں تاکہ اسے فوری طور پر مجھ سے ملوا دیا جائے"...... سٹار نے کہا۔

"اوکے"...... باٹوش نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ سیٹوما بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"راسکو فرام دس اینڈ"...... باٹوش نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ یس باس۔ حکم باس"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"سیٹوما پاکیشیا کا انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ علی عمران اس وقت بے ہوشی کے عالم میں پاتونا ہوٹل کے سٹار کی تحویل میں ہے۔ تم کار لے کر اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ فوراً پاتونا ہوٹل پہنچو۔ کاؤنٹر پر تم اپنا بتاؤ گے تو تمہیں سٹار تک پہنچا دیا جائے گا۔ تم نے سٹار کو خصوصی کوڈ لاسٹ ایکشن کہنا ہے تو وہ علی عمران کو تمہارے حوالے کر دے گا۔ تم اسے کار میں ڈال کر اپنے پوائنٹ پر لے جانا اور اسی

بے ہوشی کے عالم میں ہلاک کر کے پھر مجھے رپورٹ دینی ہے۔ فوری حرکت میں آ جاؤ اور سنو اس عمران کو کسی طرح بھی ہوش میں نہ لے آنا اور اسے ہلاک کرنے میں ایک لمحہ بھی ضائع مت کرنا۔ اس پر پورا میگزین خالی کر دو اور پھر مجھے اطلاع دو۔ میں تمہاری رپورٹ کا منتظر رہوں گا اور تمہیں اس کا خصوصی انعام بھی ملے گا اور تمہارا عہدہ بھی بڑھ جائے گا"...... باٹوش نے کہا۔

"یس باس۔ آپ بے فکر رہیں آپ کے حکم کی لفظ بلفظ تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اوکے۔ فوراً حرکت میں آ جاؤ"...... باٹوش نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر کرسی سے اٹھ کر اس نے کمرے میں ٹہلنا شروع کر دیا۔ اس کے انداز میں بے چینی نمایاں تھی۔ وہ بار بار مڑ کر فون کی طرف دیکھتا اور پھر ٹہلنا شروع کر دیتا۔ جب کافی دیر گزر گئی اور کال نہ آئی تو وہ کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے گھڑی دیکھنا شروع کر دی۔

"اوہ۔ میں خواہ مخواہ اتنا پریشان ہو رہا ہوں۔ ابھی تو وہ کلب پہنچا ہو گا"...... گھڑی دیکھ کر باٹوش نے کہا اور پھر اس نے کرسی کی پشت سے سر ٹکا دیا۔ کچھ دیر بعد وہ ایک بار پھر اٹھا اور اس نے ایک بار پھر کمرے میں ٹہلنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر تک ٹہلنے کے بعد وہ پھر کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے گھڑی دیکھنا شروع کر دی۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے طویل انتظار کے بعد اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو

اس نے اس طرح جھپٹ کر رسیور اٹھالیا جیسے اگر اسے معمولی سی بھی دیر ہو گئی تو شاید فون پیس میں ایٹم بم پھٹ پڑے گا۔

"یس۔ راسکو بول رہا ہوں"....... باٹوش نے تیز لہجے میں کہا۔

"سیٹوما بول رہا ہوں باس"....... دوسری طرف سے سیٹوما کی انتہائی مطمئن آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا رپورٹ ہے"....... باٹوش نے پہلے سے زیادہ تیز لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو چکی ہے۔ اس وقت گولیوں سے چھلنی عمران کی لاش میرے سامنے پڑی ہوئی ہے"....... سیٹوما نے جواب دیا۔

"تم نے سٹار کو جاکر کیا کوڈ بتایا تھا"....... باٹوش نے چونک کر پوچھا۔

"لاسٹ ایکشن۔ آپ نے یہی کہا تھا ناں"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو باٹوش نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"کیا عمران اپنے اصل حلیے میں تھا یا میک اپ میں"....... باٹوش نے پوچھا۔

"اپنے اصل حلیے میں باس"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے تم ایسا کرو کہ اس لاش سمیت خصوصی اسٹیمر میں فیوگی آجاؤ اور یہاں سپیشل پوائنٹ پر فیٹی کے حوالے کر کے مجھے اطلاع دو۔ میں خود سپیشل پوائنٹ پر آکر عمران کی لاش چیک کرنا چاہتا

ہوں کیونکہ اس جیسے آدمی کی اس طرح موت میرے گلے سے نیچے نہیں اتر رہی"....... باٹوش نے کہا۔

"جیسے آپ کا حکم باس"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور باٹوش نے رسیور رکھ دیا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"فیٹی بول رہا ہوں"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"راسکو بول رہا ہوں"....... باٹوش نے کہا۔

"یس باس"....... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"کیا تم پاکیشیائی ایجنٹ عمران کو پہچانتے ہو"....... باٹوش نے کہا۔

"عمران کو۔ یس سر اچھی طرح۔ کئی بار اس سے ایکریمیا میں ملاقات ہو چکی ہے"....... فیٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ ٹاکیو میں مارا جا چکا ہے۔ سیٹوما اس کی لاش اسٹیمر کے ذریعے فیوگی لا رہا ہے اور وہ لاش سمیت تمہارے پاس پہنچ رہا ہے۔ تم نے خود عمران کی لاش کو چیک کرنا ہے۔ خاص طور پر اس کا چہرہ میک اپ واشر سے کئی بار چیک کرنا کیونکہ وہ عام طور پر ڈبل میک کرنے کا بھی عادی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے اپنا میک اپ کر کے کسی اور کو بھیج دیا ہو تاکہ ہم مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں کہ وہ ہلاک ہو چکا

ہے۔ اس کے بعد مجھے اطلاع دینا۔ تمہاری اطلاع کے بعد میں خود
سپیشل پوائنٹ پر آجاؤں گا"...... باٹوش نے کہا۔

" یس باس۔ آپ بے فکر رہیں میں خصوصی طور پر چیک کروں
گا"...... فینٹی نے جواب دیا تو باٹوش نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے کیونکہ
اسے معلوم تھا کہ فینٹی ان معاملات میں بے حد تیز ہے اسی لئے وہ لازماً
درست چیکنگ کرے گا۔

جولیا اور اس کے ساتھی ٹاکیو کے بین الاقوامی ایئرپورٹ سے باہر
آئے تو ان کا رخ ٹیکسی سٹینڈ کی طرف تھا۔

" اب کیا پروگرام ہے مس جولیا"۔ صفدر نے جولیا سے مخاطب
ہو کر کہا کیونکہ عمران کے بعد اس گروپ کی انچارج جولیا ہی تھی۔

" وہی جو طیارے میں طے کیا گیا تھا۔ پہلے کسی ہوٹل میں کمرے
لے کر وہاں سے مارکیٹ جائیں گے اور وہاں سے اسلحہ خریدیں گے۔
اس کے بعد ماسٹر اور سٹار کو چیک کریں گے"...... جولیا نے کہا تو
صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن ابھی وہ تھوڑا ہی آگے بڑھے تھے
کہ ایک پولیس آفیسر نے انہیں روک لیا۔

" آپ ادھر نہیں جا سکتے جناب۔ یہ ممنوعہ علاقہ ہے۔ وہاں
فائرنگ ہوئی ہے اور دو افراد ہلاک ہو گئے ہیں اس بارے میں
پولیس چیکنگ کر رہی ہے"...... پولیس آفیسر نے کہا تو وہ سب

ٹھٹھک کر رک گئے۔

"کب ہوئی ہے فائرنگ"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"ایک گھنٹہ پہلے"...... پولیس آفیسر نے جواب دیا۔

"کون ہلاک ہوا ہے۔ کیا کوئی غیر ملکی"...... جولیا نے پوچھا۔

"اوہ نہیں مس۔ دو مقامی افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ جہاں تک بتایا جا رہا ہے کسی ایشیائی پر عمارت کی بالکونی سے فائرنگ کی گئی تھی لیکن وہ بچ گیا جبکہ دو مقامی آدمی فائرنگ کی زد میں آ گئے البتہ وہ مقامی بھی غائب ہو گیا اور فائرنگ کرنے والا بھی نہیں مل سکا۔ پولیس اس بارے میں شواہد تلاش کر رہی ہے"...... پولیس آفیسر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ لیکن ہم تو ٹیکسی سٹینڈ جانا چاہتے ہیں"۔ جولیا نے کہا۔

"آپ دائیں طرف سے گھوم کر جائیں"...... پولیس آفیسر نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ دائیں ہاتھ پر مڑ گئی۔

"صفدر، عمران پر فائرنگ ہوئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران کو پہچان لیا گیا ہے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب نے اپنی پلاننگ بتائی تھی کہ وہ پہلے ماسٹر کے ذریعے اس باٹو گروپ کو اس کے کام سے ہٹائے گا اور پھر ستار کے گروپ پاٹونا پر کام کرے گا تاکہ چیکنگ ختم ہو سکے۔ حملہ باٹو گروپ نے کرنا تھا اس لئے لامحالہ پاٹونا گروپ نے اسے چیک کر لیا ہو گا اور اس کی اطلاع باٹو گروپ کو دے دی ہو گی اور عمران اب جہاں

بھی ہو گا بہرحال وہ ماسٹر تک پہنچے گا اس لئے ہمیں اب ہوٹل جانے کی بجائے سیدھا ماسٹر تک پہنچنا چاہئے"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن دو باتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہمیں ماسٹر کے بارے میں تفصیل کا علم نہیں ہے اور دوسرا ہمارے پاس اسلحہ بھی نہیں ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔ وہ دائیں طرف سے ایک لمبا چکر کاٹ کر ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"ٹیکسی ڈرائیور ایسے لوگوں کو جانتے ہیں اس لئے اس سے معلومات مل سکتی ہیں اور اسلحہ خریدنے کا وقت نہیں ہے۔ اسلحہ بھی وہیں سے ہی حاصل کر لیا جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اسلحے کے بغیر ہم کچھ نہیں کر سکیں گے البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ پہلے اس ماسٹر کے بارے میں معلومات حاصل کر لیں پھر تم اکیلے جا کر مارکیٹ سے اسلحہ خریدو گے جبکہ ہم ماسٹر کے اڈے پر پہنچ جائیں گے۔ ویسے فکر مت کرو عمران اتنا کمزور بھی نہیں ہے کہ آسانی سے ایسے مجرموں کے ہاتھ آ سکے"...... جولیا نے کہا تو صفدر نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ باقی ساتھی خاموشی سے ان کے پیچھے چل رہے تھے لیکن وہ سب بے حد چوکنا اور ہوشیار نظر آ رہے تھے۔

"آپ ایک منٹ رکیں میں بات کرتا ہوں"...... صفدر نے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا قطار میں سب سے آگے موجود ٹیکسی تک پہنچ گیا۔ یہاں ٹیکسیاں قطار کی صورت میں کھڑی ہوئی تھیں اور نمبر

کے تحت چلتی تھیں۔

"یس سر"...... ٹیکسی ڈرائیور نے صفدر کے قریب آنے پر کہا۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر جب اس نے جیب سے ہاتھ نکالا تو اس کے ہاتھ میں ایک بڑا نوٹ تھا۔ کرنسی انہوں نے ایئرپورٹ کے اندرونی کاؤنٹر سے ہی تبدیل کرالی تھی۔

"یہ کرایے کے علاوہ تمہارا ہوگا اور کرایہ بھی میٹر سے ڈبل ملے گا"...... صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ فرمایئے میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... ڈرائیور کی بے اختیار باچھیں کھل گئی تھیں۔

"یہاں ایک باٹو گروپ ہے جس کا انچارج ماسٹر ہے۔ ہمیں اس سے ملنا ہے اور بس"...... صفدر نے کہا۔

"ماسٹر ٹپ ٹاپ کلب والا۔ اوہ۔ وہ تو انتہائی خطرناک آدمی ہے"...... ڈرائیور نے کہا۔

"ہم نے بھی اس سے خطرناک کام لینا ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ لیکن میں آپ کو ٹپ ٹاپ کلب کے باہر ہی ڈراپ کر دوں گا اندر نہیں"...... ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"او کے"...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ کے اشارے سے اپنے ساتھیوں کو بلایا۔ چونکہ وہ سب ایک ٹیکسی میں نہ بیٹھ سکتے تھے اس لئے صفدر نے کیپٹن شکیل کو ٹپ ٹاپ

کلب کے بارے میں بتا کر دوسری ٹیکسی میں بٹھا دیا اور جولیا بھی کیپٹن شکیل کے ساتھ ہی دوسری ٹیکسی کی طرف بڑھ گئی کیونکہ فرنٹ سیٹ پر دو مسافر نہ بیٹھ سکتے تھے اس لئے اس نے کیپٹن شکیل کے ساتھ دوسری ٹیکسی میں بیٹھنے کا فیصلہ کیا تھا تاکہ اس ٹیکسی میں فرنٹ سیٹ پر صالحہ بیٹھ سکے اور پھر تھوڑی دیر بعد دونوں ٹیکسیاں آگے پیچھے دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئیں۔ تھوڑی دیر بعد دونوں ٹیکسیاں ایک تین منزلہ عمارت کے سامنے جا کر رک گئیں اور جولیا اور اس کے ساتھی نیچے اترے۔ صفدر اور کیپٹن شکیل نے اپنی اپنی ٹیکسی کا کرایہ ادا کیا اور پھر وہ سب اس کلب کے کمپاؤنڈ کی طرف بڑھے جو تھوڑا آگے تھا لیکن جیسے ہی وہ کمپاؤنڈ گیٹ میں پہنچے وہ یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑے کہ وہاں پولیس کی دو تین گاڑیاں موجود تھیں۔ ان کے ساتھ اب ایک ایمبولینس بھی کھڑی تھی اور اندر سے سٹریچر پر کسی لاش کو اٹھا کر باہر لایا جا رہا تھا۔

"کلب بند ہو گیا ہے جناب۔ یہاں قتل ہو گیا ہے"...... اسی لمحے پولیس آفیسر نے تیزی سے ان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"قتل ہو گیا ہے۔ کون کس طرح"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"کلب کا مالک ماسٹر۔ اس سے ملنے کوئی ایشیائی اس کے آفس میں گیا اور پھر اس ماسٹر کی لاش ملی ہے۔ اسے گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا اس لئے کلب بند ہے۔ پولیس انکوائری کر رہی ہے"۔ پولیس

آفیسر نے جواب دیا۔

"کیا قاتل پکڑا گیا ہے"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"جی نہیں۔ وہ آفس کے عقبی دروازے سے نکل گیا ہے۔ بہرحال جلد ہی پولیس اسے گرفتار کر لے گی"...... پولیس آفیسر نے جواب دیا۔

"کب ہوا یہ واقعہ"...... اس بار صفدر نے پوچھا۔

"جی دس پندرہ منٹ پہلے ہمیں اطلاع ملی ہے"...... پولیس آفیسر نے جواب دیا۔

"آیئے مس جولیا"...... صفدر نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ جولیا اور باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے کمپاؤنڈ سے باہر آگئے۔

"یہ کام یقیناً عمران کا ہے لیکن اب عمران کہاں گیا ہو گا"۔ کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر آکر جولیا نے کہا۔

"وہ اب لازماً اس چیکنگ کرنے والے پاٹونا گروپ کے چیف سٹار کے پاس گیا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن اس سٹار کے بارے میں تفصیل تو ہمیں معلوم نہیں ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"ایسے گروپ مشہور ہوتے ہیں جو اس قدر جدید آلات استعمال کرتے ہیں۔ آپ یہاں ٹھہریں میں ابھی معلوم کر کے آتا ہوں"۔ صفدر نے کہا۔

"کہاں سے معلوم کرو گے"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہاں سے کچھ فاصلے پر ایک دوسرا کلب ہے وہاں کسی ویٹر سے معلوم ہو جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

"تو آؤ پھر سب وہیں چلتے ہیں"...... جولیا نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ فٹ پاتھ پر پیدل چلتے ہوئے کچھ فاصلے پر موجود ایک اور کلب تک پہنچ گئے۔ صفدر انہیں وہیں رکنے کا اشارہ کر کے تیزی سے اندر چلا گیا۔

"میرا خیال ہے مس جولیا ہمیں اس طرح عمران کے پیچھے مارے مارے پھرنے کی بجائے فیوگی پہنچنا چاہئے۔ اصل ہیڈ کوارٹر وہیں ہے اور عمران لامحالہ وہیں پہنچے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ تم ٹھیک کہتے ہو لیکن وہاں ہم اسے ٹریس کیسے کریں گے"...... جولیا نے کہا۔

"باٹوش یہاں کا معروف ایجنٹ ہے اس لئے کہیں نہ کہیں سے اس کا سراغ بہرحال مل جائے گا"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر واپس آگیا۔

"سٹار پاٹونا ہوٹل میں ہوتا ہے۔ میں نے معلوم کر لیا ہے"۔ صفدر نے واپس آکر کہا۔

"کیپٹن شکیل نے ایک اور تجویز دی ہے اور میرا خیال ہے کہ وہ زیادہ درست ہے"...... جولیا نے کہا۔

"کون سی"...... صفدر نے چونک کر پوچھا تو جولیا نے کیپٹن شکیل کی بات دوہرا دی۔

" لیکن یہ ضروری تو نہیں کہ وہاں ہیڈ کوارٹر ہو ورنہ عمران صاحب یہاں ٹاکیو کیوں آتے اور پھر ٹاکیو پر اتنے لمبے چوڑے انتظامات کیوں کیئے جاتے"....... صفدر نے کہا۔

" عمران صاحب یہاں سے وہاں کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے ورنہ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ جو گروپ اس جزیرے کو ٹاکیو سے علیحدہ کرنے کا کام کر رہا ہو وہ ٹاکیو میں ہیڈ کوارٹر بنائے اور پھر باٹوش معروف ایجنٹ ہے وہاں سے اس کا سراغ بھی لگایا جا سکتا ہے"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ عمران صاحب کے پیچھے بھاگنے کی بجائے یہ زیادہ بہتر ہے کہ ہم وہیں چلیں"....... صالحہ نے کہا۔

" او کے ٹھیک ہے۔ پھر واپس ایئرپورٹ چلو"....... جولیا نے کہا۔

" مس جولیا۔ فیوگی طیارے کے ذریعے جانے کی بجائے ہمیں اسٹیمر پر جانا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ ایئرپورٹ پر خصوصی چیکنگ وغیرہ کی گئی ہو۔ بہرحال باٹوش تیز ایجنٹ ہے اور اس کے رابطے ناراک میں بھی ہو سکتے ہیں اس لئے ممکن ہے اسے ہمارے گروپ کے بارے میں اطلاعات مل چکی ہوں"....... صفدر نے کہا۔

" ٹھیک ہے چلو"....... جولیا نے کہا اور وہ سب قریب ہی موجود ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس کے ساتھ ہی اسے اپنے جسم میں درد کی تیز لہر سی دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی اور اس کے ساتھ ہی اس کا شعور پوری طرح جاگ اٹھا۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے محسوس ہوا کہ وہ ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے جسم کو رسی کی مدد سے کرسی سے باندھ دیا گیا ہے۔ شعور بیدار ہوتے ہی اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کے واقعات کسی فلم کی طرح گھوم گئے۔ اسے یاد آگیا تھا کہ وہ سٹار سے ملنے اس کے سپیشل آفس میں گیا تھا اور پھر جیسے ہی وہ ایک کرسی پر بیٹھا اسے اپنی پشت میں سوئی چبھنے کا احساس ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر تاریک پردہ سا پھیلتا چلا گیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا لیکن یہ وہ سپیشل آفس نہ تھا بلکہ کوئی دوسرا چھوٹا سا کمرہ تھا۔ اس کے سامنے دو کرسیاں پڑی ہوئی تھیں۔ عمران نے ہوش

میں آتے ہی رسی کھولنے کے لئے کوششیں شروع کر دیں لیکن ابھی اس نے اپنی کوششوں کا آغاز کیا ہی تھا کہ اچانک دروازہ کھلا اور ایک مقامی باچانی جس کے ہاتھ میں مشین گن تھی اندر داخل ہوا اور پھر ہٹ کر دروازے کی سائیڈ میں کھڑا ہو گیا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے اسے کسی کے آنے کا انتظار ہو۔

" کیا میں ستار کی قید میں ہوں "...... عمران نے اس باچانی سے مخاطب ہو کر کہا تو اس باچانی نے پہلے تو چونک کر عمران کی طرف دیکھا جیسے وہ اس کے باچانی زبان بولنے پر حیران ہوا ہو۔

" نہیں "...... اس نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد مختصر سا جواب دیا۔

" تو پھر میں کس کی قید میں ہوں "...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" سیٹوما کی قید میں "...... باچانی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ سیٹوما کا نام اس کے ذہن میں موجود تھا لیکن اسے یاد نہ آ رہا تھا کہ اس نے یہ نام اور کس سے سنا ہے۔

" سیٹوما کیا کسی تنظیم کا نام ہے یا کسی آدمی کا "...... عمران نے کہا۔

" خاموش رہو ورنہ فائر کھول دوں گا "...... اس بار باچانی نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا۔

" کیا یہاں باچان میں بولنے پر ٹیکس ہے "...... عمران نے کہا تو

باچانی پہلے تو پتھریلا چہرہ لئے کھڑا رہا پھر یکلخت ہنس پڑا۔ شاید عمران کی بات اسے دیر سے سمجھ میں آئی تھی۔

" ٹیکس نہیں ہے لیکن میں زیادہ باتیں کرنا پسند نہیں کرتا "۔ اس بار اس باچانی نے نرم لہجے میں جواب دیا۔

" حالانکہ عام طور پر باچانیوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ بہت بولتے ہیں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک قدرے لمبے قد اور دبلے جسم کا مالک باچانی اندر داخل ہوا اور اسے دیکھتے ہی عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اب وہ اسے پہچان چکا تھا۔ یہ سیٹوما تھا اور اس کا تعلق باچان کی ایک خفیہ سرکاری ایجنسی سے تھا اور کچھ عرصہ پہلے ایک مشن کے دوران سیٹوما نے اس کے ساتھ مل کر کام کیا تھا اور سیٹوما سے عمران کی اچھی خاصی دوستی تھی۔

" اچھا تو میں تمہاری قید میں ہوں۔ بہت خوب "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سیٹوما بے اختیار مسکرا دیا اور پھر وہ عمران کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

" نوگی "...... سیٹوما نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے عقب میں موجود مشین گن بردار سے کہا۔

" یس باس "...... نوگی نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

" اس عمران کی کرسی کے عقب میں جا کر کھڑے ہو جاؤ۔ یہ

رسیاں کھولنے کا ماہر ہے۔ اگر اس کے ہاتھ حرکت کریں تو بے شک گولیوں سے اڑا دینا"...... سیٹوما نے نوگی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" خیال رکھنا ایسا نہ ہو کہ کوئی بھولی بھٹکی گولی سیٹوما کو لگ جائے اور وہ لاش میں تبدیل ہو جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" سنو عمران۔ تم نے اور میں نے اکٹھے اچھا وقت گزارا ہے اور مجھے تمہاری بے پناہ صلاحیتوں کا بھی اعتراف ہے اور اسی لئے میں نے باس کی ہدایات کے برعکس تمہیں ہوش بھی دلایا ہے حالانکہ باس کا سخت ترین حکم ہے کہ تمہیں بے ہوشی کے دوران ہی ہلاک کر دیا جائے اور یہ بھی بتا دوں کہ میں ابھی باس کو کال کر کے آ رہا ہوں جس میں، میں نے اسے حتمی طور پر بتایا کہ میں نے بے ہوشی کے دوران ہی تمہیں گولیاں مار کر ہلاک کر دیا ہے۔ میرا خیال تھا کہ وہ تمہاری لاش برقی بھٹی میں ڈلنے کا حکم دے گا لیکن شاید اسے تمہاری موت پر یقین نہیں آیا اس لئے اس نے حکم دیا ہے کہ تمہاری لاش کو فیوگی لے جایا جائے۔ جہاں فیٹی چیک کرے گا اور پھر وہ باس کو اطلاع دے گا اور پھر باس آ کر چیکنگ کرے گا اس لئے اب تمہاری ہلاکت ناگزیر ہو چکی ہے"...... سیٹوما نے عمران کی بات کا کوئی جواب دینے کی بجائے انتہائی سنجیدہ لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

" تمہاری اس تقریر سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ تمہارا باس باٹوش

ہے اور وہ فیوگی میں موجود ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ تم ٹھیک سمجھے ہو"...... سیٹوما نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ عمران نے اس کے چہرے پر ذہنی الجھن کے واضح تاثرات چیک کر لئے تھے۔

" اور تم نے باٹوش کی اس ہدایت کو نظرانداز کر دیا کہ مجھے بے ہوشی کے عالم میں ہلاک کر دیا جائے بلکہ تم نے مجھے ہلاک کرنے کی بجائے اس کرسی پر بٹھا کر رسیوں کی مدد سے باندھا اور پھر ہوش میں بھی لے آئے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم ابھی یہ فیصلہ نہیں کر سکے کہ تم باٹوش کے خلاف کھل کر اس کے مقابل آؤ یا اس کی ماتحتی کو ہمیشہ کے لئے قبول کر لو"...... عمران نے کہا تو سیٹوما نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کچھ کہنا چاہتا ہو لیکن کہہ نہ پا رہا ہو۔

" یہ نوگی تمہارا وفادار ہو گا لیکن بہتر یہی ہے کہ اسے باہر بھیج دو۔ میرا وعدہ کہ میں رسیاں کھولنے کی کوشش نہیں کروں گا اور تمہیں معلوم ہے کہ میں اپنا وعدہ پورا کرتا ہوں"...... عمران نے یکلخت سنجیدہ لہجے میں کہا۔ وہ دراصل اب یہ سمجھ گیا تھا کہ سیٹوما کسی کشمکش کا شکار ہے اور وہ اب اس سلسلے میں اسے سیٹ کرنا چاہتا تھا۔

" نوگی تم باہر جاؤ"...... سیٹوما نے نوگی سے کہا۔

"یس باس"...... نوگی نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"میں اپنے وعدے پر قائم رہوں گا سیٹوما لیکن نوگی تمہارا وفادار نہیں ہے۔ وہ باٹوش کو فون کر کے اصل حالات بتا دے گا"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ ایسا نہیں کر سکتا"...... سیٹوما نے حتمی لہجے میں کہا۔

"میں نے تم سے وعدہ کیا ہے اور میں اپنے وعدے پر قائم رہوں گا۔ تم بے شک باہر جا کر چیک کر لو۔ میں نہیں چاہتا کہ تم اس انداز میں اپنی جان کو رسک میں ڈالو۔ باٹوش کے متعلق میں تم سے زیادہ جانتا ہوں"...... عمران نے بااعتماد لہجے میں کہا تو سیٹوما چند لمحے کشمکش کے انداز میں بیٹھا رہا پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور باہر چلا گیا۔ اس کے عقب میں دروازہ بند ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ نوگی نے دروازے سے باہر جانے سے پہلے مڑ کر جس انداز میں سیٹوما کو دیکھا تھا اس سے عمران سمجھ گیا تھا کہ نوگی سیٹوما کا وفادار نہیں ہے بلکہ وہ باٹوش کا وفادار ہے اور اسے یقین تھا کہ اس کا اندازہ درست ثابت ہو گا اور وہی ہوا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور سیٹوما اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے آثار تھے۔

"تم نے درست اندازہ لگایا تھا عمران۔ وہ واقعی باٹوش کو فون

کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن دوسری طرف لائن انگیج تھی۔ میں نے اسے ہلاک کر دیا ہے"...... سیٹوما نے کہا اور ایک بار پھر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"سنو سیٹوما۔ باٹوش بہت اچھا ایجنٹ ہے اور میرے اس کے ساتھ خاصے گہرے دوستانہ تعلقات ہیں لیکن باٹوش نے موجودہ راستہ اختیار کر کے اپنی موت کے پروانے پر دستخط کر دیئے ہیں۔ اس کا تو خیال ہو گا کہ فیوگی سٹیٹ علیحدہ ہوتے ہی وہ فیوگی کی سیکرٹ سروس کا چیف بن جائے گا لیکن مجھے معلوم ہے کہ ایسا نہیں ہو گا کیونکہ جو تنظیمیں ملک علیحدہ کراتی ہیں وہ اپنے خاص آدمیوں کو پہلے ہلاک کرتی ہیں تاکہ یہ لوگ انہیں بلیک میل نہ کر سکیں۔ پوری دنیا میں ایسی بے شمار مثالیں موجود ہیں اس لئے اگر بفرض محال فیوگی سٹیٹ علیحدہ قائم بھی ہو گئی تو نہ ہی باٹوش زندہ رہے گا اور نہ تم اور نہ ہی اس کے دوسرے ساتھی جبکہ اس وقت حکومت باچان کا ساتھ دے کر تم اپنا مستقبل روشن کر سکتے ہو اور مجھے معلوم ہے کہ تمہارے ذہن میں بھی یہی کشمکش موجود ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات درست ہو گی لیکن میں ایک اور انداز سے سوچ رہا تھا۔ جب سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور تم فیوگی ٹاسک کے خلاف کام کر رہے ہو تب سے میں فیوگی ٹاسک کے مستقبل سے مایوس ہو چکا ہوں۔ مجھے تمہاری اور پاکیشیا سیکرٹ

سروس کی صلاحیتوں اور کارکردگی کا بخوبی علم ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم ستار کے پاس پہنچ گئے تھے اور میں چاہتا تو تمہیں بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر سکتا تھا لیکن صرف تمہیں ہلاک کر دینے سے مسئلہ حل نہیں ہو جاتا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس تو تمہارے ساتھ ختم نہ ہو جاتی اور اگر وہ گروپ جو یہاں آیا ہو گا وہ بھی ختم ہو جائے تب بھی بہرحال سیکرٹ سروس تو ختم نہیں ہو گی۔ اس کی بجائے دوسرا گروپ آجائے گا اس لئے میں کشمکش میں تھا کہ کیا کیا جائے اور کیا نہیں۔ اگر میں حکومت باچان کا ساتھ دیتا ہوں تو فیوگی ٹاسک مجھے ہلاک کر دے گی اور اگر میں ان کے ساتھ رہا تو ایک روز بہرحال یہ سب کچھ ختم ہو جائے گا اور اس کے ساتھ میں بھی ختم ہو جاؤں گا اس لئے میں کچھ فیصلہ نہ کر سکا تھا اس لئے میں نے سوچا کہ تمہیں ہوش میں لا کر تم سے بات کی جائے۔ اگر تم نے مجھے مطمئن کر دیا تو پھر میں تمہیں آزاد کر دوں گا اور اگر تم مجھے مطمئن نہ کر سکے تو میں تمہیں ہلاک کر دوں گا۔ اسی بنا پر میں نے باٹوش کو تمہاری ہلاکت کی اطلاع دے دی لیکن باٹوش کو جس طرح تمہاری موت پر یقین نہیں آیا تھا اس پر بھی میرا خدشہ بے حد بڑھ گیا اور اب نوگی کے بارے میں تم نے جو کچھ بتایا ہے میں اس بارے میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کیونکہ وہ میرا انتہائی بااعتماد آدمی تھا لیکن اس سے بھی مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ تم لوگ بہرحال ہم سے کہیں زیادہ ایڈوانس ہو"...... سیٹوما جب بولنے پر آیا تو بولتا ہی چلا گیا۔

"سنو سیٹوما۔ تم اچھے آدمی ہو اور میں نہیں چاہتا کہ تم ضائع ہو جاؤ اس لئے میرا مشورہ یہی ہے کہ تم فیوگی ٹاسک کی بجائے حکومت باچان کی پناہ میں آجاؤ۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تمہیں بہرحال اچھا اور روشن مستقبل ملے گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیسے۔ باٹوش تم سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ اسے جب معلوم ہو گا کہ میں نے اس سے بغاوت کی ہے تو وہ پاتال میں بھی میرا پیچھا نہ چھوڑے گا"...... سیٹوما نے کہا۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ فیوگی ٹاسک کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اس بارے میں مجھے کوئی علم نہیں ہے۔ میں تو یہاں کام کر رہا ہوں اور ابھی تک میری ایجنسی کو یہ علم نہیں ہے کہ میں فیوگی ٹاسک کے ساتھ شامل ہوں۔ یہ پوائنٹ بھی ایجنسی کا ہے اور نوگی اور میں درپردہ فیوگی ٹاسک کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ باٹوش کے ساتھ بھی میرا صرف فون پر رابطہ ہے اور بس"۔ سیٹوما نے کہا۔

"باٹوش نے تمہیں میرے بارے میں کیا حکم دیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اس نے کہا ہے کہ میں تمہاری لاش اسٹیمر کے ذریعے فیوگی کے سپیشل پوائنٹ پر پہنچا دوں جس کا انچارج فیٹی ہے۔ یہ پوائنٹ دراصل ساحل سمندر پر ایک کلب ہے جس کا نام بلیو ڈریگن ہے۔ اس کے نیچے تہہ خانوں میں سپیشل پوائنٹ ہے جس کا انچارج فیٹی

ہے۔ فیٹی بھی G ایجنسی کا آدمی ہے مگر درپردہ باٹوش کا خاص ساتھی
ہے"...... سیٹوما نے کہا۔

"میں اچھی طرح جانتا ہوں فیٹی کو اور جب فیٹی چیکنگ کر لے گا
تو پھر باٹوش وہاں آئے گا چیکنگ کے لئے"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں لیکن میں بہرحال تمہیں زندہ تو وہاں نہیں لے جا سکتا"۔
سیٹوما نے کہا۔

"پہلے تم فیصلہ کر لو کہ تم نے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں۔ پھر
آگے بات ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"سوری عمران۔ میں بہرحال کوئی رسک نہیں لینا چاہتا"۔
اچانک سیٹوما نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین
پسٹل نکال لیا۔

"تو تم نے فوری طور پر مرنے کا فیصلہ کر لیا ہے"...... عمران
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم نے رسیاں کھول لی ہیں"...... سیٹوما
نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل سیدھا کر
لیا۔

"میں نے اپنا وعدہ نبھایا ہے سیٹوما لیکن اس کے باوجود مجھے یقین
ہے کہ میں زندہ رہوں گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کو میری موت منظور ہوتی
تو میں بے ہوشی کے عالم میں ہی تمہارے ہاتھوں ہلاک ہو چکا ہوتا۔

واقعی ایسا وقت تھا کہ مجھے ہلاک کیا جا سکتا تھا لیکن اب
نہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سمیت یکلخت
جیسے ہوا میں اڑتا ہوا سامنے بیٹھے ہوئے سیٹوما پر آ پڑا اور سیٹوما کے
حلق سے چیخ نکلی اور وہ کرسی سمیت الٹ کر نیچے جا گرا جبکہ عمران
کرسی سمیت اس کے اوپر جا گرا تھا۔ دراصل عمران نے دونوں پیروں
پر زور دے کر اور اپنے جسم کو زوردار جھٹکا دے کر آگے کی طرف
اچھالا تھا جس کے نتیجے میں وہ کرسی سمیت جیسے اڑتا ہوا سیدھا سیٹوما
پر آ گرا تھا۔ نیچے گرتے ہی عمران نے پوری قوت سے سیٹوما کی ناک
پر اپنا سر مارا تو سیٹوما کے منہ سے انتہائی کربناک چیخ نکلی۔ اس کا
جسم پانی سے نکلنے والی مچھلی کی طرح تڑپا اور عمران کرسی سمیت الٹ
کر ایک سائیڈ پر ایک دھماکے سے گرا اور اس کے ساتھ ہی سیٹوما
نے بھی اچھل کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نیچے گرتے ہی کرسی
سمیت تیزی سے گھوما اور پھر اس کی دونوں ٹانگیں ہوا میں اٹھیں اور
اٹھتے ہوئے سیٹوما کے سینے پر پوری قوت سے پڑیں اور سیٹوما کے
حلق سے ایک چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی وہ نیچے گر کر ساکت ہو
گیا۔ اس کی ناک اور منہ کے کونوں سے خون کی لکیریں سی نکلنے لگی
تھیں جبکہ عمران نے اب رسیوں سے نجات حاصل کرنے کی
کوشش شروع کر دی۔ چونکہ اس تمام جدوجہد اور اچھلنے اور گرنے
کی وجہ سے رسیاں کافی ڈھیلی ہو گئی تھیں اس لئے عمران تھوڑی سی
جدوجہد کے بعد دونوں بازو نکالنے میں کامیاب ہو گیا اور پھر چند لمحوں

بعد وہ رسیوں سے آزاد ہو کر سیدھا کھڑا ہو چکا تھا۔ مشین پسٹل ایک طرف پڑا ہوا تھا۔ وہ سب سے پہلے اس مشین پسٹل پر جھپٹا اور پھر اسے اٹھا کر وہ واپس آیا تو اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ سیٹوما ہلاک ہو چکا تھا۔ اس کے سینے پر پڑنے والی زوردار ضرب نے یقیناً اس کا دل پھاڑ دیا تھا۔ اس کی ناک اور منہ سے خون بہہ نکلا تھا۔ عمران کو ایک لمحے کے لئے اس کی موت پر افسوس ہوا کیونکہ وہ حقیقتاً اسے ہلاک نہ کرنا چاہتا تھا لیکن اب جبکہ ضرب لگ گئی تھی تو وہ اس ضرب کو واپس نہ لے سکتا تھا۔ وہ مشین پسٹل جیب میں ڈالے اس کمرے سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے اس پوائنٹ کی اچھی طرح تلاشی لے ڈالی۔ پوائنٹ میں سوائے اسلحہ اور فون کے اور کچھ نہ تھا البتہ ایک الماری سے اسے میک اپ کا جدید ترین سامان مل گیا تو اس نے اس سامان کی مدد سے میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ اب اسے کیمروں کی فکر نہ تھی کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے جب ستار نے اسے گرفتار کر لیا تھا تو اب ظاہر ہے کیمرے چوکوں سے ہٹا لئے گئے ہوں گے۔ ایک بار تو عمران کا دل چاہا کہ وہ یہاں سے نکل کر واپس پاٹونا ہوٹل جائے اور اس ستار کا خاتمہ کر دے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ یہ سوائے ذاتی انتقام کے اور کوئی حیثیت نہ رکھتا تھا اور ذاتی انتقام لینے کا وہ قائل نہ تھا۔ اس پوائنٹ کے ایک خفیہ سیف سے اسے بھاری مقدار میں مقامی کرنسی بھی مل گئی۔ چنانچہ مناسب کرنسی جیب میں ڈال کر وہ

اب ایکریمی میک اپ میں اس پوائنٹ سے باہر نکلا اور تھوڑی دیر بعد ٹیکسی اسے ایئرپورٹ کی طرف لئے چلی جا رہی تھی کیونکہ اب اس نے فوری طور پر فیوگی پہنچ کر اس فینٹی کو کور کرنا تھا۔ اسے یقین تھا کہ فینٹی فیوگی ٹاسک کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کافی کچھ جانتا ہو گا۔ ایئرپورٹ جاتے ہوئے اسے اپنے ساتھیوں کا بھی خیال آیا تھا۔ اس کے ساتھیوں نے اس کی فلائٹ کے بعد والی فلائٹ پر ٹاکیو پہنچنا تھا اور وہ یقیناً پہنچ چکے ہوں گے۔ وہ سکسٹی سکس ٹرانسمیٹر پر ان سے رابطہ کر سکتا تھا اور سکسٹی سکس ٹرانسمیٹر مارکیٹ سے خریدا جا سکتا تھا لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ پہلے باٹوش کو کور کر کے پھر اپنے ساتھیوں سے رابطہ کر کے ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کرے گا۔

جولیا اپنے ساتھیوں سمیت فیوگی پہنچ گئی تھی لیکن انہیں اب آگے
بڑھنے کے لئے کوئی لائن آف ایکشن ہی نہ مل رہی تھی۔ فیوگی ٹاسک
انتہائی خفیہ تنظیم تھی اس لئے ظاہر ہے کہ وہ کسی سے بھی اس
بارے میں نہ پوچھ سکتے تھے اور باٹوش کے بارے میں وہ جانتے تھے
کہ اسے تو خود حکومت باچان کی ایجنسیاں پورے ملک میں تلاش
کرتی پھر رہی ہیں اور وہ انہیں اب تک نہ مل سکا تھا تو ظاہر ہے کہ وہ
جولیا اور اس کے ساتھیوں کو بھی آسانی سے دستیاب نہ ہو سکتا تھا۔
اس وقت وہ سب فیوگی کے ایک ہوٹل کے کمرے میں بیٹھے اس
بات پر بحث کر رہے تھے۔

" میرا خیال ہے کہ عمران صاحب سے رابطہ کیا جائے۔ سکسٹی
سکس ٹرانسمیٹر یہاں سے حاصل کیا جا سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

" لیکن یہ ضروری نہیں کہ یہ ٹرانسمیٹر عمران نے بھی خرید لیا ہو
کیونکہ اس نے بھی اسے خریدنا تھا ورنہ تو وہ ایئرپورٹ پر چیک ہو

جاتا اور پھر نجانے وہ کن حالات سے دوچار ہو۔ ہمیں خود ہی آگے
بڑھنا ہوگا"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن کس طرح۔ یہی بات تو سمجھ میں نہیں آ رہی"...... صفدر
نے کہا۔

" عمران نجانے کس طرح کوئی نہ کوئی لائن آف ایکشن سوچ لیتا
ہے"...... تنویر نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ یہاں مخبری کرنے والی کسی تنظیم سے رابطہ
کیا جائے"...... صالحہ نے کہا۔

" نہیں۔ ایسی تنظیموں کے بارے میں وہ کچھ نہیں بتا سکتے"۔
صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیپٹن شکیل تم خاموش ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے"...... جولیا
نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

" مس جولیا راستہ تو واقعی کوئی نظر نہیں آ رہا لیکن میرا خیال ہے
کہ ہمیں اس انداز میں کام کرنا چاہئے کہ راستہ خود بخود سامنے آ
جائے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا سمیت سب بے اختیار
چونک پڑے۔

" کیا مطلب۔ میں تمہاری بات کا مطلب نہیں سمجھی۔ اپنی بات
کی وضاحت کرو"...... جولیا نے کہا۔

" میں نے دیکھا ہے کہ عمران صاحب کے پاس جب کوئی راستہ
نہیں ہوتا تو وہ بھی یہی طریقہ استعمال کرتے ہیں کہ شکار کو تلاش

کرنے کی بجائے خود شکار بن جاتے ہیں۔ اس طرح جن لوگوں تک وہ پہنچنا چاہتے ہوں وہ لوگ ان تک پہنچ جاتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ تمہارا مطلب ہے کہ ہم اپنی شناخت ان پر ظاہر کر دیں اس طرح وہ ہم تک پہنچ جائیں گے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہم دو گروپوں میں تقسیم ہو کر یہ کام کریں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ گروپوں والا تجربہ ہمیشہ ناکام رہا ہے اس لئے ہم سب کو اکٹھے رہ کر آگے بڑھنا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں کوئی ایسی تنظیم تلاش کرنی پڑے گی جو اسلحے کو ڈیل کرتی ہو۔ اس تنظیم کے ذریعے مہاکو گروپ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں اور پھر وہاں سے فیوگی ٹاسک تک پہنچ سکتے ہیں کیونکہ فیوگی ٹاسک کسی صورت بھی سامنے نہیں آئے گی"...... جولیا نے کہا۔

"لیکن مہاکو گروپ تو بظاہر ختم ہو چکا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"عمران نے بتایا تھا کہ وہ سب ڈرامہ تھا اسی لئے تو پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں آئی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس بارے میں معلومات حاصل کر سکتی ہوں"...... اچانک خاموش بیٹھی صالحہ نے کہا تو سب چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"کیسے"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"آپ کو معلوم ہے کہ میرے والد ہوٹل بزنس سے متعلق ہیں اور ان کے باچان میں بھی ایسے لوگوں سے خاصے دوستانہ تعلقات ہیں جن کا تعلق ہوٹل بزنس سے ہے اور میں اپنے والد کے ساتھ کئی بار ٹاکیو اور کئی بار فیوگی آچکی ہوں۔ یہاں ایک معروف ہوٹل ہے جس کا نام شاراگونا ہے۔ اس ہوٹل کا مالک اور جنرل مینجر جانسن ہی ہے۔ جانسن ایکریمی ہے لیکن طویل عرصے سے باچان سیٹل ہو چکا ہے۔ جانسن لامحالہ اس بارے میں کافی حد تک جانتا ہو گا اس لئے اگر میں اس سے بات کروں تو وہ کوئی نہ کوئی کلیو دے سکتا ہے"۔ صالحہ نے کہا۔

"اوہ۔ اگر یہ بات ہے تو پھر ہمیں سامنے آنے کی بھی ضرورت نہیں رہے گی۔ لیکن تم اسے اپنے بارے میں کیا کہو گی"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات البتہ سوچنے کی ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"تم انہیں کہو کہ تمہارا تعلق پاکیشیا کی ملٹری انٹیلی جنس کے ایک ریسرچ سیل سے ہے اور تم یہاں مہاکو گروپ کے سلسلے میں آئی ہو تاکہ ان کے ذریعے پاکیشیا کے زرک گروپ کو ٹریس کیا جا سکے"...... جولیا نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن پھر میں اکیلی کیوں جاؤں۔ ہم سب چلیں۔ ہم گروپ کی صورت میں بھی تو کام کر سکتے ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"نہیں۔ میرے بارے میں وہ کبھی یقین نہیں کریں گے کہ میرا

تعلق پاکیشیا کی کسی سرکاری ایجنسی سے ہو سکتا ہے"۔ جولیا نے کہا۔
"لیکن صالحہ کے ساتھ اور ممبر کو ضرور جانا چاہئے۔ میرا خیال ہے
کہ تنویر ساتھ چلا جائے"...... صفدر نے کہا۔
"نہیں صالحہ کے والد کے دوست نے اگر آئیں بائیں شائیں کی تو
پھر وہ میرے ہاتھوں مارا بھی جا سکتا ہے اس لئے صفدر کو جانا چاہئے"۔
تنویر نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔
"شاید تقدیر کو بھی اب یہی منظور ہے"...... صالحہ نے
مسکراتے ہوئے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو کمرہ بے اختیار
قہقہوں سے گونج اٹھا۔
"تقدیر کو تو نجانے کیا منظور ہو بہرحال چلیں۔ یہ اہم معاملہ ہے
اور ہمیں آگے بڑھنا ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر
وہ دونوں کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔
"تم دونوں وہاں جاؤ جبکہ میں تنویر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ جا
کر کوٹھی، کاروں اور اسلحے کا بندوبست کرتی ہوں"...... جولیا نے کہا
اور وہ بھی کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے اٹھتے ہی تنویر اور
کیپٹن شکیل بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔
"لیکن پھر ہماری ملاقات کیسے ہو گی"...... صفدر نے کہا۔
"ہم یہیں اکٹھے ہوں گے"...... جولیا نے کہا اور صفدر اور صالحہ
نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

باٹوش اپنے آفس میں موجود تھا۔ اس نے کئی بار فیٹی سے معلوم
کیا تھا کہ سیٹوما عمران کی لاش لے کر سپیشل پوائنٹ پر پہنچا ہے یا
نہیں لیکن ہر بار اسے نفی میں جواب ملتا تھا جبکہ سیٹوما کے پوائنٹ
سے کوئی فون بھی اٹنڈ نہ کر رہا تھا۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ
عمران کی لاش لے کر وہاں سے روانہ ہو چکا ہے۔ اس کے باوجود وہ
اتنا طویل وقت گزرنے کے باوجود ابھی تک فیوگی نہ پہنچا تھا اور یہی
بات باٹوش کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ اچانک اس کے ذہن میں
نوگی کا خیال آیا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔
"اوہ۔ اوہ۔ اگر سیٹوما عمران کی لاش لے کر وہاں سے چل پڑا ہے
تو نوگی تو وہیں ہو گا۔ وہ فون کیوں نہیں اٹنڈ کر رہا"...... باٹوش
نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے سامنے
پڑا ہوا رسیور اٹھایا اور جس تیزی سے اس نے رسیور اٹھایا تھا اتنی ہی

تیزی سے اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"فور سٹار کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یبٹا کو سے بات کراؤ میں راسکو بول رہا ہوں"...... باٹوش نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو یبٹا کو بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"راسکو بول رہا ہوں یبٹا کو"...... باٹوش نے کہا۔

"یس باس۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"سیٹوما کا پوائنٹ تمہارے کلب کے قریب ہے۔ سیٹوما کو تو میں نے ایک کام سے فیوگی بلایا ہے وہ وہاں سے تو روانہ ہو گیا ہے لیکن ابھی تک فیوگی نہیں پہنچا جبکہ نوگی وہاں ہو گا مگر وہاں کوئی کال اٹنڈ ہی نہیں کر رہا۔ تم خود وہاں جاؤ اور معلوم کرو کہ وہاں کیا صورت حال ہے اور پھر مجھے سپیشل نمبر پر اطلاع دو"...... باٹوش نے کہا۔

"یس باس۔ میں ابھی اطلاع دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور باٹوش نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر تشویش کے تاثرات نمایاں تھے لیکن وہ مطمئن تھا کہ عمران بہر حال ہلاک ہو چکا ہے کیونکہ سیٹوما پر اسے مکمل اعتماد تھا کہ وہ غلط بات نہیں کر سکتا اور پھر عمران بے ہوشی کے عالم میں اس کے ہاتھ لگا تھا اور کسی بے

ہوش آدمی پر مشین گن کا فائر کرنے میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو سکتی تھی۔ اس کے باوجود اس کی چھٹی حس خطرے کا الارم بجا رہی تھی اور یہی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ گڑبڑ کیا ہو سکتی ہے۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ راسکو بول رہا ہوں"...... باٹوش نے کہا۔

"یبٹا کو بول رہا ہوں باس۔ سیٹوما پوائنٹ سے"...... دوسری طرف سے یبٹا کو کی آواز سنائی دی لیکن اس کا لہجہ سن کر ہی باٹوش سمجھ گیا تھا کہ کوئی گڑبڑ ہو چکی ہے۔

"کیا رپورٹ ہے"...... باٹوش نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"باس یہاں نوگی اور سیٹوما دونوں کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو باٹوش کے ذہن میں بے اختیار دھماکے سے ہونے لگے اور اس کے ساتھ ہی اچانک اس کے ذہن میں عمران کے ساتھیوں کا خیال آ گیا کہ ہو سکتا ہے کہ وہ وہاں پہنچ گئے ہوں اور انہوں نے عمران کی موت کے انتقام میں ان دونوں کو ہلاک کر دیا ہو۔

"کس پوزیشن میں ہیں ان کی لاشیں"...... باٹوش نے اپنے آپ پر بڑی مشکل سے کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔

"باس نوگی کی لاش تو آفس کے ساتھ والے کمرے میں پڑی ہوئی ہے۔ اس کو مشین پسٹل کی گولیوں سے ہلاک کیا گیا ہے۔ اس کی

پشت پر گولیاں ماری گئی ہیں جبکہ سیٹوما کی لاش بڑے کمرے میں پڑی ہے۔ اس کے سینے پر شاید زور دار ضرب لگائی گئی ہے جس کی وجہ سے اس کا دل پھٹ گیا ہے کیونکہ اس کے منہ اور ناک سے خون بہہ چکا ہے۔ ویسے اس پر گولی نہیں چلائی گئی اور نہ ہی کوئی ایسا زخم ہے البتہ وہاں کرسیاں فرش پر الٹی ہی پڑی ہیں اور ساتھ ہی کھلی ہوئی رسیاں بھی پڑی ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ یہاں باقاعدہ زبردست جدوجہد ہوئی ہے"...... پیٹاکو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو کہ ان دونوں کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال کر جلا دو اور پوائنٹ کو اپنی تحویل میں لے لو"۔ باٹوش نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو باٹوش نے کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی اور باٹوش پہچان گیا کہ یہ فیٹی کی آواز ہے۔ اس نے اس کے خصوصی نمبر پر ہی کال کیا تھا۔

"راسکو بول رہا ہوں فیٹی"...... باٹوش نے کہا۔

"باس ابھی تک سیٹوما نہیں پہنچا"...... دوسری طرف سے فیٹی نے جواب دیا اور باٹوش بے اختیار مسکرا دیا۔

"اب وہ نہیں آئے گا۔ وہ دوسری دنیا میں پہنچ چکا ہے"۔ باٹوش

نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب باس۔ میں سمجھا نہیں"...... فیٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سیٹوما کو وہیں ٹاکیو میں ہی اس کے پوائنٹ پر ہلاک کیا جا چکا ہے اور وہاں کی جو پوزیشن بتائی گئی ہے اس سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اس نے مجھ سے غلط بیانی کی تھی۔ اس نے عمران کو بے ہوشی کے عالم میں ہلاک نہیں کیا تھا بلکہ اسے کرسی پر رسیوں سے باندھ کر ہوش میں لے آیا جس کے نتیجے میں وہ بھی مارا گیا اور اس کا ساتھی نوگی بھی"...... باٹوش نے کہا۔

"اوہ باس۔ لیکن سیٹوما نے ایسا کیوں کیا"...... فیٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ بہرحال اب تم نے ہوشیار رہنا ہے۔ سیٹوما کو تمہارے بارے میں علم ہے اور یقیناً عمران نے اس سے یہ معلوم کر لیا ہو گا اس لئے اب لامحالہ عمران تمہارے پاس پہنچے گا"...... باٹوش نے کہا۔

"اوہ یس باس۔ واقعی ایسا ہو گا۔ بہرحال آپ نے اچھا کیا کہ مجھے اطلاع دے دی۔ اب میں اس سے نمٹ لوں گا"...... فیٹی نے کہا۔

"اوکے بہرحال ہر لحاظ سے محتاط رہنا۔ تم میری طرح عمران کی صلاحیتوں سے اچھی طرح واقف ہو"...... باٹوش نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ عمران کی موت میرے ہی ہاتھوں

مقدر ہو چکی ہے۔ میں جلد ہی آپ سے مبارک باد وصول کروں گا"...... فیٹی نے کہا اور باٹوش نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اسے بہرحال اس بات کا اطمینان تھا کہ فیٹی نہ اس کے آفس کے بارے میں جانتا ہے اور نہ فیوگی ٹاسک کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جبکہ وہ فیٹی کی صلاحیتوں سے بھی واقف تھا اور وہ اگر عمران سے زیادہ صلاحیتوں کا مالک نہ تھا تو اس سے کم بھی نہ تھا۔

فیٹی انتہائی ٹھوس جسم اور درمیانے قد کا مالک تھا۔ اس کے سر کے بال چھوٹے تھے لیکن اس کے چہرے پر زخموں کے نشانات اتنی زیادہ تعداد میں تھے کہ جیسے اس کا چہرہ زخموں کے مختلف نشانات کو ملا کر بنایا گیا ہو۔ اس کی چوڑی پیشانی اور آنکھوں میں تیز چمک اس کی ذہانت کی نشانی تھی۔ اس کے والدین ایکریمی نژاد تھے لیکن اس کے والدین اس کی پیدائش سے پہلے باچان مستقل طور پر شفٹ ہو گئے تھے اور فیٹی یہاں باچان میں ہی پیدا ہوا تھا۔ اس کا باپ بھی ہوٹل بزنس سے ہی متعلق تھا۔ وہ ایک ایسے ہوٹل کا مینجر تھا جو غنڈوں اور بدمعاشوں کا مرکز سمجھا جاتا تھا اور فیٹی اسی ماحول میں پلا بڑھا تھا۔ اس کا باپ بھی خاصا معروف لڑاکا سمجھا جاتا تھا اور شاید یہی فطرت اسے بھی وراثت میں ملی تھی۔ پھر اس کے لڑکپن میں ہی اس کے باپ کو اس کے کاروباری دشمنوں نے انتہائی اذیت دے کر

ہلاک کر دیا اور اس کے ہوٹل پر قبضہ کر لیا تو اس کی ماں فیٹی کو لے
کر ٹاکیو سے فیوگی آ گئی۔ کچھ عرصے بعد اس کی ماں بھی ایک روڈ
ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئی تو فیٹی اکیلا رہ گیا اور پھر اس کے شب و
روز بدمعاشوں اور غنڈوں میں گزرنے لگے۔ وہ جیسے جیسے بڑا ہوتا گیا
اس کے اچھا لڑاکا ہونے کی شہرت فیوگی میں پھیلتی چلی گئی۔ فیٹی نہ
صرف اچھا لڑاکا تھا بلکہ اس کی بے جگری اور دلیری بھی ضرب المثل
بن گئی تھی۔ وہ اکیلا بیک وقت کئی کئی بدمعاشوں سے ٹکرا جاتا تھا۔
انہی شب و روز کی لڑائیوں کے نشانات نہ صرف اس کے چہرے پر
موجود تھے بلکہ اس کا تمام جسم ایسے ہی نشانات سے بھرا ہوا تھا لیکن
یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ باچان حکومت کی ایک خفیہ ایجنسی
کے چیف نے ایک بار اسے لڑتا دیکھا تو وہ سمجھ گیا کہ اس نوجوان
میں بے پناہ صلاحیتیں ہیں اس لئے اگر اسے مناسب ٹریننگ دی
جائے تو یہ ایک شاندار سیکرٹ ایجنٹ بن سکتا ہے۔ چنانچہ اسے
سرکاری ایجنسی میں شامل کر لیا گیا اور پھر اسے طویل عرصے تک
انتہائی شاندار ٹریننگ دی گئی۔ اس ٹریننگ کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ واقعی
ایک باصلاحیت اور ذہین ایجنٹ بن گیا۔ سپر سائن نامی یہ خفیہ
سرکاری ایجنسی باچان میں منشیات کے خلاف کام کرتی تھی اور چونکہ
منشیات کے سمگلروں کی زیادہ تر آمد ٹاکیو کی بجائے فیوگی میں تھی اس
لئے سپر سائن کا ہیڈ کوارٹر فیوگی میں ہی بنایا گیا تھا۔ یہ ہیڈ کوارٹر
ساحل سمندر کے قریب بلیو ڈریگن نامی انتہائی شاندار ہوٹل اور کلب

کے نیچے تہہ خانوں میں بنا ہوا تھا اور فیٹی بیک وقت اس تنظیم کے
ساتھ ساتھ بلیو ڈریگن کا بھی جنرل مینجر تھا۔ عام طور پر یہی سمجھا جاتا
تھا کہ فیٹی بلیو ڈریگن کا مالک ہے۔ اس نے جان بوجھ کر بلیو ڈریگن
کو غنڈوں اور بدمعاشوں کا گڑھ بنایا ہوا تھا تاکہ منشیات کے سمگلر
کھلے عام یہاں آ جا سکیں اور اس طرح اسے اپنے کام میں کافی آسانیاں
پیدا ہو جاتی تھیں۔ ان دنوں فیٹی بظاہر تو حکومت باچان کی سرکاری
ایجنسی سپر سائن کا چیف تھا لیکن درپردہ وہ فیوگی ٹاسک کا اہم آدمی
تھا اور اصل مہاکو گروپ کا سرغنہ بھی رہا تھا جس کے خاتمے کے لئے
حکومت باچان نے باٹوش کی ڈیوٹی لگائی تھی اور پھر فیوگی ٹاسک کے
چیف متاشو کے کہنے پر باٹوش نے مہاکو گروپ کی گرفتاری اور ان
کی ہلاکت کا ڈرامہ کھیلا تھا جس کا راز کھلنے پر باٹوش معتوب ہوا اور
اس طرح فیوگی ٹاسک پہلی بار حکومت باچان کے علم میں آئی جس
سے نمٹنے کے لئے حکومت باچان نے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے مدد
کی درخواست کی اور اس طرح عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں پہنچ
گیا۔ باٹوش اور فیٹی دونوں آپس میں گہرے دوست بھی تھے اور اب
باٹوش راسکو کے نام سے فیوگی ٹاسک کی خفیہ سروس کا باقاعدہ
سربراہ بنا ہوا تھا اور فیٹی ایک لحاظ سے اس کا نائب تھا۔ فیٹی عمران
سے کئی بار مل چکا تھا اور اسے عمران کی عادتوں اور اس کے مزاج
کے ساتھ ساتھ اس کی صلاحیتوں کا بھی کافی علم تھا۔ یہی وجہ تھی کہ
جب باٹوش نے اسے بتایا تھا کہ عمران ٹاکیو میں سیٹوما کے ہاتھوں

ہلاک ہونے کی بجائے اسے ہلاک کر چکا ہے اور سیٹوما فیٹی اور بیر ڈریگن کے بارے میں جان گیا تھا اس لئے عمران لامحالہ اب بیر ڈریگن پہنچے گا تو فیٹی نے عمران کو ٹریس کرنے اور اس پر قابو پانے کے لئے یہاں خصوصی انتظامات کئے تھے۔ اسے معلوم تھا کہ عمران کسی بھی میک اپ میں اور کسی بھی انداز میں یہاں پہنچ سکتا ہے اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ عمران بہرحال اس تک ضرور پہنچے گا اس لئے اس نے ایسے انتظامات کئے تھے کہ عمران چاہے کسی بھی روپ میں آئے اسے شناخت کر لیا جائے۔ اس وقت فیٹی ہوٹل میں اپنے خاص آفس میں بیٹھا ہوا تھا کہ سامنے رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... فیٹی نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔ اس کا یہ مخصوص انداز ایسا تھا جیسے وہ پھاڑ کھانے کو دوڑتا ہو۔ ہوٹل لائف میں اس کا یہی انداز تھا۔ یہی وجہ تھی کہ فیٹی کی اس مشتعل مزاجی سے سب خوفزدہ رہتے تھے جبکہ ہوٹل سے ہٹ کر جب فیٹی نیچے تہہ خانوں میں سپر سائن کے ہیڈ کوارٹر کے آفس میں بیٹھتا تھا تو وہ انتہائی ٹھنڈے مزاج کا آدمی نظر آتا تھا۔

"ناراک سے ریڈ لارڈ سنڈیکیٹ کے چیف فارمن کی کال ہے باس"....... دوسری طرف سے ایک سہمی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"....... فیٹی نے اسی مخصوص انداز میں کہا۔

"ہیلو۔ فارمن بول رہا ہوں فیٹی"....... چند لمحوں بعد دوسری

طرف سے فارمن کی مخصوص بھاری آواز سنائی دی۔

"یس۔ فیٹی بول رہا ہوں"....... اس بار فیٹی نے مسکراتے ہوئے انداز میں کہا کیونکہ فارمن سے اس کے خاصے گہرے اور دوستانہ تعلقات تھے۔ ریڈ لارڈ سنڈیکیٹ ایکریمیا کا مشہور سنڈیکیٹ تھا اور ریڈ لارڈ کے نام سے پورے ایکریمیا میں جوا خانوں کا جال سا پھیلا ہوا تھا اور ایکریمیا کے ساتھ ساتھ دوسرے بڑے بڑے ملکوں میں بھی ریڈ لارڈ کے جوئے خانے کام کرتے تھے۔ ان جوئے خانوں کی چند خوبیاں ایسی تھیں جن کی وجہ سے یہ جوئے خانے بے حد مشہور تھے۔ ریڈ لارڈ نامی جوئے خانے میں بے اصولی اور بے ایمانی کو کسی طرح بھی برداشت نہیں کیا جاتا تھا اور یہاں کھیلنے والوں کا انتہائی حد تک تحفظ کیا جاتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ دنیا کے تمام بڑے لوگ ریڈ لارڈ جوا خانے میں ہی جوا کھیلنے کو ترجیح دیا کرتے تھے۔ باچان کے دارالحکومت ٹاکیو میں بھی ریڈ لارڈ نام کا جوا خانہ کام کر رہا تھا اور خاصا مشہور تھا۔ فارمن اس معروف و مشہور سنڈیکیٹ کا چیف تھا۔

"فیٹی۔ سنڈیکیٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہارے شہر فیوگی میں بھی ریڈ لارڈ کا جوا خانہ قائم کیا جائے۔ تمہارا کیا خیال ہے"۔ فارمن نے کہا۔

"جب سنڈیکیٹ نے فیصلہ کر لیا ہے تو پھر مجھ سے رائے لینے کی کیا ضرورت ہے"....... فیٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"رائے اس لئے کہ فیوگی میں تمہاری سرپرستی کے بغیر حالات

نارمل نہیں رہ سکتے"....... دوسری طرف سے فارمن نے کہا تو فیٹی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" تم واقعی مذاق کرنا جانتے ہو فارمن ورنہ ریڈ لارڈ سنڈیکیٹ کے مقابل فیٹی کی کیا حیثیت ہے۔ بہرحال تم حکم دو تمہارے حکم کی تعمیل ہو گی"....... فیٹی نے ہنستے ہوئے کہا۔

" حکم نہیں درخواست ہے کہ سنڈیکیٹ نے جواء خانہ کے لئے شاراگونا نامی ہوٹل کا انتخاب کیا ہے۔ اس ہوٹل کا مالک اور جنرل مینجر جانسن ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ خاصا ضدی طبیعت کا آدمی ہے۔ باب فوسٹر کو تم جانتے ہو اسے سنڈیکیٹ نے اس ہوٹل کو حاصل کرنے کے لئے منتخب کیا ہے۔ وہ تمہارے پاس پہنچے گا تم کوشش کرو کہ جانسن کوئی مسئلہ پیدا نہ کرے۔ ہم اسے اس کی منہ مانگی رقم فوری طور پر ادا کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن اگر وہ کوئی مسئلہ بنائے گا تو پھر باب فوسٹر خود ہی اس سے نمٹ لے گا لیکن اس صورت میں تم نے اس کی حمایت نہیں کرنی"....... فارمن نے کہا۔

" کس کی حمایت۔ باب فوسٹر کی"....... فیٹی نے مسکراتے ہوئے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں جانسن کی"....... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

" تم فکر نہ کرو۔ باب فوسٹر کے ساتھ میں خود جانسن کے پاس جاؤں گا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ ریڈ لارڈ سنڈیکیٹ کا نام سنتے ہی خود ہی سارا معاملہ سمجھ جائے گا اور اگر نہیں سمجھے گا تو میں سمجھا دوں گا"۔

فیٹی نے کہا۔

" اوکے تھینک یو"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو فیٹی نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھا اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

" یس باس"....... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" کاؤنٹر پر کہہ دو کہ باب فاسٹر نام کا جو آدمی بھی آئے اسے فوراً میرے پاس عزت واحترام سے بھجوا دیا جائے"....... فیٹی نے کہا۔

" یس سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور فیٹی نے رسیور رکھا اور چند لمحے خاموش رہنے کے بعد اس نے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" شاراگونا ہوٹل"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" بلیو ڈریگن سے فیٹی بول رہا ہوں۔ جانسن سے بات کراؤ"۔ فیٹی نے کہا۔

" یس سر۔ ہولڈ آن کریں"....... دوسری طرف سے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا کیونکہ فیٹی کو فیوگی کا بچہ بچہ اچھی طرح جانتا تھا۔

" ہیلو جانسن بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور

باوقار سی آواز سنائی دی۔

" فیٹی بول رہا ہوں جانسن"....... فیٹی نے قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ خیریت۔ کیسے فون کیا ہے"....... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" ریڈ لارڈ سنڈیکیٹ کے بارے میں جانتے ہو"....... فیٹی نے کہا۔

" ہاں۔ کیوں کیا ہوا اسے"....... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

" اس نے شاراگونا ہوٹل تم سے تمہاری منہ مانگی قیمت پر خریدنے کا فیصلہ کیا ہے اور یہ تمہاری خوش قسمتی ہے کہ تم اپنی مرضی کی رقم وصول کر سکتے ہو"....... فیٹی نے کہا۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ میں تو شاراگونا ہوٹل فروخت نہیں کر رہا"۔ جانسن کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

" میں نے یہ تو نہیں کہا کہ تم اسے فروخت کر رہے ہو۔ میں نے تو یہ کہا ہے کہ ریڈ لارڈ سنڈیکیٹ نے اسے خریدنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وہ یہاں جوا خانہ کھولنا چاہتا ہے اور تمہیں اس سے فرق کیا پڑنا ہے۔ تم ایک ہوٹل کی بجائے دس بنا لینا"....... فیٹی نے کہا۔

" نہیں یہ غلط ہے۔ جب میں ہوٹل فروخت نہیں کرنا چاہتا تو پھر کسی کو اس کی اجازت نہیں کہ وہ اس طرح کی بات کرے"۔ جانسن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تمہاری بات عام حالات میں درست ہے جانسن لیکن ریڈ لارڈ سنڈیکیٹ کے بارے میں تم اچھی طرح جانتے ہو اس لئے اپنی بات پر اچھی طرح غور کر لو۔ تم باب فاسٹر کو تو جانتے ہو۔ وہ اسے یہاں بھیج رہے ہیں اور سنڈیکیٹ کے چیف نے مجھے فون کر کے کہا ہے کہ میں تم سے بات کروں۔ باب فاسٹر آجائے تو پھر میں اس کے ساتھ خود تمہارے پاس آؤں گا۔ میں نے فون اس لئے کیا ہے کہ تم سمجھ دار آدمی ہو تمہیں پہلے سے سوچنے کا موقع ملنا چاہئے ورنہ بعد میں پچھتانے سے بھی کچھ نہ ہو گا"....... فیٹی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" احمق آدمی۔ جب منہ مانگا معاوضہ مل رہا ہے تو پھر ضد کا کیا فائدہ۔ نانسنس"....... فیٹی نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

تھوڑی دیر بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس"....... فیٹی نے کہا۔

" باب فاسٹر صاحب تشریف لائے ہیں"....... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" او کے اسے میرے آفس پہنچا دو"....... فیٹی نے کہا اور ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس نے رسیور رکھ دیا۔

عمران ایکریمی میک اپ میں ایئرپورٹ کے لاؤنج میں موجود تھا۔
فیوگی جانے والی پرواز کی روانگی میں ابھی نصف گھنٹہ باقی تھا اس
لئے مسافر لاؤنج میں بیٹھے اخبارات و رسائل کے مطالعے میں
مصروف تھے کہ اچانک عمران کی نظریں ایک ایکریمی پر پڑیں جس
نے سوٹ پہنا ہوا تھا اور سر پر باقاعدہ ہیٹ رکھا ہوا تھا۔ وہ لمبے لمبے
قدم اٹھاتا لاؤنج میں داخل ہوا تو عمران اسے دیکھ کر بے اختیار مسکرا
دیا کیونکہ وہ اسے اچھی طرح جانتا تھا۔ یہ باب فاسٹر تھا۔ ایکریمیا کی
ریڈ ایجنسی میں کام کرنے والا ایک فیلڈ ایجنٹ جو تنویر جیسی طبیعت
اور فطرت کا مالک تھا۔ عمران اسے خاصے طویل عرصے کے بعد دیکھ
رہا تھا۔ وہ بورڈنگ کارڈ لینے کے بعد عمران کے ساتھ ہی صوفے پر آکر
بیٹھ گیا۔ عمران اس کے ہاتھ میں بورڈنگ کارڈ پر ایک نظر ڈالتے ہی
سمجھ گیا کہ وہ بھی اسی طیارے سے فیوگی جا رہا ہے جس طیارے سے

عمران سفر کر رہا تھا۔

"آپ کا سوٹ بتا رہا ہے کہ آپ لباس کے معاملے میں انتہائی باذوق واقع ہوئے ہیں"...... عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا تو باب فاسٹر بے اختیار چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

"میرا نام جان راک ہے اور میرا تعلق ٹاکسن سے ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ باب فاسٹر بھی ٹاکسن کا ہی رہنے والا ہے۔

"اوہ۔ میں بھی ٹاکسن کا رہنے والا ہوں۔ میرا نام باب فاسٹر ہے۔ سوٹ کی تعریف کا شکریہ"...... باب فاسٹر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"باب فاسٹر۔ اوہ تو آپ ٹاکسن کے مشہور فاسٹر خاندان سے متعلق ہیں۔ بہت خوب۔ ویسے اول فاسٹر میرا انتہائی گہرا دوست رہا ہے"...... عمران نے جان بوجھ کر بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔ اسے معلوم تھا کہ اول فاسٹر باب فاسٹر کا حقیقی بھائی تھا۔ وہ ہوٹل بزنس سے متعلق تھا اور پھر ایک جھگڑے میں اسے ہلاک کر دیا گیا تھا۔

"آپ اول فاسٹر کے دوست رہے ہیں۔ وہ تو میرا بڑا بھائی تھا"...... باب فاسٹر نے اچھلتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو آپ اول فاسٹر کے چھوٹے بھائی ہیں۔ اوہ۔ بہت خوب۔ آپ تو شاید کسی سرکاری ایجنسی سے متعلق تھے۔ اول ہمیشہ

آپ کی باتیں کرتا رہتا تھا۔ اسے آپ پر بے حد فخر تھا"...... عمران نے کہا تو باب فاسر کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"مجھے آپ سے مل کر بے حد مسرت ہوئی ہے۔ میرا واقعی تعلق سرکاری ایجنسی سے رہا ہے لیکن اب میں ایجنسی چھوڑ چکا ہوں اور ایک سنڈیکیٹ سے متعلق ہوں۔ ریڈ لارڈ سنڈیکیٹ کا نام تو آپ نے سنا ہوا ہو گا۔ باب فاسٹر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ ریڈ لارڈ سنڈیکیٹ اپنے جوئے خانوں کی وجہ سے پورے ایکریمیا میں مشہور ہے اور ریڈ لارڈ سنڈیکیٹ کا چیئرمین لارڈ فارمن کے ساتھ عمران کے انتہائی گہرے دوستانہ تعلقات رہے ہیں۔

"اس کا نام کون نہیں جانتا اور میں تو زیادہ اچھی طرح جانتا ہوں کیونکہ لارڈ فارمن جو ریڈ لارڈ سنڈیکیٹ کا چیئرمین ہے اس سے ہمارے خاندانی تعلقات ہیں اور میرا بہت اچھا دوست ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو باب فاسٹر بے اختیار اچھل پڑا۔ اب وہ بڑی حیرت بھری نظروں سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔

"آپ چیئرمین کے دوست ہیں۔ حیرت ہے"...... باب فاسٹر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس میں حیرت کی کیا بات ہے باب فاسٹر۔ کیا چیئرمین کوئی جن بھوت ہے کہ جس کی انسانوں سے دوستی نہیں ہو سکتی۔ میں نے بتایا ہے کہ ہمارے فارمن سے خاندانی تعلقات ہیں اور فارمن

اور میں نہ صرف سکول فیلو رہے ہیں بلکہ کالج فیلو بھی رہے ہیں۔ راک خاندان پہلے ناراک میں ہی رہتا تھا پھر وہ ٹاکسن شفٹ ہو گیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو باب فاسٹر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"بہت خوب۔ آپ کہاں جا رہے ہیں"...... باب فاسٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ آپ وغیرہ کے تکلفات اب ختم ہونے چاہئیں۔ ہم دونوں ہم عمر ہیں اور اب جبکہ تفصیلی تعارف ہو چکا ہے تو اب یہ تکلفات ختم ہو جانے چاہئیں۔ میں فیوگی جا رہا ہوں اور میرا تعلق اسلحے سے ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ پھر تم ہم دونوں ایک جیسے ہی ہوئے۔ مجھے اب واقعی تم سے مل کر بے حد مسرت ہو رہی ہے"...... باب فاسٹر نے ہنستے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ایک بار پھر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"ہاں۔ اس طرح ٹھیک ہے"...... عمران نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور باب فاسٹر ایک بار پھر ہنس پڑا۔ ریڈ لارڈ سنڈیکیٹ کے چیئرمین فارمن سے دوستی کے حوالے نے اسے واقعی کھل جانے پر مجبور کر دیا تھا۔

"کیا کسی خاص تنظیم سے تمہارا تعلق ہے یا"...... باب فاسٹر نے کہا۔

" میں خود اپنی ذات میں ایک تنظیم رکھتا ہوں اور نہ صرف ایکریمیا بلکہ بین الاقوامی سطح پر اس بزنس سے متعلق لوگ جان راک کا نام جانتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا۔ واقعی ایسا ہونا چاہئے "...... باب فاسٹر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سنڈیکیٹ میں تمہاری کیا پوزیشن ہے"...... عمران نے کہا۔

" میں چیف کا خاص آدمی ہوں اور جہاں کوئی معاملہ انتہائی پیچیدہ ہو وہاں چیف مجھے بھیجتا ہے"...... باب فاسٹر نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

" گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ فارمن واقعی مردم شناس ہے۔ تمہارا چہرہ اور تمہارا انداز بتا رہے ہے کہ تم خاص لوگوں میں سے ہو"...... عمران نے کہا تو باب فاسٹر کی آنکھوں میں تیز چمک اور چہرے پر مسرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

" تم فیوگی میں کہاں ٹھہرو گے"...... باب فاسٹر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کسی بھی ہوٹل میں ٹھہر جاؤں گا۔ میرا کوئی خاص ٹھکانہ نہیں ہے"...... عمران نے گول مول سا جواب دیا۔

" اگر تم پسند کرو تو میرے ساتھ بلیو ڈریگن میں چلو۔ وہ فیوگی کا سب سے اچھا ہوٹل ہے اور پھر فیٹی میرا اچھا دوست بھی ہے"۔ باب فاسٹر نے کہا۔

" جیسے تم کہو۔ مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے لیکن کیا تمہیں بلیو ڈریگن میں کوئی خاص کام ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" ہاں۔ تمہیں بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ چیف نے فیصلہ کیا ہے کہ فیوگی میں ریڈ لارڈ گیم کلب بنایا جائے۔ چنانچہ اس کے لئے انہوں نے شاراگونا ہوٹل کو پسند کیا ہے۔ شاراگونا ہوٹل کا مالک اور جنرل مینجر جانسن ہے۔ وہ فیٹی کا دوست ہے۔ چیف نے فیٹی کو فون کر کے اسے کہا ہے کہ وہ جانسن کو سمجھا دے کہ وہ یہ ہوٹل سنڈیکیٹ کو فروخت کر دے اور اپنا منہ مانگا معاوضہ وصول کر لے لیکن انہیں معلوم ہے کہ جانسن خاصا ضدی آدمی ہے اور پھر فیوگی میں اس کے تعلقات بھی خاصے ہیں اس لئے چیف نے مجھے بھیجا ہے۔ اگر تو جانسن سیدھے طریقے سے مان گیا تو ٹھیک ورنہ پھر مجھے انگلی ٹیڑھی کرنی پڑے گی۔ چنانچہ میں فیٹی کے پاس جا رہا ہوں تاکہ اس کام کو فائنل کیا جا سکے"...... باب فاسٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" جب اسے منہ مانگا معاوضہ مل رہا ہے تو پھر اسے کیا اعتراض ہو سکتا ہے لیکن باب فاسٹر ہو سکتا ہے کہ فیٹی تمہارے ساتھ میری موجودگی پسند نہ کرے اس لئے بہتر ہے کہ تم اپنا کام نمٹاؤ۔ پھر بعد میں مل لیں گے"...... عمران نے کہا۔

" ارے نہیں۔ فیٹی مجھے اچھی طرح جانتا ہے تم بے فکر رہو۔ میں اسے بتا دوں گا کہ تم چیف کے دوست ہو"...... فاسٹر نے کہا۔ اسی

لمحے فلائٹ کی روانگی کا اعلان ہونے لگا تو وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

" نہیں۔ تم چیف کا حوالہ مت دینا۔ یہ مجھے اچھا نہیں لگتا۔ تم تو چونکہ فارمن کے خاص آدمی ہو اس لئے میں نے تمہیں بتا دیا۔ ویسے تم مجھے اپنا دوست کہہ سکتے ہو اور بس"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تم بے فکر رہو۔ جیسے تم کہو گے ویسے ہی ہو گا"۔ باب فاسٹر نے کہا اور پھر فیوگی پہنچنے کے بعد وہ ایئر پورٹ سے نکلتے ہی ٹیکسی میں بیٹھ کر بلیو ڈریگن پہنچ گئے۔ کاؤنٹر پر پہنچ کر باب فاسٹر نے جب اپنا نام لیا تو ایک سپروائزر ان دونوں کو لے کر فیٹی کے خصوصی آفس کی طرف بڑھ گیا۔ یہ آفس بلیو ڈریگن ہوٹل کے گراؤنڈ فلور میں تھا۔ باب فاسٹر نے آفس کا دروازہ دھکیل کر کھولا اور اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے عمران بھی مسکراتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ اسے معلوم تھا کہ شاید عام حالات میں فیٹی سے اس انداز میں ملاقات نہ ہو سکتی لیکن اب وہ سیدھا فیٹی کے پاس پہنچ گیا تھا۔ میز کے پیچھے ایک ورزشی جسم کا مالک آدمی موجود تھا جس کا چہرہ زخموں کے آڑے ترچھے نشانات سے بھرا ہوا تھا البتہ اس کی فراخ پیشانی اور آنکھوں میں موجود چمک بتا رہی تھی کہ وہ خاصا ذہین آدمی ہے۔ عمران چونکہ اسے پہلے سے جانتا تھا اس لئے وہ اسے دیکھتے ہی پہچان گیا۔ فیٹی باب فاسٹر اور عمران کے اندر داخل ہوتے ہی بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کی تیز نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں اور چہرے پر

قدرے سختی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" کیا بات ہے فیٹی۔ لگتا ہے تم میری آمد سے خوش نہیں ہوئے"...... باب فاسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ تم کسے ساتھ لے آئے ہو"...... فیٹی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" یہ جان راک ہے میرا دوست۔ اسلحہ بزنس سے متعلق ہے۔ ٹاکیو ایئر پورٹ پر اتفاقاً ملاقات ہو گئی۔ پھر طیارے پر ہماری نشستیں بھی اکٹھی تھیں۔ میں خاص طور پر اسے تم سے ملانے لایا ہوں"۔ باب فاسٹر نے کہا۔

" مسٹر فیٹی میں تو باب فاسٹر کی وجہ سے آ گیا ہوں اگر آپ میری وجہ سے کسی الجھن کا شکار ہو رہے ہیں تو میں واپس چلا جاتا ہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو فیٹی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" ایسی کوئی بات نہیں۔ بیٹھیں"...... فیٹی نے قدرے سرد مہری سے کہا اور باب فاسٹر اور عمران دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

" کیا پینا پسند کرو گے"...... فیٹی نے کہا۔

" چھوڑو پینے پلانے کو۔ تم نے جس انداز میں ہمارا استقبال کیا ہے اس سے مجھے شدید بوریت ہو رہی ہے۔ بہرحال تم بتاؤ کہ تم نے جانسن سے بات کی ہے یا نہیں"...... باب فاسٹر نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے اسے بھی احساس ہو گیا تھا کہ عمران

کے ساتھ آنے کی وجہ سے فیٹی کے استقبال میں انتہائی سرد مہری نمایاں تھی۔

" میں نے اس سے فون پر بات کی ہے لیکن وہ رضامند نہیں ہے"....... فیٹی نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر کیا خیال ہے۔ میں اپنی کارروائی کروں"....... باب فاسٹر نے قدرے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ ویسے اگر تم کہو تو میں تمہارے ساتھ چلنے کے لئے تیار رہوں۔ آخری کوشش کر لینی چاہئے لیکن تمہارا دوست کیا اس معاملے میں بھی ساتھ رہے گا"....... فیٹی نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو بڑے بے نیازانہ انداز میں بیٹھا کمرے کی سجاوٹ کو دیکھنے میں مصروف تھا۔

" ہاں اور اگر تمہیں کوئی اعتراض ہو تو ابھی بتا دو پھر میں خود ہی جانسن سے مل لوں گا"....... باب فاسٹر نے کہا۔

" لیکن کیا تمہارا چیف اس معاملے میں کسی اجنبی کی موجودگی پسند کرے گا"....... فیٹی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو باب فاسٹر بے اختیار ہنس پڑا۔

" جان راک چیف کا کلاس فیلو بھی ہے اور اس کے اس سے خاندانی تعلقات بھی ہیں اس لئے تمہیں اس بارے میں فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں ہے"....... باب فاسٹر نے کہا تو فیٹی بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ تو یہ بات ہے۔ پھر تو مجھے پہلے تمہارے چیف سے بات کرنی ہو گی"....... فیٹی نے چونک کر کہا۔

" کیوں"....... باب فاسٹر نے حیران ہو کر پوچھا۔

" اس لئے تاکہ یہ بات کنفرم ہو سکے"....... فیٹی نے کہا۔

" تو تمہارا کیا خیال ہے کہ میں احمق ہوں"....... باب فاسٹر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ارے ارے میری وجہ سے آپس میں لڑنے کی ضرورت نہیں ہے مسٹر فیٹی اگر لارڈ فارمن سے تمہارا رابطہ ہے تو میری اس سے بات کراؤ تاکہ میں اسے بتا سکوں کہ تم نے اس کے خاص آدمی باب فاسٹر کا استقبال کس انداز میں کیا ہے۔ مجھے تو فارمن ہمیشہ یہی کہتا ہے کہ اس کے سنڈیکیٹ کا بڑا رعب ہے لیکن لگتا ہے کہ تم ریڈ لارڈ سے بھی بڑے کسی سنڈیکیٹ کے چیف ہو"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو فیٹی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" اوکے۔ آئی ایم سوری۔ دراصل میں ایک خاص معاملے میں بے حد دباؤ کا شکار تھا اس لئے میں تمہاری اچانک آمد کی وجہ سے پریشان ہو گیا تھا۔ لیکن اب ٹھیک ہے۔ آئی ایم سوری فاسٹر"۔ فیٹی نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔ شاید عمران کے اعتماد اور فارمن سے بات کرنے کی فرمائش کی وجہ سے وہ ذاتی طور پر مطمئن ہو گیا تھا۔ عمران اس کی بات سن کر بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ فیٹی کس وجہ سے دباؤ کا شکار تھا اور اب وہ فیٹی کو کیا بتاتا کہ اس

کی پریشانی درست ثابت ہو رہی ہے۔

" اوکے۔ کوئی بات نہیں۔ اکثر ایسا ہو جاتا ہے۔ بہرحال میں اس معاملے کو جلد از جلد نمٹانا چاہتا ہوں"...... باب فاسٹر نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ آؤ چلیں۔ اب واقعی اس معاملے کو جلد از جلد نمٹ جانا چاہئے"...... فیتی نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی باب فاسٹر اور عمران بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ایک کار میں سوار شاراگونا کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

صالحہ اور صفدر ہوٹل شاراگونا کے مالک اور مینجر جانسن کے آفس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ صالحہ نے ہوٹل کے کاؤنٹر سے جب جانسن سے بات کی اور اسے اپنے والد کا حوالہ دیا تو جانسن خود کاؤنٹر پر اسے لینے کے لئے آ گیا۔ وہ لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی تھا اور چہرے مہرے سے ہی کسی اعلیٰ خاندان کا فرد دکھائی دیتا تھا۔ صالحہ نے صفدر کا تعارف اپنے ساتھی کے طور پر کرایا تھا اور صالحہ نے جانسن کو بتایا تھا کہ اس نے پاکیشیا کی ملٹری انٹیلی جنس کے ایک تحقیقاتی شعبے میں ملازمت کر لی ہے اور صفدر کا تعلق بھی اسی شعبے سے ہے۔

" مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے تم سے مل کر صالحہ۔ بڑے طویل عرصے بعد ملاقات ہو رہی ہے لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی کہ پاکیشیا ملٹری انٹیلی جنس کو باچان آ کر کیا لینا ہے"...... جانسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ان سب کے ہاتھوں میں مشروب کی

بوتلیں تھیں۔

"اسلحہ کی سمگلنگ پوری دنیا میں ہوتی رہتی ہے انکل"۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو جانسن بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ اچھا۔ میں سمجھ گیا۔ ٹھیک ہے"...... جانسن نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھالیا۔

"اچھا"...... اس نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ اٹھا۔

"تم دونوں بیٹھو میں چند منٹ میں آرہا ہوں ایک اہم کاروباری کال آئی ہے"...... جانسن نے کہا اور صالحہ اور صفدر کے اثبات میں سرہلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ایک دروازے میں غائب ہو گیا۔

"میرا خیال ہے جانسن صاحب کو اسلحہ کی سمگلنگ سے کوئی دلچسپی نہیں ہے"...... صفدر نے اس کے جاتے ہی کہا۔

"لیکن اسلحے کے بارے میں سن کر اس کی آنکھوں میں جو چمک آئی ہے اس سے تو یہی لگتا ہے کہ وہ اس میں کسی نہ کسی انداز میں ملوث ہے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آنکھوں میں چمک کب دیکھ لی ہے تم نے۔ میں نے تو نہیں دیکھی"...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"تم تو اس کی طرف دیکھ ہی نہ رہے تھے اس لئے تم نے کیا چمک دیکھنی ہے"...... صالحہ نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو اور کیا کر رہا تھا میں"...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"تمہاری نظریں تو مسلسل میری آنکھوں کی چمک دیکھنے پر لگی ہوئی تھیں"...... صالحہ نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"لگتا ہے عمران صاحب کی باتوں نے اپنا رنگ دکھانا شروع کر دیا ہے"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور جانسن واپس آگیا لیکن اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور چہرہ سخت ہو رہا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے اس نے کوئی سخت بری خبر سن لی ہو۔

"کیا ہوا انکل۔ خیریت"...... صالحہ نے چونک کر کہا۔

"اوہ۔ کوئی بات نہیں۔ بس ویسے ہی اور سناؤ۔ تم یہاں کب آئی ہو۔ کہاں ٹھہری ہو"...... جانسن نے چونک کر کہا۔ اس نے واضح طور پر بات بدلنے کی کوشش کی تھی۔

"نہیں انکل۔ آپ مجھ سے کچھ نہیں چھپا سکتے اور سنیں آپ میرے انکل ہیں اس لئے آپ کی پریشانی میری پریشانی ہے۔ آپ مجھے بتائیں"...... صالحہ نے بچوں کی طرح منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم کیا کرو گی صالحہ۔ اصل میں ہوٹل بزنس میں رہتے ہوئے بعض اوقات ایسے مسائل سامنے آجاتے ہیں جن سے بڑی پریشانی پیدا ہو جاتی ہے لیکن بہرحال ان مسائل کا سامنا تو کرنا ہی پڑتا ہے"...... جانسن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آخر ہوا کیا ہے۔ کچھ بتائیں تو سہی"...... صالحہ نے کہا۔

" ایکریمیا میں ایک سنڈیکیٹ ہے جسے ریڈ لارڈ سنڈیکیٹ کہا جاتا
ہے۔ یہ خاصا خطرناک سنڈیکیٹ ہے۔ اس سنڈیکیٹ کے تحت ریڈ
لارڈ نام کے جواخانوں کے پورے ایکریمیا اور یورپ میں جال پھیلے
ہوئے ہیں۔ یہاں جاپان کے دارالحکومت ٹاکیو میں بھی ریڈ لارڈ نام
کا جواخانہ ہے۔ ابھی جو فون کال آئی تھی وہ یہاں کے ایک بدنام
زمانہ کلب بلیو ڈریگن کے مالک اور مینجر فنیٹی کی تھی۔ فنیٹی سمجھو کہ
یہاں فیوگی کے غنڈوں اور بدمعاشوں کا سربراہ ہے۔ اس فنیٹی نے کہا
ہے کہ ریڈ لارڈ سنڈیکیٹ فیوگی میں ریڈ لارڈ جواخانہ کھولنا چاہتا ہے
اور اسے میرا ہوٹل شاراگونا پسند آگیا ہے اس لئے وہ اسے خریدنا
چاہتا ہے اور اس کے لئے اس نے اپنے مشہور بدمعاش باب فاسٹر کو
بھیجا ہے تاکہ اگر میں رضامند نہ ہوں تو وہ زبردستی کر سکے۔ میں نے
تو انکار کر دیا ہے لیکن فنیٹی نے دھمکی دی ہے کہ وہ خود باب فاسٹر کے
ساتھ آ رہا ہے پھر بات ہو گی اس لئے میں پریشان ہو رہا تھا"۔ جانسن
نے کہا۔

" تو اس میں پریشان ہونے کی کیا بات ہے۔ جب آپ فروخت
نہیں کرنا چاہتے تو وہ کس طرح اسے حاصل کر سکتے ہیں۔ آخر یہاں
حکومت ہے، پولیس ہے، قانون ہے"...... صالحہ نے کہا تو جانسن
بے اختیار پھیکی سی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔

" ہاں تم درست کہہ رہی ہو۔ واقعی یہاں سب کچھ ہے لیکن یہ
سب کچھ عام لوگوں کے لئے ہے بدمعاشوں اور غنڈوں کے لئے نہیں

ہے اگر میرے ہوٹل کو میزائلوں سے تباہ کر دیا جائے۔ مجھے میرے
بچوں سمیت ہلاک کر دیا جائے تو حکومت پولیس اور قانون کیا کرے
گا"...... جانسن نے جواب دیا۔

" تو پھر آپ منہ مانگا معاوضہ حاصل کر لیں اور دوسرا ہوٹل بنا
لیں"...... صفدر نے کہا۔

" مجھے یہ ہوٹل بے حد پسند ہے۔ یہ ایک لحاظ سے میرا گھر ہے اس
لئے میرا دل نہیں چاہتا کہ میں اسے فروخت کروں لیکن مجھے نظر آ رہا
ہے کہ ایسا بہرحال کرنا ہو گا"...... جانسن نے رنجیدہ سے لہجے میں
کہا۔

" اگر آپ اجازت دیں تو اس فاسٹر اور فنیٹی سے ہم بات کر
لیں"...... صفدر نے کہا۔

" نہیں۔ میں تمہیں کسی رسک میں نہیں ڈالنا چاہتا۔ بہرحال یہ
میرا ذاتی مسئلہ ہے۔ میں تو ویسے بھی تمہیں بتانا نہیں چاہتا تھا لیکن
صالحہ کی ضد کی وجہ سے بتا دیا ہے"...... جانسن نے کہا۔

" انکل آپ کے یہاں ایسے لوگوں سے تعلقات نہیں ہیں جس
قسم کے لوگ یہ فاسٹر اور فنیٹی ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

" نہیں۔ میں نے ہمیشہ صاف ستھرا کام کیا ہے۔ میں نے کبھی
جرائم پیشہ افراد سے کوئی تعلق نہیں رکھا"...... جانسن نے جواب
دیا۔

" بہرحال اتنا تو آپ کو علم ہو گا کہ اس فنیٹی کی ٹکر کا دوسرا کون

ہے۔اس سے تو بات کی جا سکتی ہے"....... صالحہ نے کہا۔

"نہیں مجھے واقعی نہیں معلوم اور سنو اب یہ ٹاپک ختم کرو اور اپنے متعلق بتاؤ"....... جانسن نے کہا اور پھر ادھر ادھر کی باتیں شروع ہو گئیں۔ تھوڑی دیر بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو جانسن نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... جانسن نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ انہیں سپیشل آفس میں بٹھاؤ میں آ رہا ہوں"۔ جانسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آئی ایم سوری صالحہ۔ وہ لوگ آ گئے ہیں اس لئے مجھے اب ان سے بات چیت کرنی ہے"....... جانسن نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کون لوگ انکل"....... صالحہ نے چونک کر پوچھا۔

"وہی فیٹی اور باب فاسٹر جو سنڈیکیٹ کی طرف سے ہوٹل خریدنا چاہتے ہیں"....... جانسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ محسوس نہ کریں تو ہم دونوں بھی آپ کے ساتھ ان سے بات چیت کر لیں"....... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں سوری۔ وہ انتہائی تھرڈ کلاس لوگ ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ آپ ان کے منہ لگیں"....... جانسن نے کہا۔

"ہمارا تعلق جس شعبے سے ہے اس میں ایسے لوگوں سے ہمارا واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ ویسے ہم اس وقت تک بات نہیں کریں گے جب تک وہ آپ سے کوئی الٹ پلٹ بات نہ کریں

گے"....... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ"....... جانسن نے کہا اور عقبی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"یہ تم نے کیوں ساتھ رہنے کے لئے کہا ہے"....... صالحہ نے آہستہ سے صفدر سے پوچھا۔

"جانسن صاحب سے تو کچھ حاصل نہیں ہو سکا لیکن میرا خیال ہے کہ فیٹی سے کچھ حاصل کیا جا سکتا ہے"....... صفدر نے آہستہ سے جواب دیا اور صالحہ نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اسے صفدر کی یہ بات پسند آئی ہو۔ تھوڑی دیر بعد وہ جانسن کے ساتھ ایک بڑے اور خوبصورت آفس میں داخل ہوئے تو وہاں تین افراد موجود تھے جو تینوں انہیں دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان تینوں کی نظریں صالحہ اور صفدر پر جمی ہوئی تھیں۔

"یہ پاکیشیا سے میرے مہمان ہیں۔ مس صالحہ اور مسٹر صفدر اور ان کا تعلق بھی ہوٹل بزنس سے ہے اور یہ بلیو ڈریگن کے مسٹر فیٹی ہیں"....... جانسن نے تعارف کراتے ہوئے کہا۔ جیسے انہوں نے فیٹی کہا تھا اس کا چہرہ زخموں کے نشانات سے اس طرح پر تھا جیسے وہ بنایا ہی زخموں سے گیا ہو۔

"یہ باب فاسٹر ہے۔ اور یہ باب فاسٹر کا دوست جان راک"۔ فیٹی نے اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہم نے تو بزنس ٹاک کرنی ہے تم مہمانوں کو یہاں لے

آئے ہو"...... فاسٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اور خاص طور پر پاکیشیائی مہمان تو میرے لئے انتہائی تعجب خیز بات ہے۔ مسٹر صفدر اور مس صالحہ کیا آپ کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... فیٹی نے کہا تو صفدر اور صالحہ دونوں چونک پڑے۔

"آپ جانتے ہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بہت اچھی طرح۔ خاص طور پر اس کے لئے کام کرنے والا دنیا کا معروف سیکرٹ ایجنٹ علی عمران تو میرا خاصا گہرا دوست ہے"...... فیٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو کیا پاکیشیا کا رہنے والا ہر آدمی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا رکن ہوتا ہے"...... اس بار صالحہ نے کہا تو فیٹی بے اختیار ہنس پڑا۔

"اصل بات یہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایک گروپ کی باچان آمد کی بڑی شہرت ہو رہی ہے۔ یہ گروپ ناراک میں موجود تھا۔ اس کا سربراہ علی عمران تھا اور اس گروپ میں دو عورتیں اور تین مرد شامل تھے جن میں ایک عورت سوئس نژاد تھی جبکہ ایک عورت اور تین مرد پاکیشیائی تھے۔ پھر اطلاع ملی کہ علی عمران اکیلا ٹاکیو میں دیکھا گیا ہے اور پھر اس کی فیوگی آنے کی اطلاع ملی اس لئے میں نے آپ دونوں پاکیشیائیوں کو دیکھ کر اور خاص طور پر ان صاحب کے قدوقامت اور انداز کو دیکھ کر یہ اندازہ لگایا ہے کہ آپ کا

تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہو سکتا ہے"...... فیٹی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ کا تعلق بھی فیوگی ٹاسک سے ہے"...... صالحہ نے کہا تو فیٹی بے اختیار اچھل پڑا جبکہ جانسن اور باب فاسٹر دونوں حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔

"اوہ۔ اوہ۔ میرا اندازہ درست نکلا۔ ویری گڈ۔ اب تم دونوں بتاؤ گے کہ علی عمران کہاں ہے"...... فیٹی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"یہ کیا کر رہے ہو فیٹی۔ کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ یہ میرے مہمان ہیں"...... جانسن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مسٹر جانسن تمہارا شکریہ کہ تم ان دونوں کو اپنے ساتھ لے آئے۔ باب فاسٹر ہم نے ان دونوں کو بلیو ڈریگن لے جانا ہے"۔ فیٹی نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے"...... باب فاسٹر نے بھی اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں بھی اب مشین پسٹل نظر آ رہا تھا۔

"یہ سب کیا بکواس ہے۔ یہ کیا کر رہے ہو تم"...... جانسن نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"تم خاموش رہو ورنہ ایک لمحے میں تمہیں گولی سے اڑا دیا جائے گا۔ چلو تم دونوں دیوار کی طرف منہ کرو ورنہ ایک لمحے میں گولی چلا دوں گا"...... فیٹی نے چیختے ہوئے کہا۔

"اور میں نے کیا کرنا ہے مجھے تو بتاؤ"...... اچانک جان راک نے کہا تو جیسے کمرے میں ایٹم بم پھٹ پڑا ہو۔ فیٹی اور باب فاسٹر دونوں حیرت کی شدت سے بے اختیار مڑے جبکہ صالحہ اور صفدر دونوں کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تم"...... فیٹی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی۔ خادم کو علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کہتے ہیں"...... جان راک نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی یکلخت کمرے میں فائرنگ کے دھماکے ہوئے اور اس کے ساتھ ہی باب فاسٹر اور فیٹی دونوں کے ہاتھوں سے مشین پسٹل اڑتے چلے گئے لیکن دوسرے لمحے ان دونوں نے جیسے چابی بھرے کھلونوں کی طرح عمران پر چھلانگیں لگا دیں لیکن عمران اچھل کر ایک طرف ہٹا ہی تھا کہ یکلخت فیٹی چیختا ہوا ہوا میں اچھلا اور پھر ایک دھماکے سے فرش پر جا گرا۔ یہ کام صفدر نے کیا تھا۔ اس نے اچانک مڑتے ہوئے فیٹی کو گردن سے پکڑ کر ہوا میں اچھال دیا تھا جبکہ باب فاسٹر نے تیزی سے غوطہ مار کر سائیڈ پر ہونا چاہا لیکن دوسرے لمحے وہ بھی چیختا ہوا اچھل کر منہ کے بل نیچے جا گرا۔ اس بار صالحہ نے پھرتی دکھائی تھی اور اس کا بازو یکلخت گھوما تھا اور اس کی کھڑی ہتھیلی کا کٹ مخصوص انداز میں باب فاسٹر کی پسلیوں پر اس انداز میں پڑا تھا کہ وہ سنبھل ہی نہ سکا اور چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کی لات حرکت میں آئی اور اس کی

کنپٹی پر پڑنے والی زوردار ضرب نے اسے دوبارہ گرنے پر مجبور کر دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ ساکت ہو گیا جبکہ صفدر فیٹی کے نیچے گرتے ہی اس پر جھپٹا اور اس نے اس کے سر اور کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اپنے دونوں ہاتھوں کو اس انداز میں جھٹکا کہ اس کی گردن میں آ جانے والا بل ختم ہو گیا اور اس کا رکا ہوا سانس بحال ہو گیا۔ اس طرح وہ فوری موت سے تو بچ گیا لیکن بہرحال وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی اور برق رفتاری سے ہوا تھا کہ جانسن حیرت کی شدت سے بت بنا کھڑے کا کھڑا رہ گیا تھا۔

"عمران صاحب آپ۔ میں نے تو آپ کو واقعی نہیں پہچانا تھا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے عمران سے کہا۔

"اگر تم پہچان جاتے تو تم سے پہلے یہ فیٹی پہچان جاتا۔ بہرحال تم نے فیٹی کو ہلاکت سے بچا کر اچھا کیا۔ مسٹر جانسن یہاں کوئی ایسا کمرہ ہے جہاں اس فیٹی سے تسلی سے پوچھ گچھ کی جا سکے"...... عمران نے جانسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مم۔ مم۔ مگر تم لوگوں نے یہ کیا کیا۔ یہ تو مجھے اور میرے ہوٹل سب کچھ تباہ کر ڈالیں گے"...... جانسن نے رو دینے والے انداز میں کہا۔

"آپ فکر مت کریں انکل آپ کا بال تک بیکا نہ ہو گا۔ یہ حکومت باچان کے مجرم ہیں"...... صالحہ نے کہا تو جانسن بے اختیار اچھل پڑا۔

" حکومت باچان کے مجرم۔ کیا مطلب۔ یہ تو عام غنڈے اور بدمعاش ہیں"...... جانسن نے حیران ہو کر کہا۔

" آپ کو تفصیل بتا دی جائے گی فی الحال آپ کوئی جگہ بتائیں جہاں ان سے پوچھ گچھ کی جاسکے"...... صالحہ نے کہا۔

" ہاں۔ آؤ میرے ساتھ۔ یہاں ایک کمرہ ایسا ہے جہاں میری اجازت کے بغیر کوئی داخل نہیں ہو سکتا"...... جانسن نے کہا تو صفدر اور عمران نے آگے بڑھ کر فیٹی اور باب فاسٹر کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر وہ صالحہ کے ساتھ جانسن کے پیچھے چلتے ہوئے ایک دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

" باقی ساتھی کہاں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

" وہ ہوٹل میں ہیں"...... صفدر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی باٹوش نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ وہ اس وقت اپنے آفس میں موجود تھا۔

" یس۔ راسکو بول رہا ہوں"...... اس نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

" فیوجو بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی تو باٹوش بے اختیار چونک پڑا۔

" فیوجو تم۔ کیسے کال کی ہے"...... باٹوش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" باس میں شاراگونا ہوٹل سے بول رہا ہوں۔ باس فیٹی یہاں مشکل میں پھنس چکے ہیں"...... فیوجو نے کہا۔

" فیٹی مشکل میں۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کھل کر بات کرو"۔ باٹوش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ فیٹی دو ایکریمیوں کے ساتھ ہوٹل میں آئے اور پھر شاراگونا ہوٹل کے مالک جانسن صاحب کو اطلاع دی گئی تو انہیں سپیشل آفس میں پہنچا دیا گیا۔ اس وقت جانسن کے پاس ایک پاکیشیائی مرد اور ایک پاکیشیائی لڑکی موجود تھی۔ اس پاکیشیائی لڑکی کا نام صالحہ ہے اور اس کے والد کا تعلق پاکیشیا میں ہوٹل بزنس سے ہے اور اس کے والد اور جانسن کے درمیان خاصے گہرے تعلقات ہیں۔ چونکہ ان کا تعلق پاکیشیا سے تھا اس لئے میں نے ان کی نگرانی شروع کر دی لیکن ان کے درمیان عام گفتگو ہو رہی تھی کہ اچانک باس فیٹی دو ایکریمیوں کے ساتھ شاراگونا ہوٹل پہنچ گئے اور جانسن نے انہیں سپیشل آفس میں بٹھانے کا کہا۔ ان پاکیشیائیوں کی موجودگی میں بھی باس فیٹی کی اس طرح اچانک آمد پر میں چونک پڑا اور میں نے فوری طور پر سپیشل آفس میں ایک خصوصی آلہ نصب کر دیا تاکہ وہاں ہونے والی تمام گفتگو سن سکوں"...... فیوجو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پھر کیا ہوا۔ جلدی بتاؤ۔ اتنی طویل تمہید باندھنے کی کیا ضرورت تھی"...... باٹوش نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس۔ فیٹی کے ساتھ آنے والا ایک ایکریمی دراصل پاکیشیائی تھا اور اس کا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) تھا"...... فیوجو نے کہا تو باٹوش بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ عمران ایکریمی کے روپ میں

فیٹی کے ساتھ جانسن کے پاس گیا۔ کیا مطلب۔ اس وقت وہ کہاں ہیں"...... باٹوش نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"باس۔ فیٹی اور اس کے دوسرے ساتھی جسے باب فاسٹر کہا جاتا تھا ان دونوں پر اس عمران اور ان دونوں پاکیشیائیوں نے اچانک حملہ کر دیا اور پھر ان دونوں کو بے ہوش کر کے وہ انہیں نیچے ایک تہہ خانے میں لے گئے ہیں اور ابھی تک وہیں ہیں"...... فیوجو نے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ تم اس وقت کہاں سے کال کر رہے ہو"...... باٹوش نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"ہوٹل شاراگونا کے ایک پبلک فون بوتھ سے"...... فیوجو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جس کمرے میں فیٹی کو لے جایا گیا ہے کیا تم اس کا کوئی خفیہ راستہ جانتے ہو"...... باٹوش نے پوچھا۔

"یس باس۔ ہوٹل کی عقبی گلی سے راستہ جاتا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہاں کوئی خصوصی حفاظتی انتظامات ہیں یا نہیں"...... باٹوش نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ اس کمرے کو عام طور پر سٹور کے طور پر ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ ویسے وہاں چند کرسیاں اور ایک میز بھی موجود ہے۔ جب جانسن نے کوئی خفیہ بات کرنی ہوتی ہے تو وہ وہیں جا کر

بات کرتا ہے کیونکہ یہ کمرہ مکمل طور پر ساؤنڈ پروف ہے اور بس"....... فیوجو نے جواب دیا۔

" تم ایسا کرو کہ عقبی گلی میں پہنچ جاؤ میں ہیری اور اس کے گروپ کو وہاں بھیج رہا ہوں۔ ہیری کو جانتے ہو ناں تم"۔ باٹوش نے کہا۔

" یس باس"....... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" تم وہاں پہنچو ہیری جب وہاں پہنچے تو تم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو اس کمرے تک اس طرح لے جانا ہے کہ وہاں موجود لوگوں کو ان کی آمد کا علم نہ ہو سکے"....... باٹوش نے کہا۔

" یس باس"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو باٹوش نے کریڈل دبایا اور پھر انتہائی برق رفتاری سے اس نے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ہیری بول رہا ہوں"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" راسکو بول رہا ہوں۔ ہیری تم اپنے گروپ کو ساتھ لے کر فوراً ہوٹل شاراگونا کی عقبی گلی میں پہنچو۔ وہاں فیوجو تمہاری رہنمائی کے لئے موجود ہو گا۔ پاکیشیائی ایجنٹ عمران اپنے دو ساتھیوں جن میں ایک عورت اور ایک مرد ہے ہوٹل کے ایک کمرے میں موجود ہے اور فیٹی کو بے ہوش کر کے وہاں لے جایا گیا ہے۔ ہوٹل کا مالک جانسن بھی وہاں موجود ہو گا۔ تم نے وہاں داخل ہوتے ہی ان سب

پر بے دریغ فائر کھول دینا ہے۔ ایک لمحے کے لئے بھی نہ ہچکچانا ورنہ وہ لوگ سچوئیشن پر قابو پالیں گے اور ان سب کو ہلاک کر دو۔ فیٹی اور جانسن سمیت جو بھی وہاں موجود ہو اور پوری تسلی کر لینا کہ سب ہلاک ہو گئے ہیں یا نہیں۔ پھر واپس آنا"....... باٹوش نے کہا۔

" باس وہاں پہلے بے ہوش کر دینے والی گیس نہ فائر کر دی جائے یا بم نہ مار دیا جائے"....... ہیری نے کہا۔

" اوہ نہیں۔ اس میں وقت لگ جائے گا اور میں نے کہا ہے کہ ایک لمحہ بھی ضائع نہیں ہونا چاہیئے۔ تم دروازہ کھولتے ہی بے دریغ فائر کھول دینا اور اس وقت تک ٹریگر سے انگلی نہ ہٹانا جب تک سب ختم نہ ہو جائیں۔ اپنے ساتھ پانچ دس جتنے بھی آدمی تمہیں اس وقت میسر ہوں لے جانا۔ سب کو بھی ہدایت کر دینا کہ انہوں نے ایک لمحہ توقف کئے بغیر فائر کھولنا ہے"....... باٹوش نے کہا۔

" اس وقت تو صرف دو آدمی موجود ہیں باس باقی افراد کو کال کر کے اکٹھا کرنے میں تو وقت لگ جائے گا"....... ہیری نے کہا۔

" ٹھیک ہے دو بھی بہت ہیں لیکن کارروائی فوری اور کامیابی سے کرنی ہے اور پھر واپس آکر مجھے کال کرنا"....... باٹوش نے کہا۔

" یس باس"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو باٹوش نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ اسے اب انتہائی بے چینی سے ہیری کی طرف سے کال کا انتظار تھا۔ بہرحال اسے اتنا اطمینان ضرور تھا کہ ہیری نے اگر اچانک جا کر فائر کھول دیا

تو وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا لیکن اس کے باوجود اسے انتہائی بے چینی سے اس کی کال کا انتظار تھا۔ ایک بار تو اس نے یہی سوچا تھا کہ وہ خود وہاں پہنچ کر ایکشن لے لیکن پھر اس نے اپنا ارادہ اس لئے بدل دیا تھا کہ اگر عمران کسی وجہ سے بچ نکلا تو پھر وہ براہ راست اس کے مقابل آجائے گا اور وہ دراصل یہی چاہتا تھا کہ عمران کے براہ راست مقابل آنے کی بجائے اس کا خاتمہ پہلے ہی کرا دے۔ یہ بات نہیں تھی کہ وہ اپنے آپ کو عمران سے کمزور سمجھتا تھا لیکن وہ سوائے ناگزیر ہو جانے کے براہ راست اس کے مقابل نہ آنا چاہتا تھا اس لئے اس نے ہیری کے ذمے یہ کام لگایا تھا۔

یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کے ایک کونے میں شراب کی پیٹیوں کا سٹاک رکھا ہوا تھا جبکہ کمرے میں چار کرسیاں اور ایک میز موجود تھی۔ کمرہ مکمل طور پر ساؤنڈ پروف تھا۔ جانسن ان کی رہنمائی کرتا ہوا اس کمرے میں آیا تھا اور پھر جانسن نے ہی ایک الماری سے رسی کا بنڈل نکال کر عمران کو دیا تھا اور عمران نے صفدر کی مدد سے فیٹی اور باب فاسٹر دونوں کو کرسی پر رسیوں سے باندھ دیا تھا۔

" تم ان دونوں کرسیوں کے پیچھے رہو گے صفدر کیونکہ فیٹی اور باب فاسٹر دونوں ایجنٹ ہیں اس لئے وہ لازماً رسیاں کھولنے کی کوشش کریں گے"....... عمران نے صفدر سے کہا اور صفدر منہ سے کوئی جواب دینے کی بجائے سر ہلاتا ہوا کرسیوں کے عقب میں جا کر کھڑا ہو گیا۔

" ایک بات کا خیال رکھیں کہ یہاں قتل و غارت بہرحال نہیں

هونی چاہئے۔ میں اپنے ہوٹل میں یہ کام پسند نہیں کرتا"....... جانسن نے صالحہ، صفدر اور عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میں نے اس سے صرف چند معلومات حاصل کرنی ہیں اور بس"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور جانسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر فیٹی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا اور جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہوئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پھر کرسی گھسیٹ کر وہ فیٹی کے سامنے بیٹھ گیا جبکہ صالحہ اور جانسن اس کے پیچھے کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے۔ صفدر ان دونوں کے عقب میں کھڑا ہوا تھا۔

" یہ۔ یہ میں کہاں ہوں"....... فیٹی نے ہوش میں آتے ہی کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے رسیوں کی بندش کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔

" فیٹی تمہارے عقب میں میرا آدمی موجود ہے اس لئے رسیاں کھولنے کی کوشش مت کرنا اور دوسری بات یہ کہ میں نے جانسن سے وعدہ کیا ہے کہ میں تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچاؤں گا۔ میں صرف تم سے معلومات حاصل کر کے چلا جاؤں گا لیکن اگر تم نے رسیاں کھولنے کی کوشش کی تو پھر میں جانسن سے کئے ہوئے وعدے کے الٹ بھی کر سکتا ہوں"....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" تم کیا چاہتے ہو"....... فیٹی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" فیوگی ٹاسک کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات اور باٹوش کے بارے میں تفصیلات مجھے چاہئیں"....... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" فیوگی ٹاسک ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تو کسی کو بھی معلوم نہیں ہے۔ اسے ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا ہے۔ رہی باٹوش کے بارے میں تفصیلات تو مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ باٹوش اب راسکو کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اس کا رابطہ مجھ سے صرف فون پر ہوتا ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ کہاں رہتا ہے اور کس حلیے میں ہے کیونکہ وہ اب فیوگی ٹاسک کے اعلیٰ عہدے داروں میں شامل ہو چکا ہے اس لئے وہ اب ٹاپ سیکرٹ ہو چکا ہے"....... فیٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" صرف دو منٹ دوں گا۔ سوچ کر جواب دو"....... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

" میں نے جو کچھ بتایا ہے درست بتایا ہے"....... فیٹی نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔

" ابھی دو منٹ گزرنے میں چند لمحے باقی ہیں"....... عمران نے پہلے کی طرح سرد لہجے میں کہا۔

" وہ بھی گزر جائیں گے لیکن واقعی مجھے علم نہیں ہے ورنہ میں کم از کم تم سے نہ چھپاتا"....... فیٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اچھا۔ تم جس فون نمبر پر اسے رپورٹ دیتے ہو وہ بتا دو"۔

عمران نے کہا۔

" سوری۔ وہی فون کرتا ہے۔ میں اسے فون نہیں کر سکتا"۔ فیٹی نے جواب دیا تو عمران نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال لیا۔

" اب آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سب کچھ بتا دو ورنہ اس کے بعد تمہارے پاس اور کوئی گنجائش نہیں رہے گی"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" تم مجھ پر اعتماد کرو عمران۔ میں نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہے"....... فیٹی نے اسی لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو دوسرے لمحے عمران کا خنجر والا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور کمرے میں فیٹی کی سسکی گونج اٹھی۔ اس کی ناک کا ایک نتھنا کٹ گیا تھا۔ وہ واقعی انتہائی مضبوط اعصاب کا مالک تھا کہ نتھنا کٹنے کے باوجود اس کے منہ سے چیخ کی بجائے سسکی ہی نکلی تھی۔ اسی لمحے عمران کا بازو ایک بار پھر گھوما اور اس بار اس کا دوسرا نتھنا کٹ گیا اور اس بار بھی فیٹی کے منہ سے سسکی ہی نکلی تھی۔

" اب تم خود ہی سب کچھ بتا دو گے فیٹی"....... عمران نے خنجر کو ایک طرف پڑی خالی کرسی پر رکھتے ہوئے کہا۔

" میں نے جو کچھ بتانا تھا وہ بتا دیا۔ تم چاہے میرے سارے جسم کی رگیں کاٹ دو میں اور کچھ نہیں بتا سکتا"....... فیٹی نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر جیسے ہی اس کا فقرہ ختم ہوا عمران کی مڑی

ہوئی انگلی کی ضرب اس کی پیشانی کے درمیان ابھر آنے والی رگ پر پڑی تو اس بار فیٹی کے منہ سے بے اختیار ہلکی سی چیخ نکل گئی۔ اس کے چہرے پر البتہ شدید ترین کرب کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن اس نے فوراً ہی ہونٹ بھینچ لئے تھے۔

" اب دوسری ضرب تمہیں بتائے گی کہ نہ بتانے کا کیا حشر ہوتا ہے"....... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری ضرب لگا دی اور اس بار فیٹی کے منہ سے پہلے سے زیادہ زوردار چیخ نکلی اور اس کا چہرہ اور جسم یکلخت پسینے میں ڈوب سا گیا۔

" بس اب یہ آخری ضرب تمہارے شعور کو ختم کر دے گی اور تمہارا لاشعور بول پڑے گا لیکن اس کے بعد تمہارا ذہن ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔ اب بھی وقت ہے بتا دو"....... عمران نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

" جو کچھ میں جانتا تھا وہ میں نے بتا دیا ہے اور مجھے کچھ نہیں معلوم"....... فیٹی نے کراہتے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران نے تیسری ضرب لگا دی اور ساتھ ہی چوتھی بھی۔

" بولو کہاں ہے ہیڈ کوارٹر۔ بولو"....... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

" مم۔ مم۔ مجھے نہیں معلوم۔ ہیڈ کوارٹر کا مجھے نہیں معلوم۔ باٹوش کو معلوم ہو گا۔ راسکو کو معلوم ہو گا۔ مجھے نہیں معلوم۔ مجھے نہیں معلوم"....... فیٹی نے اس انداز میں بولتے ہوئے کہا جیسے الفاظ

خود بخود اس کے منہ سے پھسل کر باہر آ رہے ہوں۔ اس کا چہرہ حد درجہ مسخ ہو چکا تھا۔ آنکھیں ابل کر باہر کو نکل آئی تھیں۔

"باٹوش کہاں ہے"....... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ فیوگی شوٹنگ کلب کے نیچے ہے۔ فیوگی شوٹنگ کلب کے نیچے۔ فیوگی شوٹنگ کلب کے نیچے"....... فیٹی کے حلق سے ایک بار پھر اسی طرح الفاظ پھسل کر باہر نکلنے لگے لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے سر نے جھٹکا کھایا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بند ہو گئیں اور سر ایک طرف کو لٹک گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا البتہ اس کے چہرے پر انتہائی تکلیف کے تاثرات نظر آ رہے تھے۔

"یہ فیوگی شوٹنگ کلب کہاں ہے"....... عمران نے مڑ کر خاموش بیٹھے ہوئے جانسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے۔ میں نے تو پہلی بار یہ نام سنا ہے"۔ جانسن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم تلاش کر لیں گے لیکن اب آپ ان کا کیا کریں گے۔ اگر کوئی مسئلہ ہو تو ہم انہیں کہیں اور لے جائیں"....... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے اٹھتے ہی صالحہ اور جانسن بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور صفدر بھی کرسیوں کی پشت سے نکل کر ان کے پاس پہنچ گیا۔

"یہی بات میں سوچ رہا ہوں کہ کیا کیا جائے"....... جانسن نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"باہر کوئی ہے۔ دروازہ کھل رہا ہے"....... اچانک صفدر نے آہستہ سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے دروازے کی سائیڈ کی طرف بڑھ رہا تھا کہ عمران نے یکلخت صالحہ کا بازو پکڑا اور اس کے ساتھ ہی ایک سائیڈ پر چھلانگ لگا دی۔ دوسرے لمحے کمرہ مشین گن کی ریٹ ریٹ کے ساتھ ہی جانسن کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران اور صالحہ بال بال بچے تھے۔ دوسرے لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دو آدمی اچھل کر اندر آئے ہی تھے کہ صفدر نے ان پر چھلانگ لگا دی اور وہ ان دونوں کو دھکیلتا ہوا سائیڈ پر لے گیا لیکن اسی لمحے کھلے دروازے سے تیسرا آدمی اچھل کر اندر آیا ہی تھا کہ عمران نے یکلخت اس پر چھلانگ لگا دی اور وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر دوسری سائیڈ پر جا گرا جبکہ صالحہ نے اس طرف کو چھلانگ لگا دی جس طرف صفدر ان دونوں آدمیوں کے ساتھ لڑنے میں مصروف تھا۔ اچانک گرنے کی وجہ سے ان دونوں کے ہاتھوں سے مشین گنیں نکل گئی تھیں اور وہ دونوں اب صفدر کے ساتھ خالی ہاتھوں سے لڑنے میں مصروف تھے جبکہ تیسرا آدمی ان کرسیوں کے پاس جا گرا تھا جن پر فیٹی اور باب فاسٹر بندھے ہوئے تھے اور اس کے ہاتھ سے بھی مشین گن نکل گئی تھی۔ عمران نے اسے اچھالنے کے ساتھ ہی نہ صرف لات مار کر دروازہ بند کیا تھا بلکہ اس نے بجلی کی سی تیزی سے وہ مشین گن بھی جھپٹ لی تھی جو اس آدمی کے ہاتھ سے نکلی تھی اور اس کے ساتھ ہی کمرہ اس آدمی کی چیخوں سے گونج

اٹھا۔ وہ نیچے گر کر اچھل کر کھڑا ہونے میں کامیاب ہو چکا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ حملہ کرتا عمران کے ہاتھ میں موجود مشین گن کی گولیوں نے اسے چھلنی کر دیا تھا۔

"ہٹ جاؤ"....... عمران نے چیخ کر صالحہ اور صفدر سے کہا تو وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر سائیڈوں میں ہوئے ہی تھے کہ عمران کے ہاتھ میں موجود مشین گن نے ایک بار پھر گولیاں اگل دیں اور وہ دونوں حملہ آور جو پہلے اندر داخل ہوئے تھے چیختے ہوئے فرش پر گرے اور بری طرح تڑپنے لگے۔

"باہر دیکھو"....... عمران نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو صفدر اور صالحہ تیزی سے حرکت میں آئے اور انہوں نے فرش پر پڑی ہوئی مشین گنیں اٹھائیں اور دروازہ کھول کر باہر نکل گئے جبکہ عمران نے اس آدمی کو جو سب سے پہلے اندر داخل ہوا تھا اس کی گردن پر پیر رکھ کر موڑ دیا۔ اس نے جان بوجھ کر اس کی ٹانگوں اور بازوؤں پر فائر کیا تھا جبکہ دوسرے کے سینے پر برسٹ پڑا تھا اس لئے وہ نیچے گر کر صرف چند لمحے ہی تڑپ سکا تھا جبکہ یہ آدمی زندہ تھا۔

"کیا نام ہے تمہارا"....... عمران نے پیر کو واپس موڑتے ہوئے غرا کر کہا۔

"ہے۔ ہیری۔ ہیری"....... اس آدمی کے منہ سے ٹوٹ ٹوٹ کر الفاظ نکلے۔

"کس نے بھیجا ہے تمہیں یہاں۔ بولو۔ عمران نے پیر کو آگے کی

طرف موڑ کر تیزی سے پیچھے کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

"بب۔ باس۔ راسکو۔ راسکو نے"....... ہیری نے جواب دیا۔

"راسکو کہاں موجود ہے۔ جلدی بتاؤ"....... عمران نے ایک بار پھر اسی طرح پیر کو آگے کی طرف کر کے واپس پیچھے لے آتے ہوئے کہا۔

"اپنے۔ اپنے آفس میں۔ فیوگی شوٹنگ کلب کے نیچے اپنے آفس میں"....... اس آدمی نے اس بار رک رک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا اور پھر وہ ساکت ہو گیا۔ خون زیادہ بہہ جانے اور شدید زخمی ہونے کی وجہ سے وہ ختم ہو گیا تھا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے پیر ہٹا لیا۔ اسی لمحے صالحہ واپس آ گئی۔

"یہ ہوٹل کے عقبی طرف گلی سے آئے ہیں لیکن وہاں کوئی نہیں ہے۔ صفدر وہیں رک گیا ہے"....... صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ چلو لیکن یہاں کا کوئی آدمی باٹوش سے ملا ہوا ہے۔ اس نے اطلاع دی ہو گی۔ اگر یہ لوگ چند لمحے پہلے آ جاتے تو پھر ہم یقیناً مارے جاتے کیونکہ اس وقت ہم سب کی ان کی طرف پشت تھی"....... عمران نے کہا۔

"جانسن، فیٹی اور باب فاسٹر تینوں تو ہلاک ہو چکے ہیں"۔ صالحہ نے کہا۔

"ہاں یہ براہ راست فائرنگ کی زد میں تھے"....... عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف آگیا۔ صالحہ بھی اس کے پیچھے تھی۔

"تم لوگ کہاں ٹھہرے ہوئے ہو"....... عمران نے پوچھا تو صالحہ نے اسے اس ہوٹل کا پتہ بتا دیا جہاں وہ ٹھہرے ہوئے تھے اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

باٹوش انتہائی بے چینی کے عالم میں اپنے آفس میں ٹہل رہا تھا۔ ہیری کی طرف سے کوئی کال نہ آ رہی تھی جبکہ ہیری کے کلب سے اس کے نائب نے بتایا تھا کہ ہیری دو آدمیوں کے ساتھ کلب سے جا چکا ہے لیکن اس کے باوجود اس کی طرف سے کوئی کال موصول نہ ہو رہی تھی کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی اور باٹوش نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ راسکو بول رہا ہوں"....... باٹوش نے تیز لہجے میں کہا۔

"متاشو بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے فیوگی ٹاسک کے چیئرمین متاشو کی آواز سنائی دی تو باٹوش بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ نے فون کیا ہے۔ خیریت"....... باٹوش نے چونک کر پوچھا۔

"فیٹی کے بارے میں تمہیں اطلاع ملی ہے یا نہیں"....... دوسری

طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا۔

" کیسی اطلاع "....... باٹوش نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ہوٹل شاراگونا کے نیچے ایک سٹور نما کمرے سے ان کی لاش ملی ہے۔ ہوٹل کا مالک جانس اور ایک اور ایکریمی کی لاش بھی وہاں سے ملی ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ اس آدمی کا نام باب فاسٹر ہے اور اس کا تعلق ریڈ لارڈ سنڈیکیٹ سے ہے اور وہ فیٹی کے ساتھ وہاں گیا تھا۔ یہ کیا چکر ہے "....... مٹاشو نے کہا۔

" ان کے علاوہ اور لاشیں بھی ملی ہیں وہاں سے یا نہیں "۔ باٹوش نے تیز لہجے میں کہا۔

" اور لاشیں۔ ہاں یہ بتایا گیا ہے کہ وہاں تین اور لاشیں بھی موجود ہیں جن میں سے ایک کسی پیشہ ور قاتل گروپ کے چیف ہیری کی لاش ہے۔ باقی دو شاید اس کے ساتھی ہیں اور فیٹی کی لاش کرسی پر رسیوں سے بندھی ہوئی حالت میں ملی ہے اس طرح باب فاسٹر کی لاش بھی کرسی پر رسیوں سے بندھی ہوئی پائی گئی ہے "۔ مٹاشو نے کہا۔

" اوہ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی ایک بار پھر بچ کر نکل گئے۔ اب مجھے خود ہی ان کے لئے کچھ کرنا پڑے گا "....... باٹوش نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ کیا یہ کارروائی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ہے لیکن یہ سب کچھ کیسے ہوا ہے "....... دوسری طرف سے چونکے

ہوئے لہجے میں کہا گیا تو باٹوش نے اسے فیوجو کی طرف سے ملنے والی اطلاع سے لے کر ہیری اور اس کے ساتھیوں کو وہاں بھیجنے کی تفصیل بتا دی۔

" اس کا مطلب ہے کہ اب تم براہ راست خطرے میں ہو اور تمہاری وجہ سے اب فیوگی ٹاسک کا ہیڈ کوارٹر بھی خطرے کی زد میں آ گیا ہے "....... مٹاشو نے اس بار پریشان سے لہجے میں کہا۔

" میں خطرے میں نہیں بلکہ اب عمران اور اس کے ساتھی حقیقی خطرے کی زد میں آ گئے ہیں۔ فیٹی کو ہیڈ کوارٹر کے بارے میں علم نہیں ہے۔ صرف شوٹنگ کلب اور میرے آفس کے بارے میں علم تھا اور اس کی رسیوں سے بندھی ہوئی لاشیں بتا رہی ہے کہ اس سے عمران نے اس بارے میں معلومات حاصل کر لی ہوں گی اور اب وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سمیت یہاں ریڈ کرے گا اور اب میں اس کے لئے پہلے سے تیار ہوں "....... باٹوش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" دیکھو باٹوش۔ معاملات بہرحال بگڑتے جا رہے ہیں "۔ مٹاشو نے ہچکچانے کے سے انداز میں کہا۔

" تم فکر نہ کرو۔ اب یہ سب کچھ مجھ پر چھوڑ دو۔ میں نے اب تک یہ سوچا تھا کہ خود خفیہ رہ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرا دوں لیکن یہ لوگ واقعی سوائے میرے اور کسی کے بس کے نہیں۔ وہ ٹاکیو میں ہونے والے انتہائی زبردست انتظامات سے بھی بچ کر یہاں پہنچ گئے اور پھر یہاں بھی انہوں نے فیٹی پر قابو پا کر اس سے

معلومات حاصل کر لیں اس لئے اب مقابلہ براہ راست ہو گا"۔ باٹوش نے کہا۔

" اوکے ۔ مجھے تمہاری صلاحیتوں پر پورا اعتماد ہے لیکن خیال رکھنا باٹوش تم اب فیوگی ٹاسک کے قلعے کی فصیل کی سی حیثیت اختیار کر گئے ہو۔ اگر یہ فصیل ٹوٹ گئی تو پھر سب کچھ ختم ہو جائے گا"....... متاشو نے کہا۔

" تم فکر مت کرو ایسا نہیں ہو گا۔ میں جلد ہی تمہیں خوشخبری سناؤں گا"....... باٹوش نے کہا۔

" اوکے وش یو گڈ لک"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو باٹوش نے رسیور کریڈل پر رکھا اور انٹر کام کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے تین نمبر پریس کر دیئے۔

" یس باس"....... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

" ساگو سے بات کراؤ جلدی"....... باٹوش نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس باس"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ ساگو بول رہا ہوں باس"....... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" ساگو پاکیشیائی ایجنٹ کسی بھی لمحے کسی بھی انداز میں یہاں ریڈ کرنے والے ہیں۔ میں نے تمہیں جو پلاننگ بتائی تھی تم نے

اب اس پر عمل کرنا ہے۔ انہیں کسی صورت بھی زندہ واپس نہیں جانا چاہئے اور نہ یہ کسی صورت میں زندہ نیچے تک پہنچ سکیں"۔ باٹوش نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس باس۔ آپ بے فکر ہیں۔ آپ کی پلاننگ پر پورا پورا عمل ہو گا"....... ساگو نے جواب دیا۔

" جیسے میں نے بتایا ہے ویسے ہی کرنا۔ اس طرح ہی تم کامیاب ہو سکتے ہو"....... باٹوش نے کہا۔

" حکم کی حرف بحرف تعمیل ہو گی باس"....... ساگو نے جواب دیتے ہوئے کہا تو باٹوش نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب وہ پوری طرح مطمئن ہو چکا تھا لیکن رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھا اور آفس کا عقبی دروازہ کھول کر دوسری طرف ایک کمرے میں پہنچ گیا۔ یہاں دیوار کے ساتھ ایک قد آدم مشین موجود تھی جس کے درمیان ایک بڑی سی سکرین موجود تھی۔ باٹوش نے مشین آن کی اور پھر پیچھے ہٹ کر وہ ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی۔ سکرین پر چار خانے بنے ہوئے تھے جن میں سے تین میں ہال نما بڑے بڑے کمروں کے مناظر نظر آ رہے تھے جہاں باقاعدہ شوٹنگ کی جا رہی تھی جبکہ ایک خانے میں ایک آفس کا منظر ابھرا تھا۔ آفس میں بڑی سی میز کے پیچھے ایک ناٹے قد کا باچانی بیٹھا ہوا تھا۔ یہ ساگو تھا۔ شوٹنگ کلب کا مینجر۔ باٹوش کے آفس تک پہنچنے کا راستہ اس آفس سے ہی نکلتا تھا۔ دوسرا راستہ باٹوش پہلے

ہی بلاک کر چکا تھا اس لئے اب عمران اور اس کے ساتھی اگر باٹوش
تک پہنچ سکتے تھے تو اس آفس میں داخل ہو کر ہی پہنچ سکتے تھے اور
باٹوش نے ساگو کی مدد سے اس کا پورا پورا انتظام کر رکھا تھا۔ آفس
میں ایسے خفیہ آلات نصب کر دیئے گئے تھے کہ ساگو میز کے پیچھے بیٹھے
بیٹھے صرف انگلی ہلا کر اپنی کرسی فرش میں غائب کر سکتا تھا اور اس
کے ساتھ ہی کمرے کے دروازے پر سٹیل کی چادر آ جاتی اور پھر
پورے کمرے کی چھت اور سائیڈ دیواروں میں نصب خفیہ گنیں
گولیاں اگلنا شروع کر دیتیں جس کا نظارہ باٹوش یہاں بیٹھے بیٹھے کر
سکتا تھا اور جب تک وہ چاہتا یہ گولیاں برستی رہتی اور جب وہ چاہتا تو
اس مشین کی مدد سے اس کمرے کا دروازہ کھول سکتا تھا۔ یہ ساری
پلاننگ وہ پہلے ہی کر چکا تھا اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھا کہ
عمران اور اس کے ساتھی جس روپ میں چاہے آفس میں داخل ہوں
ساگو اپنا کام کر دکھائے گا اور اس کے بعد آفس ان کے لئے موت کا
کنواں بن کر رہ جاتا جہاں سے بچ نکلنا ان کے لئے ناممکن تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت فیوگی کی ایک رہائشی کوٹھی میں
موجود تھا۔ ان سب نے ایکریمی میک اپ کر رکھا تھا حتیٰ کہ جولیا
بھی ایکریمی میک اپ میں تھی۔ شاراگونا ہوٹل کی عقبی گلی پر پہنچ کر
وہ سڑک پر آئے اور پھر قریب ہی ایک ہوٹل میں جا کر بیٹھ گئے
جہاں عمران نے صالحہ اور صفدر سے ہوٹل اور ان کے کمروں کے
بارے میں تفصیلات معلوم کر کے انہیں ہدایات دیں اور پھر صالحہ
اور صفدر ہوٹل سے نکل کر ٹیکسی میں سوار ہو کر واپس اپنے ہوٹل
چلے گئے تھے جبکہ عمران نے اس ہوٹل کے باتھ روم میں جا کر ماسک
میک اپ کے ذریعے اپنا چہرہ بدلا اور پھر وہ مڑا اور ان کے لئے رہائش
گاہیں اور گاڑیاں وغیرہ مہیا کرنے والے ایک ادارے کے آفس میں
جا پہنچا جہاں سے اس نے ایک کالونی میں واقع رہائش گاہ کرایہ پر لی
جس میں دو گاڑیاں بھی موجود تھیں اور پھر عمران براہ راست اس

رہائش گاہ میں پہنچ گیا۔ یہاں پہنچ کر اس نے اپنے ساتھیوں کو فون پر اس رہائش گاہ کا پتہ بتایا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کے ساتھی وہاں پہنچ گئے۔ عمران نے صفدر اور کیپٹن شکیل کو ماسک دے کر انہیں ہدایات دیں کہ وہ ماسک میک اپ کر کے اسلحہ مارکیٹ سے خصوصی اسلحہ خرید کر لے آئیں اور پھر صفدر اور کیپٹن شکیل اس کا مطلوبہ اسلحہ لے آئے تھے جبکہ اس دوران عمران نے فون پر انکوائری سے یہ معلوم کر لیا تھا کہ فیوگی شوٹنگ کلب ٹورسٹ ایریے میں واقع ہے اور اس نے مقامی نقشے پر اس کلب کو باقاعدہ مارک بھی کر لیا تھا۔ اس وقت وہ سب نہ صرف ایکریمی میک اپ کر چکے تھے بلکہ صفدر اور کیپٹن شکیل نئے لباس بھی خرید لائے تھے جن میں عمران کا لباس بھی شامل تھا اور انہوں نے لباس بھی تبدیل کر لئے تھے۔ جولیا بھی ایکریمی میک اپ میں تھی۔

"عمران صاحب باٹوش کو اطلاع تو مل چکی ہو گی کہ فیٹی کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ یقیناً مل چکی ہو گی"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا وہ اب بھی شوٹنگ کلب میں موجود ہو گا کیونکہ بہرحال وہ جانتا تھا کہ فیٹی کو اس کلب کے بارے میں معلوم ہے اور آپ نے اس سے اس بارے میں معلوم کر لیا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ فیٹی کی لاش رسیوں میں بندھی ہوئی ملی ہو گی اور اس کے نتھنے کٹے ہوئے تھے اس سے وہ فوراً سمجھ گیا ہو گا کہ وہاں کیا کارروائی ہوئی ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر آپ کیوں اس شوٹنگ کلب پر ریڈ کرنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"باٹوش کو میں جانتا ہوں۔ وہ اس اطلاع کے بعد وہاں جم کر بیٹھ گیا ہو گا کہ کب ہم لوگ وہاں پہنچیں اور کب وہ ہمارا شکار کھیلے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ پھر ٹھیک ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ وہ ایسی طبیعت کا آدمی ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ اس نے وہاں ایسے خصوصی انتظامات کر رکھے ہوں گے جیسے شکاری بڑے شکار کے لئے کرتے ہیں"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیسے انتظامات"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"سائنسی انتظامات۔ اس کی عادت ہے کہ وہ سائنسی انتظامات پر بہت بھروسہ کرتا ہے اور چونکہ میں اس کی نفسیات کو جانتا ہوں اس لئے میں آسانی سے اس بات کا تجزیہ کر سکتا ہوں کہ اس نے وہاں کس قسم کے انتظامات کئے ہوں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مثلاً کس قسم کے"....... صفدر نے کہا۔

"شوٹنگ کلب کے نیچے اس کا آفس بتایا گیا ہے اور ظاہر ہے اس کا راستہ شوٹنگ کلب سے جاتا ہو گا۔ شوٹنگ کلب ایسا کلب ہوتا ہے جہاں عام ٹورسٹ جاتے رہتے ہیں اور شوٹنگ کے کھیل سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اب ظاہر ہے کلب کے ان شوٹنگ ہالز سے تو راستہ نہ جاتا ہو گا۔ یہ راستہ یقیناً ان ہالز سے ہٹ کر بنایا گیا ہو گا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شوٹنگ کلب کے آفس سے یہ راستہ جاتا ہو اور اگر فرض کر لیں کہ آفس سے راستہ جاتا ہو گا تو باٹوش نے اس آفس میں ایسے جدید سائنسی ہتھیار خفیہ طور پر نصب کرائے ہوں گے جنہیں وہ نیچے سے بیٹھ کر آپریٹ کر سکتا ہو گا یا آفس میں موجود آدمی اسے صرف منہ سے لفظ نکال کر آپریٹ کرے گا یا صرف انگلی ہلا کر آپریٹ کرے گا۔ ان میں ریوالونگ مشین گنوں سے لے کر بے ہوش کرنے والی ریز اور ہلاک کرنے والی ریز سب کچھ ہو سکتا ہے"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم نے وہاں تک پہنچنے کے بارے میں کیا سوچا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"یہی بات تو میں سوچ رہا ہوں کہ اس ٹریپ کو کس طرح توڑا جائے"....... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب کیا یہ ضروری ہے کہ ہم اس باٹوش تک پہنچیں۔ کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ باچانی آرمی کو حرکت میں لایا جائے اور وہ اس

شوٹنگ کلب کو گھیر کر وہاں آپریشن کرے"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اصل مسئلہ ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنا ہے اور اگر باٹوش آرمی ریڈ میں مارا گیا تو پھر ہیڈ کوارٹر ٹریس نہ ہو سکے گا۔ اسے واقعی انتہائی خفیہ رکھا گیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہیڈ کوارٹر کے خلاف باچانی آرمی کو استعمال کیا جائے"....... عمران نے کہا۔

"تو پھر آپ نے کیا پلاننگ بنائی ہے"....... عمران نے کہا۔

"اس بارے میں سوچ رہا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے عمران صاحب"۔ اچانک صالحہ نے کہا۔

"نہیں ابھی صفدر اس تجویز پر عمل کرنے کے لئے رضامند نہیں ہوا۔ ابھی پھل پکنے میں کچھ دیر ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ ہنس پڑی۔

"آج کل پھل کو مصالحہ لگا کر پکایا جاتا ہے عمران صاحب ڈالی پر پکنے کا انتظار نہیں کیا جاتا"....... صالحہ نے جواب دیا اور عمران اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"لیکن کچا پھل تو بہرحال جھولی میں آکر نہیں گرتا۔ کسی پیٹی میں مصالحہ سمیت بند پڑا رہتا ہے"....... عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"یہ تم نے کیا باتیں شروع کر دی ہیں اس قدر سنجیدہ بات ہو

رہی ہے اور تمہیں مذاق سوجھ رہا ہے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مس صالحہ آپ اپنی تجویز بتائیں"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میری تجویز ہے کہ اس شوٹنگ کلب پر ریڈ کرنے کی بجائے ہم اس باٹوش کے سر پر اچانک پہنچ جائیں"...... صالحہ نے کہا۔

"وہ کس طرح۔ اس سلسلے میں کیا تجویز ہے تمہارے ذہن میں"۔ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"بڑا آسان سا نسخہ ہے کہ شوٹنگ کلب پر ریڈ ہی نہ کیا جائے"۔ صالحہ نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے ان سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے جبکہ عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ کیا بات ہوئی"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مس صالحہ درست کہہ رہی ہے مس جولیا۔ میں بھی اسی نکتے پر ہی سوچ رہا تھا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن یہ کیا نکتہ ہے میری سمجھ میں تو نہیں آیا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں بتاتی ہوں۔ شوٹنگ کلب سے لازماً راستہ جاتا ہو گا لیکن لامحالہ کوئی اور راستہ بھی ہو گا کیونکہ ایسے خفیہ اڈے کے راستے لازماً دوہرے بنائے جاتے ہیں۔ اگر دوسرے راستے کے بارے میں معلومات حاصل ہو جائیں تو ہم اس راستے براہ راست باٹوش کے سر

پر پہنچ سکتے ہیں۔ اس کی تمام تر توجہ یقیناً کلب کی طرف ہی ہو گی"...... صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ راستہ ہمیں کون بتائے گا اور پھر ہو سکتا ہے کہ وہ راستہ بلاک کر دیا گیا ہو"...... جولیا نے کہا۔

"جہاں تک راستے کے بارے میں معلومات کا تعلق ہے تو شوٹنگ کلب کے کسی آدمی کو اغوا کیا جا سکتا ہے۔ باقی رہی بلاکنگ تو اسے ختم کیا جا سکتا ہے"...... صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ تم نے اچھی تجویز دی ہے"...... جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم سب خواہ مخواہ کے چکروں میں پڑے رہتے ہو۔ اسلحہ اٹھاؤ اور شوٹنگ کلب میں داخل ہو جاؤ۔ اس کے بعد میں دیکھتا ہوں کہ کون ہمارا رستہ روک سکتا ہے۔ اسے اغوا کرو اس سے معلومات حاصل کرو، بلاکنگ توڑو، فلاں سے پوچھ گچھ کرو، فلاں کی نگرانی کرو۔ یہ سب فضول کام ہیں"...... یکلخت خاموش بیٹھے ہوئے تنویر نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ باٹوش نے تم جیسے ایجنٹوں کے لئے وہاں کوئی انتظام نہیں کیا ہو گا"...... جولیا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا ہو گا تو کرتا رہے۔ وہ آسمان سے تو نہیں اترا کہ اس کی بات ہی اونچی رہے گی۔ اس کے انتظامات کو بھی بموں سے اڑایا جا سکتا

ہے"....... تنویر نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جہاں ذہانت کی جنگ ہو وہاں ایسا نہیں ہو سکتا"....... جولیا نے حتمی فیصلہ دیتے ہوئے کہا۔

"ذہانت کی جنگ لڑنی ہے تو پھر شطرنج کھیلنا شروع کر دو۔ ضروری ہے کہ تم نے مشن مکمل کرنا ہے"....... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ تنویر ویری گڈ۔ آج پتہ چلا ہے کہ بہادر کون ہے۔ گڈ شو"....... عمران نے یکلخت مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ اس میں بہادری کہاں سے داخل ہو گئی"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اتنی بات تو وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران اس پر طنز کر رہا ہے۔

"یہ بہادری نہیں ہے تو اور کیا ہے کہ تم جولیا کو نہ صرف ترکی بہ ترکی جواب دے رہے ہو بلکہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات بھی کر رہے ہو اور یہ بہادری کا سب سے اعلیٰ معیار ہے کہ کسی خاتون کو اس انداز میں جواب دیئے جائیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں جو درست سمجھتا ہوں وہ کہہ دیتا ہوں۔ میرا مطلب نہ کسی پر رعب جمانا ہوتا ہے اور نہ کسی کو جواب دینا"....... تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ویسے تنویر کی بات درست ہے۔ ہمیں خواہ مخواہ کی الجھنوں میں

پڑنے کی بجائے واقعی یہاں ڈائریکٹ ایکشن سے کام لینا چاہئے۔ بعض اوقات تیز اور ڈائریکٹ ایکشن کے مقابل تمام سائنسی انتظامات دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں"....... صفدر نے بھی تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں صف بندی کہ جولیا اور صالحہ ایک طرف اور تنویر اور صفدر دوسری طرف۔ باقی رہے میں اور کیپٹن شکیل تو ہم داد دے سکتے ہیں۔ کیوں کیپٹن شکیل"....... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب دونوں نظریات اپنی اپنی جگہ درست ہیں لیکن یہاں مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے باٹوش کو زندہ پکڑنا ہے تاکہ اس سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکیں۔ ڈائریکٹ ایکشن میں وہ ہلاک بھی ہو سکتا ہے اور اگر وہ ہلاک ہو گیا تو ہم واپس زیرو پوائنٹ پر جا کھڑے ہوں گے"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری یہ بات واقعی درست ہے۔ میں اپنی تجویز واپس لیتا ہوں"....... تنویر نے فوراً ہی بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کہا تو صالحہ حیرت بھری نظروں سے تنویر کی طرف دیکھنے لگی جبکہ باقی سب کے چہروں پر مسکراہٹ تیرنے لگی کیونکہ وہ تنویر کی فطرت کو اچھی طرح جانتے تھے۔

"تم نے کوئی جواب نہیں دیا"....... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ایک اور راستہ بھی ہے جس کے بارے میں تم میں سے کسی

نے بھی نہیں سوچا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"کون سا"...... جولیا نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"وہ یہ کہ ہم سرے سے باٹوش کو نظرانداز کر دیں۔ وہ لامحالہ انتظامات کر کے اب ہمارے انتظار میں ہو گا۔ بیٹھا رہے انتظار کرتا"...... عمران نے کہا۔

"تو یہ ہیڈ کوارٹر کیسے ٹریس ہو گا"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات البتہ سوچنے کی ہے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"تم ہنس رہے ہو جبکہ میرا دل چاہ رہا ہے کہ میں دھاڑیں مار مار کر رووں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس جس کی دہشت کے ڈنکے پورے عالم میں بج رہے ہیں بڑے بڑے ایجنٹ جس سروس کا نام سنتے ہی کانپنے لگ جاتے ہیں وہ ایک معمولی سے سیکرٹ ایجنٹ کو پکڑنے کے لئے بیٹھے تجویزیں سوچ رہے ہیں اور ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"یہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہو رہا ہے ورنہ ہم اب تک اس باٹوش کو گردن سے پکڑ کر اس کے بل سے باہر نکال چکے ہوتے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ماشاء اللہ۔ ماشاء اللہ کیا کارکردگی ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو تم ہمارا مذاق اڑا رہے ہو۔ ٹھیک ہے تم یہیں بیٹھو ہم جا کر مشن مکمل کرتے ہیں۔ چلو اٹھو سب"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے اٹھتے ہی سب سے پہلے تنویر اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے ساتھ ہی صالحہ بھی کھڑی ہو گئی۔

"بیٹھ جائیں مس جولیا۔ عمران صاحب یہ باتیں جان بوجھ کر کرتے ہیں۔ جب کوئی لائن آف ایکشن ان کے اپنے ذہن میں واضح نہیں ہوتی تو پھر یہ اپنے ذہن کو اس انداز میں استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ یہ ہمارا مذاق اڑانا شروع کر دے"...... جولیا نے پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"تم ہی اسے برداشت کرتی ہو ورنہ میں تو ایک لمحے میں اسے گولی مار دوں"...... تنویر نے شاید جولیا کی جذباتی حمایت حاصل کرنے کے لئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کسے گولی مار دو گے۔ عمران کو۔ تمہارا دماغ ٹھیک ہے۔ خبردار اگر آئندہ ایسے فضول الفاظ منہ سے نکالے تو"...... جولیا الٹا تنویر پر ہی چڑھ دوڑی تو سب کے چہروں پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی اور تنویر نے برا سا منہ بنا لیا۔

"بیٹھو اور اطمینان سے میری بات سنو"...... اچانک عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو وہ نہ صرف بیٹھ گئے بلکہ وہ اب اس طرح عمران کو دیکھ رہے تھے جیسے پہلی بار عمران کو دیکھ رہے ہوں اور یہ

تھی بھی حقیقت۔ عمران کے چہرے پر یکلخت ایسی پتھریلی سنجیدگی ابھر آئی تھی جیسے یہ شخص کبھی زندگی میں مسکرایا تک نہ ہو۔

"کیا بات"....... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باٹوش ہمارا شکار کرنے کے درپے ہے اور ہم باٹوش کا شکار کرنا چاہتے ہیں۔ باٹوش کو ہم پر ایک سبقت حاصل ہے کہ وہ اپنی مرضی کے انتظامات کر کے اپنے بل میں بیٹھا ہوا ہے جبکہ ہمیں یہ معلوم نہیں ہے کہ وہاں کیسے انتظامات ہیں اور دوسری بات یہ کہ باٹوش کو ہم نے زندہ بھی پکڑنا ہے اس لئے وہاں اندھا دھند کارروائی کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ باٹوش اپنے اصل چہرے میں نہ ہوگا۔ نہ جانے وہ وہاں کیا بنا ہوا ہو۔ ان سب حالات پر اگر غور کیا جائے تو واقعی صالحہ کی بات درست ہے۔ ہمیں باٹوش کے سر پر اس انداز میں پہنچنا ہے کہ اسے آخری لمحے تک اس بات کا احساس نہ ہو سکے"....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن کیسے۔ اصل مسئلہ تو یہی ہے"....... جولیا نے کہا۔

"تمام مسائل حل ہو سکتے ہیں بشرطیکہ ہم انہیں ٹھنڈے دماغ سے سوچیں۔ جذباتی انداز میں سوچنے سے مسئلے الجھتے ہیں حل نہیں ہوا کرتے۔ اس وقت جو پوزیشن ہے اس پر سب غور کرو مجھے یقین ہے کہ تم سب اس مسئلے کا حل نکال لو گے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ باٹوش ایک شوٹنگ کلب کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانوں میں موجود ہے۔ شوٹنگ کلب کا ماحول دوسرے عام کلبوں سے یکسر مختلف ہوتا

ہے۔ دوسری بات یہ کہ باٹوش بہرحال فیوگی ٹاسک کا چیئرمین نہیں ہے ظاہر ہے اس کا بھی کوئی چیف ہوگا جس کا حکم وہ بھی مانتا ہوگا۔ اگر ہم باٹوش کی بجائے اس چیف کو تلاش کریں تو میرا خیال ہے کہ ہم آسانی سے فیوگی ٹاسک کے نہ صرف ہیڈ کوارٹر بلکہ اس تنظیم کے پورے نیٹ ورک کو ٹریس کر سکتے ہیں"....... عمران نے کہا۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ چیف کون ہے"....... جولیا نے کہا۔

"نہیں اور میں یہی معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ تم بتاؤ کہ کس طرح معلوم کیا جا سکتا ہے"....... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ شوٹنگ کلب کے مینجر کو پکڑا جائے۔ وہ لامحالہ اس تنظیم کا اہم آدمی ہوگا اور اسے پکڑنے کے لئے ہمیں اس کلب سے ہٹ کر اس کی مصروفیات معلوم کرنی ہوں گی اور یہ معلومات کسی بھی مخبر ایجنسی سے معلوم کی جا سکتی ہیں"....... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"دیکھا تم نے۔ ذرا سا ٹھنڈے دماغ سے سوچا اور ایک ممکن حل سامنے آگیا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری فضول باتوں سے میرا ذہن الجھ جاتا ہے۔ تم اگر اسی طرح سنجیدہ رہو تو ہمارا بھی ذہن کام کرے"....... جولیا نے جواب دیا۔

"سوچ لو میں سنجیدہ ہو جاؤں گا لیکن پھر تم ہی تنگ آ جاؤ گی"۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پاس پڑے

ہونے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سب بے اختیار چونک پڑے۔ انہیں شاید یہاں کسی کال کی آمد کا خیال تک نہ تھا۔ عمران نے رسیور اٹھا لیا اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"جانسن بول رہا ہوں"...... عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

"روڈی بول رہا ہوں مسٹر جانسن۔ آپ کا کام ہو گیا ہے"۔ دوسری طرف سے بھی ایکریمی لہجے میں جواب دیا گیا۔

"بتاؤ کیا کام ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"مسٹر جانسن فیوگی شوٹنگ کلب کے مینجر ساگو کی ایک گرل فرینڈ جاسکی نامی لڑکی ہے جو ماسٹر کلب میں اسسٹنٹ مینجر ہے لیکن ان دنوں وہ چھٹی پر ہے اور ساگو روزانہ شام کو اس کے فلیٹ پر جاتا ہے اور پھر رات گئے واپس اپنی رہائش گاہ پر جاتا ہے۔ یہ اس کا روزانہ کا معمول ہے"...... دوسری طرف سے روڈی نے کہا۔

"کتنے بجے جاتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"شام کو سات بجے سے رات گیارہ بجے تک وہ وہیں رہتا ہے"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"یہ لڑکی کہاں رہتی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"کوشیا پلازہ پورے فیوگی میں سب سے مہنگا رہائشی پلازہ ہے۔ اس کی دوسری منزل کے اٹھائیس نمبر فلیٹ میں جاسکی کی رہائش گاہ ہے اور یہ فلیٹ بھی ساگو نے اسے لے کر دیا ہوا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ساگو کی اپنی رہائش کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"سیانو کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ اے میں۔ اس کی بیوی بیمار رہتی ہے۔ اس کے دو بچے بھی ہیں"...... روڈی نے خود ہی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ساگو کا حلیہ کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو دوسری طرف سے حلیہ بتا دیا گیا۔

"اس ساگو کا خصوصی فون نمبر میرا مطلب ہے کہ کلب کے عام فون نمبر سے ہٹ کر فون نمبر"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

"تھینک یو روڈی۔ تم نے واقعی کام کیا ہے اس لئے آئندہ بھی تمہیں سنڈیکیٹ کے کام ملتے رہیں گے لیکن تمہیں یہ شرط ہمیشہ یاد رکھنی ہو گی کہ اس بزنس میں رازداری سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں جناب۔ آپ بے فکر رہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"میرے ساتھ جولیا اور تنویر چلیں گے۔ میں کوشش کروں گا کہ وقت سے پہلے اس ساگو کو کلب سے وہاں آنے پر مجبور کروں اور مجھے یقین ہے کہ ساگو سے باٹوش یا فیوگی ٹاسک کے بارے میں اہم معلومات مل جائیں گی"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔ جولیا اور تنویر بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"تم نے یہاں کی باقاعدہ نگرانی کرنی ہے کیونکہ باٹوش لامحالہ صرف اپنے بل میں بند ہو کر نہ بیٹھا رہے گا۔ اس نے لازماً ہماری تلاش کا کام بھی جاری کرا رکھا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں عمران صاحب"...... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"یہ روڈی کون ہے اور تم نے کب اس سے رابطہ کیا ہے"۔ کار میں بیٹھتے ہوئے جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس کا پتہ ایکریمیا کے ایک آدمی سے میں نے لیا تھا۔ تمہارے آنے سے پہلے میں نے اسے ایکریمیا کے ایک بڑے سنڈیکیٹ کے حوالے سے رابطہ کیا تھا"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار کوشیا رہائشی پلازہ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ عمران نے چونکہ فیوگی کا نقشہ اچھی طرح دیکھ رکھا تھا اس لئے اسے یہاں کی مشہور عمارات کے ساتھ ساتھ سڑکوں کے بارے میں بھی علم تھا۔

باٹوش نے اپنے آفس کے پیچھے کمرے میں موجود مشین کے سامنے مستقل ڈیرہ لگا رکھا تھا۔ شوٹنگ کلب کے آفس میں ساگو بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور باٹوش مشین پر موجود سکرین کے ذریعے اسے کام کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ ساتھ ہی شوٹنگ ہالز میں ہونے والی تمام کارروائی پر بھی اس کی نظر تھی۔ اسے یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی بہرحال کسی نہ کسی انداز میں کلب پر حملہ کریں گے اس لئے وہ ہر لحاظ سے چوکنا رہنا چاہتا تھا۔ ساگو چونکہ کلب کا کام کرتا تھا اس لئے وہ اپنے آفس سے اٹھ کر چلا بھی جاتا تھا اور پھر واپس آکر بھی بیٹھ جاتا تھا لیکن باٹوش مسلسل مشین کے سامنے کرسی پر نیم دراز چیکنگ میں مصروف تھا۔ البتہ ساتھ والی میز پر اس نے شراب کی کئی بوتلیں رکھی ہوئی تھیں جن میں سے دو بوتلیں وہ اب تک پی چکا تھا اور تین بھری ہوئی بوتلیں ابھی موجود تھیں۔ اس

نے تیسری بوتل کھولی اور شراب جام میں ڈال کر اس نے بوتل
واپس میز پر رکھی اور جام اٹھا کر منہ سے لگا لیا۔ اسی لمحے اس نے ساگو
کو فون اٹنڈ کرتے ہوئے دیکھا۔ ساگو کافی دیر تک فون پر باتیں کرتا
رہا پھر اس نے رسیور رکھا اور اٹھ کر آفس سے باہر چلا گیا۔ باٹوش
خاموش بیٹھا رہا۔ ظاہر ہے ساگو کا یہ دفتری معمول تھا اور اس نے
بہرحال آفس کے کام نمٹانے تھے لیکن پھر اس نے گھونٹ گھونٹ کر
کے پوری تیسری بوتل بھی پی لی لیکن ساگو واپس آفس میں نہ آیا تو
باٹوش کو حیرت ہوئی کیونکہ اتنی دیر تک آفس سے باہر رہنا اس کے
لحاظ سے خلاف معمول تھا اور پھر ساگو کسی شوٹنگ ہال میں بھی نظر
نہ آیا تھا۔

" یہ کہاں چلا گیا ہو گا"....... باٹوش نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر
اس نے سائیڈ میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد
دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

" یس۔ ماجو بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے ساگو کے
اسسٹنٹ کی آواز سنائی دی۔

" راسکو بول رہا ہوں ماجو"....... باٹوش نے کہا۔

" یس سر۔ حکم سر"....... ماجو کا لہجہ انتہائی مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

" ساگو کافی دیر سے آفس سے غائب ہے۔ کہاں ہے وہ"۔ باٹوش
نے پوچھا۔

" باس۔ ساگو صاحب تو چلے گئے ہیں"....... دوسری طرف سے کہا

گیا تو باٹوش بے اختیار اچھل پڑا۔

" چلا گیا ہے۔ کہاں۔ کیوں۔ ابھی کلب کا وقت تو ختم نہیں
ہوا"....... باٹوش نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے تو معلوم نہیں ہے سر۔ انہوں نے مجھے یہی کہا ہے کہ کوئی
ایمرجنسی ہو گئی ہے اس لئے وہ جا رہے ہیں۔ میں یہاں کا خیال
رکھوں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کیا وہ اپنے گھر گیا ہے"....... باٹوش نے پوچھا۔

" ہو سکتا ہے سر۔ میں کچھ کہہ نہیں سکتا"....... دوسری طرف سے
جواب دیا گیا۔

" معلوم کرو اور پھر مجھے بتاؤ"....... باٹوش نے کہا۔

" یس سر"....... ماجو نے جواب دیا اور باٹوش نے رسیور رکھ دیا۔
اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات تھے۔ اسے یاد تھا کہ فون سننے کے
بعد ساگو اٹھ کر آفس سے گیا تھا اور پھر اس کی واپسی نہ ہوئی تھی اور
پھر تھوڑی دیر بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو باٹوش نے ہاتھ بڑھا کر
رسیور اٹھا لیا۔

" یس"....... باٹوش نے کہا۔

" سر۔ باس ساگو اپنی رہائش گاہ پر نہیں گئے اور نہ ہی وہاں سے
انہیں کوئی کال کی گئی ہے"....... دوسری طرف سے ماجو نے مؤدبانہ
لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ پھر وہ کہاں گیا۔ کیا کال کا ریکارڈ رکھتے ہو تم"....... باٹوش

نے کہا۔

"یس سر"....... ماجو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کال سنو تاکہ معلوم ہو سکے کہ ساگو اچانک کہاں اور کیوں گیا ہے"....... باٹوش نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اسی واقعی ساگو پر سخت غصہ آ رہا تھا کہ وہ اس طرح بغیر بتائے ان حالات میں چلا گیا تھا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور باٹوش نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... باٹوش نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر۔ کال باس ساگو کی گرل فرینڈ جاسکی کی طرف سے آئی تھی۔ جاسکی نے باس کو بتایا ہے کہ وہ اچانک بیمار ہو گئی ہے اس لئے باس ساگو فوراً اس کے فلیٹ پر پہنچے۔ باس ساگو نے اسے بہت ٹالنے کی کوشش کی لیکن جاسکی ضد پر اتر آئی تو باس ساگو نے کہا کہ اچھا وہ آ رہا ہے اور پھر اسے کسی اچھے ہسپتال میں داخل کرا کر واپس آ جائے گا"....... ماجو نے جواب دیا تو باٹوش بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا تم جانتے ہو کہ یہ جاسکی کہاں رہتی ہے"....... باٹوش نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ کوشیا پلازہ کے فلیٹ نمبر اٹھائیس دوسری منزل پر رہتی ہے۔ باس ساگو روزانہ شام کو وہاں جاتے ہیں"....... ماجو نے

جواب دیا۔

"کوشیا پلازہ۔ اوہ تم ایسا کرو کہ فوراً رابرٹ سے میری بات کراؤ۔ فوراً"....... باٹوش نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو باٹوش نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کے ذہن میں بے اختیار خطرے کی گھنٹیاں بجنی شروع ہو گئی تھیں کہ یہ کارروائی یقیناً عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہو سکتی ہے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران اس انداز میں ہی کام کرنے کا عادی ہے اور وہ اب ساگو سے شوٹنگ کلب کے تمام حفاظتی انتظامات کے بارے میں معلومات حاصل کرے گا۔ اس طرح وہ ان حفاظتی انتظامات کو آف کر کے یہاں پہنچ جائے گا۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور اسے اب شدت سے کال کا انتظار تھا۔ تھوڑی دیر بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... باٹوش نے تیز لہجے میں کہا۔

"ماجو بول رہا ہوں سر۔ رابرٹ لائن پر موجود ہے سر"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کراؤ بات"....... باٹوش نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہیلو۔ رابرٹ بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"راسکو بول رہا ہوں رابرٹ۔ تمہارا کلب کوشیا پلازہ کے قریب

ہے۔ تم ایسا کرو کہ خود وہاں جاؤ۔ کوشیا پلازہ کے فلیٹ نمبر اٹھائیس دوسری منزل میں فیوگی شوٹنگ کلب کے مینجر ساگو کی گرل فرینڈ جاسکی رہتی ہے۔ ساگو یہاں سے مجھے کچھ بتائے بغیر وہاں چلا گیا ہے۔ تم وہاں جا کر معلوم کرو کہ کیا پوزیشن ہے اور پھر مجھے کال کرو اور سنو انتہائی احتیاط سے کام لینا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ یہ کارروائی پاکیشیائی ایجنٹوں کی ہو اور تم بھی ان کے قابو میں آ جاؤ"۔ باٹوش نے کہا۔

"یس باس۔ میں خیال رکھوں گا"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور باٹوش نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھالیا۔

"یس"....... باٹوش نے کہا۔

"رابرٹ کی کال ہے سر"....... دوسری طرف سے ماجو کی آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"....... باٹوش نے تیز لہجے میں کہا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں باس۔ جاسکی کے فلیٹ سے ہی کال کر رہا ہوں۔ یہاں جاسکی اور ساگو دونوں کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں۔ ساگو کی لاش کرسی پر رسیوں سے بندھی ہوئی ہے۔ اس کے دونوں نتھنے کٹے ہوئے ہیں اور اس کا چہرہ انتہائی بھیانک ہو رہا ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے اس پر انتہائی ہولناک انداز میں تشدد کیا گیا ہو جبکہ جاسکی کی لاش قالین پر پڑی ہے۔ ان دونوں کو گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا

ہے"....... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ مجھے پہلے سے ہی خدشہ تھا۔ احمق ساگو اگر جانے سے پہلے مجھے بتا دیتا تو اس طرح نہ ہوتا۔ بہر حال ٹھیک ہے اوکے تم ان دونوں کی لاشیں اٹھوالو اور انہیں کسی سڑک پر ڈلوا دینا"۔ باٹوش نے کہا۔

"یس باس"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور باٹوش نے کریڈل پر ہاتھ رکھ دیا۔ البتہ رسیور ویسے ہی اس کے ہاتھ میں تھا۔

"تم پھر بھی نہ جیت سکو گے عمران۔ تمہارا مقابلہ باٹوش سے ہے۔ باٹوش سے۔ تمہاری موت میرے ہی ہاتھوں مقدر ہو چکی ہے"....... باٹوش نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور سے ہاتھ اٹھالیا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے ماجو کی آواز سنائی دی۔

"ماجو۔ ساگو ہلاک ہو چکا ہے اس لئے اب اس کی جگہ تم کلب کے مینجر ہو۔ اس وقت حفاظتی سسٹم نمبر ون آن ہے تم ایسا کرو کہ اسے آف کر کے اس کی جگہ ریڈ سرکل حفاظتی سسٹم آن کر دو اور شوٹنگ کلب خالی کرا کر اسے بند کرا دو لیکن تم نے اس وقت تک یہاں رہنا ہے جب تک میں نہ کہوں"....... باٹوش نے کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"احکامات کی تعمیل کر کے مجھے اطلاع دو۔ میں اپنے آفس میں ہوں"....... باٹوش نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور اس نے

مشین آف کر دی کیونکہ اب اس کی ضرورت نہ رہی تھی۔ ریڈ سرکل سسٹم کے آن ہو جانے کے بعد انسان تو انسان کوئی مکھی بھی اس کلب میں داخل نہ ہو سکتی تھی۔ اس طرح باٹوش نے وہ تمام حفاظتی نظام بھی آف کرا دیا تھا جس کی تفصیل عمران نے ساگو سے معلوم کی ہو گی۔ اب وہ مطمئن تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی جیسے ہی یہاں پہنچیں گے وہ خود بخود ہلاک ہو جائیں گے۔ مشین آف کر کے وہ اس کمرے سے نکل کر واپس اپنے آفس میں آکر بیٹھ گیا۔ اس نے میز کے کنارے پر موجود مختلف بٹنوں میں سے چند کو پریس کر دیا اور پھر اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا کیونکہ اب جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی کلب میں کسی بھی طرف سے داخل ہوں گے نہ صرف خود بخود ہلاک ہو جائیں گے بلکہ اس سسٹم کے تحت اسے بھی یہاں بیٹھے بیٹھے خود بخود ان کے بارے میں تفصیلات معلوم ہو جائیں گی اس لئے وہ مطمئن تھا کہ عمران چاہے لاکھ کوشش کر لے وہ بہرحال زندہ اس تک نہیں پہنچ سکتا۔ اسی لمحے میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو باٹوش نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ راسکو بول رہا ہوں"...... باٹوش نے کہا۔

"متاشو بول رہا ہوں باٹوش۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تم نے کوئی رپورٹ نہیں دی۔ کیا وہ ابھی تک ٹریس نہیں ہو سکے"...... دوسری طرف سے متاشو نے کہا۔

"میں نے ان کا شکار کھیلنے کا پورا انتظام کر رکھا ہے۔ جلد ہی وہ

موت کا شکار ہو جائیں گے حالانکہ عمران اپنے مخصوص داؤ پیچ بڑی کامیابی سے استعمال کر رہا ہے لیکن بہرحال شکست اس کا مقدر بن چکی ہے"...... باٹوش نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔ کیسے داؤ پیچ"۔ متاشو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو باٹوش نے اسے ساگو کے ساتھ ہونے والی تمام کارروائی کے علاوہ شوٹنگ کلب کے حفاظتی انتظامات تبدیل کئے جانے کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم بہرحال خطرے میں ہو۔ تم ایسا کرو کہ وہاں خود رہنے کی بجائے اس ماجو کو وہاں چھوڑ کر خود تم یہاں میرے پاس آ جاؤ۔ ہم تمہیں کسی صورت بھی ضائع نہیں کرانا چاہتے"...... متاشو نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میرا نام باٹوش ہے میں آسان شکار نہیں ہوں"...... باٹوش نے کہا۔

"تم جو کچھ کہہ رہے وہ ٹھیک ہے لیکن اس کے باوجود تمہارا وہاں اکیلے رہنا درست نہیں ہے۔ اس کی ایک اور وجہ بھی ہے۔ عمران کے لئے تم واحد آدمی ہو جسے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں علم ہے اس لئے وہ ہر ممکن طریقے سے تم تک پہنچنے کی کوشش کرے گا۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم کسی طرح بھی اس سے کم نہیں ہو لیکن ہم تمہیں کسی صورت بھی رسک میں نہیں ڈال سکتے۔ تم اب فیوگی ٹاسک کے لئے انتہائی قیمتی اور اہم آدمی ہو۔ تم میرے پاس آ جاؤ۔ جب

عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو جائیں گے تو پھر تم واپس چلے جانا۔ تمہاری میری پاس موجودگی کے بارے میں کسی کو بھی علم نہ ہو گا اور میرے بارے میں تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا اس لئے تم میرے پاس ہر لحاظ سے محفوظ رہو گے۔ یہ میرا حکم ہے"۔ مٹاشو نے کہا۔

" لیکن اس کے لئے مجھے شوٹنگ کلب کا حفاظتی سسٹم آف کرنا پڑے گا اور یہ خطرناک بھی ہو سکتا ہے"....... باٹوش نے کہا۔

" تم سپیشل وے کھول کر آجاؤ۔ اس طرح کسی کو بھی پتہ نہ چل سکے گا"....... مٹاشو نے کہا۔

" او کے ٹھیک ہے۔ میں آرہا ہوں"....... باٹوش نے کہا اور دوسری طرف سے او کے کے الفاظ سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

" ٹھیک ہے۔ عمران کچھ بھی کر سکتا ہے۔ مجھے واقعی مٹاشو کے پاس رہنا چاہئے"....... باٹوش نے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا تاکہ ماجو کو خصوصی ہدایات دے کر وہ سپیشل وے سے باہر جا سکے۔

دو کاریں خاصی تیز رفتاری سے فیوگی کے ٹورسٹ ایریا کی طرف بڑھی چلی جارہی تھیں۔ دونوں کاروں میں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ وہ سب ایکریمی میک اپ میں تھے۔ پہلی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر کیپٹن شکیل بیٹھا ہوا تھا جبکہ دوسری کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر صفدر تھا اور عقبی سیٹ پر صالحہ اور جولیا موجود تھیں۔

" عمران صاحب۔ ساگو نے یہ تو بتا دیا ہے کہ فیوگی ٹاسک کا ہیڈ کوارٹر کنگ ہوٹل کے نیچے بنا ہوا ہے لیکن اس کا راستہ فیوگی شوٹنگ کلب کی طرف سے ہے اور کوئی راستہ نہیں ہے اور فیوگی شوٹنگ کلب میں باٹوش خود موجود ہے۔ اس کے باوجود آپ نے مٹاشو کی رہائش گاہ پر ریڈ کرنے کا پروگرام کیوں بنایا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ساگو نے مثاشو کے بارے میں بتایا ہے۔ مثاشو، باٹوش سے بھی زیادہ فیوگی ٹاسک کا اہم آدمی ہے اور باٹوش بھی مثاشو کے ماتحت کام کرتا ہے"....... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن مثاشو کو پکڑنے سے کیا فائدہ ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ وہ بھی ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتا سکے گا اور اس کا علم ہمیں پہلے سے ہے"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ساگو نے فیوگی شوٹنگ کلب میں ڈبل حفاظتی انتظامات کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے اس کے بعد وہاں حملہ کرنا صریحاً خودکشی کے مترادف ہے اس لئے میں باٹوش کو اس کلب سے نکلنے کے لئے مثاشو کو استعمال کرنا چاہتا ہوں"....... عمران نے جواب دیا۔

" لیکن اس سے ہمیں کیا فائدہ ہوگا۔ یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی"....... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم اچھی خاصی گہرائی میں سوچنے کے عادی ہو اس لئے تم سامنے کی بات کو نظرانداز کر دیتے ہو۔ ساگو نے تمہارے سامنے بتایا تھا کہ باٹوش دو صورتوں میں کلب سے باہر آ سکتا ہے۔ ایک تو یہ کہ وہ کلب کا حفاظتی نظام آف کر دے اور دوسرا یہ کہ وہ سپیشل وے استعمال کرے اور مجھے یقین ہے کہ باٹوش سپیشل وے ہی استعمال کرے گا۔ حفاظتی نظام آف کرنے کا رسک نہیں لے گا اور سپیشل وے کے سامنے جولیا اور اس کے ساتھی موجود ہوں گے"۔ عمران نے کہا۔

" کیا باٹوش واقعی باہر آ جائے گا"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" دیکھو کیا ہوتا ہے۔ بہرحال کوشش کرنا تو ہمارا فرض ہے"۔ عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹورسٹ ایریے میں داخل ہونے کے بعد دونوں کاریں ایک چوک پر سے مختلف سمتوں میں مڑ گئیں۔ جولیا اور اس کے ساتھیوں کی کار فیوگی شوٹنگ کلب کی عقبی سمت کی طرف جانے والی سڑک پر مڑ گئی تھی جبکہ عمران کی کار آسٹر کلب کی طرف جانے والی سڑک پر آگے بڑھنے لگی تھی۔ عمران، تنویر سمیت فیوگی شوٹنگ کلب کے مینجر ساگو کی گرل فرینڈ جاسکی کے فلیٹ میں پہنچا اور پھر اس نے جاسکی کے ذریعے ساگو کو اس فلیٹ پر بلوا لیا۔ پھر وہاں ساگو نے تشدد کے بعد جو کچھ بتایا تھا وہ سب کچھ عمران نے واپس آ کر اپنے ساتھیوں کو بھی بتا دیا تھا اور پھر وہاں سے اس مشن کا فائنل راؤنڈ کھیلنے کے لئے وہ علیحدہ علیحدہ کاروں میں سوار ہو کر روانہ ہوئے تھے۔ عمران کے پلان کے مطابق جولیا اپنے ساتھیوں کے ساتھ فیوگی شوٹنگ کلب کے گرد نگرانی کرے گی اور خاص طور پر کلب کی عقبی طرف واقع سڑک پر اس سپاٹ کی نگرانی کی جانی تھی جہاں سے کلب کا سپیشل وے کھلتا تھا جبکہ عمران کیپٹن شکیل کے ساتھ آسٹر کلب جا رہا تھا جہاں مثاشو رہتا تھا۔ مثاشو آسٹر کلب کا مالک اور جنرل مینجر تھا اور ساگو نے بتایا تھا کہ مثاشو فیوگی ٹاسک کا اہم عہدیدار ہے اور باٹوش بھی اس کی ماتحتی میں کام کرتا ہے اس لئے عمران نے مثاشو کو کور کرنے کا پلان

بنایا تھا تاکہ مٹاشو کے ذریعے باٹوش کو اس کلب سے نکالا جائے اور
پھر کلب پر قبضہ کر کے ہیڈ کوارٹر کو کور کیا جائے۔ تھوڑی دیر بعد
عمران کی کار آسٹر کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہوئی لیکن عمران
اسے پارکنگ کی طرف لے جانے کی بجائے عمارت کی سائیڈ کی
طرف لے گیا کیونکہ ساگو نے اسے بتایا تھا کہ مٹاشو کے آفس میں
جانے والا راستہ سائیڈ پر موجود دروازے سے ہی جاتا ہے جہاں مسلح
دربان موجود رہتے ہیں۔ عمران نے کار ایک سائیڈ پر جا کر روکی۔

"آؤ کیپٹن شکیل"...... عمران نے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھتے
ہوئے مسکرا کر کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ
دونوں کار سے نیچے اترے اور اس طرف کو پیدل چلنے لگے جہاں عقبی
راستہ موجود تھا اور لوگ بھی اس طرف سے آ جا رہے تھے۔ ساگو نے
بتایا تھا کہ اس راستے سے لوگ خصوصی گیمز کلب میں جاتے ہیں
جہاں فیوگی کا سب سے بڑا جوا ہوتا ہے اور وہیں سے مٹاشو کے آفس
کو راستہ جاتا ہے۔ یہ راستہ بند دیوار میں ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا
تھا اور باہر مشین گنوں سے مسلح دربان موجود تھے۔ اندر جانے والے
ان دربانوں کے پاس رک کر انہیں کچھ کہتے تو وہ انہیں اندر جانے کا
اشارہ کرتے اور وہ لوگ اندر داخل ہو جاتے جبکہ باہر آنے والے بغیر
کسی بات چیت کے آگے بڑھ جاتے تھے۔ عمران اور کیپٹن شکیل جب
دروازے پر پہنچے تو دونوں دربانوں نے انہیں روک لیا۔

"پاس ورڈ بتاؤ"...... ایک دربان نے سخت لہجے میں کہا۔

"لکی سٹار"...... عمران نے ساگر سے معلوم ہونے والا کوڈ بتایا تو
دونوں دربانوں نے ہاتھ پیچھے کر لئے اور عمران اور کیپٹن شکیل اندر
داخل ہوئے۔ یہ ایک طویل راہداری تھی جس کے آخر میں جا کر
ایک بڑا ہال کمرہ تھا جس میں جوئے کی میزیں لگی ہوئی تھیں۔ وہ
دونوں اندر داخل ہوئے اور پھر بجائے کسی میز کی طرف بڑھنے کے وہ
اس کے آخری کونے کی طرف بڑھنے لگے جہاں ایک پتلی سی راہداری
نظر آ رہی تھی۔

"تم ادھر کہاں جا رہے ہو۔ رک جاؤ"...... اچانک راہداری کی
سائیڈ میں کھڑے ایک مسلح نوجوان نے ان کے سامنے آتے ہوئے
کہا۔

"ہمیں مٹاشو نے ملاقات کا وقت دیا ہوا ہے"...... عمران نے
بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ جاؤ"...... نوجوان نے کہا اور ایک طرف ہٹ گیا اور
عمران اور کیپٹن شکیل دونوں اس پتلی سی راہداری سے گزر کر سب
سے آخر میں موجود ایک دروازے پر آ کر رک گئے۔ دروازہ بند تھا اور
باہر ایک مسلح دربان موجود تھا۔

"مٹاشو نے ہمیں ملاقات کا وقت دیا ہوا ہے"...... عمران نے
اس دربان سے مخاطب ہو کر کہا تو اس دربان نے سر ہلاتے ہوئے
ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھولا اور انہیں اندر جانے کا اشارہ کیا تو عمران اور
اس کے پیچھے کیپٹن شکیل اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا ہال

نما کمرہ تھا جسے انتہائی شاندار انداز میں آفس کے طور پر سجایا گیا تھا۔ ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا باچانی بیٹھا ہوا تھا جس کا چہرہ بھی جسم کی طرح عام باچانیوں سے بڑا تھا۔ اس کی فراخ پیشانی اور آنکھوں میں تیز چمک اس کی ذہانت کو ظاہر کر رہی تھی۔ اس کے جسم پر انتہائی جدید سوٹ تھا۔ اس نے چونک کر عمران اور اس کے پیچھے اندر داخل ہونے والے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" میرا نام جیکسن ہے مسٹر مٹاشو اور یہ میرے ساتھی ہیں جانسن۔ ہم دونوں کا تعلق ایکریمیا کے لارڈز گروپ سے ہے"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے خالصتاً ایکریمی لہجے میں کہا۔ لارڈز گروپ کا سنتے ہی مٹاشو کے چہرے کے تاثرات یکلخت بدل گئے۔

"اوہ اچھا۔ بیٹھیں لیکن اس طرح اچانک آپ یہاں تک پہنچ کیسے گئے"...... مٹاشو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ البتہ ان کے استقبال کے لئے اٹھا نہ تھا اور نہ ہی اس نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھائے تھے۔

" عقبی راستے سے داخل ہونے کے لئے پاس ورڈ بتانا پڑتا ہے اور ساگو نے ہمیں بتایا تھا کہ پاس ورڈ لکی ستار ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ساگو نے۔ کیا۔ کیا مطلب۔ کون ساگو۔ کیا مطلب"۔ مٹاشو

نے یکلخت اچھلتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ تیزی سے اپنی جیب کی طرف رینگا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ جیب میں داخل ہوتا عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ دوسرے لمحے ہلکی سی چٹک کی آواز سنائی دی اور سرخ رنگ کے دھوئیں کی لکیر عمران کے ہاتھ سے نکل کر سیدھی مٹاشو کے چہرے سے ٹکرائی اور اس کا جسم ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں یکلخت ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ ساتھ ہی اس کی آنکھیں بند ہو گئیں۔ عمران نے ہاتھ میں موجود چھوٹا سا گیس پسٹل واپس اپنی جیب میں ڈال لیا۔

" تم بیرونی دروازے کا خیال رکھو میں عقبی طرف دیکھتا ہوں"۔ عمران نے کہا اور تیزی سے عقبی طرف موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو دوسری طرف ایک تنگ سی راہداری تھی۔ وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ راہداری کا اختتام ایک بڑے سے کمرے میں ہوا۔ اس کمرے میں کرسیاں اور میز موجود تھی۔ ایک طرف بیڈ بھی پڑا ہوا تھا اور بیڈ کے ساتھ ہی شراب کی بوتلوں سے بھرا ہوا ایک ریک موجود تھا جبکہ کمرے کی تمام دیواریں سپاٹ تھیں البتہ کمرہ مکمل طور پر ساؤنڈ پروف تھا۔ عمران واپس مڑا اور آفس میں آگیا۔ کیپٹن شکیل وہاں موجود تھا۔

" تم یہیں رہو گے۔ اگر کوئی آئے تو تم نے اسے یہی بتانا ہے کہ مٹاشو عقبی کمرے میں میرے ساتھ خصوصی بات چیت کر رہا ہے"...... عمران نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا اور کیپٹن

شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے کرسی پر بے ہوش پڑے ہوئے مناشو کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور عقبی دروازہ کھول کر راہداری میں داخل ہو گیا اور دروازہ اس کے عقب میں خود بخود بند ہو گیا۔

تنویر نے کار فیوگی شوٹنگ کلب کی عقبی سڑک پر موڑی اور پھر وہ اسے آہستہ رفتار سے آگے بڑھانے لگا۔ ساگو کے مطابق اس سڑک پر چھوٹی چھوٹی رہائش گاہیں تھیں جنہیں کلب کی طرف سے سیاحوں کو باقاعدہ کرایہ پر دیا جاتا تھا جبکہ ایک رہائش گاہ جس کا نمبر گیارہ ڈی تھا، یہ رہائش گاہ خالی رہتی تھی اور اس رہائش گاہ میں کلب کا سپیشل وے کھلتا تھا۔ تنویر اور اس کے ساتھیوں کی نظریں اس رہائش گاہ کو ہی تلاش کر رہی تھیں۔ یہ چھوٹی چھوٹی باجانی طرز کی مخصوص رہائش گاہیں تھیں۔ چند لمحوں بعد وہ اسے تلاش کر چکے تھے۔ اس کا چھوٹا سا پھاٹک بند تھا۔

"اب کیا کیا جائے یہاں تو کوئی ایسی جگہ ہی نہیں جہاں رک کر انتظار کیا جائے۔ یہاں رکنا تو اپنے آپ کو مشکوک بنانا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

" باہر رکنے کی ضرورت نہیں ہے مس جولیا۔ ہم نے اندر جانا ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

" میں کار پارکنگ میں جا کر روک دیتا ہوں پھر پیدل چلیں گے"...... تنویر نے کہا۔

" لیکن ہم کب تک یہاں انتظار کریں گے"...... صالحہ نے بات کرتے ہوئے کہا۔

" عمران کے مطابق تو ہمیں بہرحال انتظار کرنا ہے۔ وہ مٹاشو کو کور کر کے اس کے ذریعے باٹوش کو باہر نکالے گا اور باٹوش اسی راستے سے ہی باہر آئے گا تب ہم اس پر ہاتھ ڈال دیں گے"...... جولیا نے کہا۔ اس دوران وہاں سے قریب ایک خالی پارکنگ میں تنویر نے کار روک دی اور پھر وہ سب نیچے اتر آئے۔ تنویر نے کار کو لاک کیا اور پھر وہ پیدل چلتے ہوئے سڑک کراس کر کے اس رہائش گاہ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

" تنویر تم نے اندر جا کر پھاٹک کھولنا ہے"...... جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ٹھیک ہے۔ چھوٹی دیوار ہے میں ایک لمحے میں اندر کود جاؤں گا"...... تنویر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر واقعی اس نے اندر کودنے میں اس قدر پھرتی دکھائی کہ شاید ہی کسی کی توجہ اس کی طرف ہو سکی ہو۔ باقی سب پھاٹک پر ہی رک گئے تھے۔ ان کا انداز ٹورسٹوں جیسا ہی تھا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا تو سب

اندر داخل ہو گئے۔

" تنویر تم اور صالحہ یہاں پھاٹک کے قریب رکو گے کیونکہ کسی بھی لمحے کوئی ادھر سے بھی آ سکتا ہے جبکہ میں صفدر کے ساتھ اس رہائش گاہ کی تلاشی لوں گی۔ مجھے یقین ہے کہ میں سپیشل وے کا دہانہ تلاش کر لوں گی"...... جولیا نے کہا۔

" لیکن اس سے کیا فائدہ ہو گا۔ بقول عمران اسے کھولا تو کلب کی طرف سے ہی جا سکتا ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" عمران نے بھی صرف ساگو کی بات سنی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہاں کوئی ایسا ذریعہ ہو کہ جس سے ہم اسے کھول لیں"...... جولیا نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تنویر اور صالحہ تو وہیں پھاٹک کے قریب ہی رک گئے جبکہ صفدر جولیا کے ساتھ عمارت کے اندرونی حصے میں داخل ہو گیا۔ یہ تین چھوٹے چھوٹے کمروں پر مشتمل رہائش گاہ تھی جس میں فرنیچر بھی موجود تھا لیکن فرنیچر پر گرد کی ہلکی سی تہہ بتا رہی تھی کہ یہاں طویل عرصے سے کسی کی رہائش نہیں رہی۔

" مس جولیا یہ دیکھیں جوتوں کے نشانات"...... اچانک صفدر نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو جولیا نے بھی چونک کر اس طرف دیکھا۔ باتھ روم کے دروازے سے قدموں کے نشانات بیرونی طرف جاتے اب واضح دکھائی دے رہے تھے اور صفدر تیزی سے باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے باتھ روم کا دروازہ کھولا اور اندر چلا

گیا لیکن باتھ روم خالی تھا۔ باتھ روم اتنا چھوٹا تھا کہ صفدر جب اس کے اندر داخل ہوا تو اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ یہاں آسانی سے گھوم ہی نہ سکے گا۔ اس نے بغور باتھ روم کا جائزہ لینا شروع کر دیا جبکہ جولیا قدموں کے نشانات کا تعاقب کرتی ہوئی واپس بیرونی طرف کو چلی گئی تھی۔ صفدر کی تیز نظریں باتھ روم کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں کہ اچانک اسے فلش ٹینکی کے نچلے حصے میں دیوار پر موجود سفید رنگ کی چھوٹی ٹائلز کے ایک رخنے میں کاغذ اڑسا ہوا نظر آیا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کا کونا پکڑ کر کھینچنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کاغذ کا معمولی سا کونا اس کے ہاتھ میں آگیا تھا جبکہ باقی کاغذ پیچھے موجود صاف نظر آرہا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہاں کوئی راستہ ہے"...... صفدر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹینکی کو پکڑ کر دائیں بائیں کرنے کی کوشش کی لیکن ٹینکی اپنی جگہ پر فکسڈ تھی۔ اس نے اسے اوپر نیچے کرنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس نے ٹینکی کا ڈھکنا اٹھا لیا۔ اندر پانی بھرا ہوا تھا۔ اس نے ڈھکنا واپس رکھا اور پھر نیچے لگے ہوئے پائپ کو پکڑ کر ہلایا جلایا۔ اس نے ابھی اسے ہلانے کی کوشش کی ہی تھی کہ اچانک پائپ کے پیچھے ٹائلز میں سے جیسے کوئی چھوٹا سا بلب چمکا اور اس کے ساتھ ہی صفدر کے ذہن پر جیسے سیاہ چادر سی پھیلتی چلی گئی۔ اس کے ذہن میں آخری احساس یہی ابھرا تھا کہ وہ نیچے گرنے کی بجائے باتھ روم کی عقبی دیوار سے ٹکرایا

ہے۔ پھر جس طرح تیزی سے سیاہ رنگ کی چادر اس کے ذہن پر پھیلی تھی اسی تیز رفتاری سے یہ سیاہ چادر ہٹتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی صفدر نے آنکھیں کھول دیں۔ ذہن کے روشن ہوتے ہی پہلا خیال اسے یہی آیا تھا کہ وہ باتھ روم کی عقبی دیوار سے لگا ہوا ہے لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار یہ دیکھ کر چونک پڑا تھا کہ وہ اس وقت باتھ روم کی بجائے کسی بڑے ہال نما کمرے میں تھا اور اس کے دونوں بازو زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیوار کے ساتھ فکسڈ تھے۔ اس نے تیزی سے سر گھما کر ادھر ادھر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں بے اختیار دھماکے سے ہونے لگے کیونکہ ہال کی اس دیوار کے ساتھ جولیا۔ صالحہ اور تنویر بھی اس کی طرح زنجیروں میں جکڑے ہوئے موجود تھے جبکہ ان کے جسموں میں موجود حرکات سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ بھی ہوش میں آرہے ہیں۔ صفدر سمجھ گیا کہ انہیں شکار کر لیا گیا ہے۔ شاید کلب میں کسی سکرین پر انہیں چیک کیا جا رہا تھا۔ اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر اس ہال نما کمرے کا جائزہ لینے میں مصروف ہو گیا۔ ہال میں فرنیچر نام کی کوئی چیز نہ تھی البتہ سائیڈ دیوار پر شوٹنگ کے لئے استعمال ہونے والے آلات لگے ہوئے تھے۔ صفدر ان آلات کو دیکھ کر سمجھ گیا کہ وہ اس وقت شوٹنگ کلب کے کسی ہال میں ہیں۔ یہاں سے شاید ضروری فرنیچر اور دوسرا سامان ہٹا لیا گیا ہے۔ اسے معلوم تھا کہ جس دیوار پر آلات لگے ہوئے ہیں یہ ٹھوس دیوار نہیں ہے بلکہ خصوصی

میٹریل سے بنی ہوئی ہے جس کی وجہ سے دیوار پر پڑنے والی یا پھیل
کر ادھر ادھر پڑنے والی گولیاں دیوار میں پھنس کر دوسری طرف نکل
کر نیچے گر پڑتی ہیں۔ شوٹنگ کلب میں ایسی دیواریں خصوصی طور پر
تیار کی جاتی ہیں تاکہ گولی ٹھوس دیوار سے لگ کر واپس آکر کسی کو
زخمی نہ کر دے۔ اسی لمحے اس کے ساتھی ایک ایک کر کے ہوش میں
آنے لگ گئے۔

" تم لوگ کیسے بے ہوش ہوئے تھے۔ تم تو باہر تھے"...... صفدر
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہمیں تو کچھ معلوم نہیں۔ بس اچانک ہی ہمارے ذہنوں پر
تاریکی چھا گئی تھی"...... تقریباً سب نے یہی جواب دیا تھا اور پھر اس
سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک کمرے کا
دروازہ کھلا اور ایک باچانی نوجوان ہاتھ میں مشین گن پکڑے اند
داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔

" تم میں سے عمران کون ہے"...... اس باچانی نے باری باری
صفدر اور تنویر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"پہلے تم اپنا تعارف کراؤ"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میرا نام ماجو ہے اور ساگو کے بعد میں اس شوٹنگ کلب کا مینجر
ہوں"...... آنے والے نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔ اس کے بولنے
کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ کوئی اہم آدمی نہیں ہے۔

" باٹوش کہاں ہے"...... صفدر نے کہا۔

" باٹوش۔ کون باٹوش۔ یہاں کوئی باٹوش نہیں ہے"...... ماجو
نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر سمیت سب بے اختیار چونک
پڑے۔ ان کے لئے ماجو کا یہ جواب حیرت انگیز تھا۔

" وہی باٹوش جو باچان کی خفیہ ایجنسی میں کام کرتا تھا"۔ صفدر
نے کہا۔

" اوہ۔ تو تم سر راسکو کی بات کر رہے ہو۔ وہ تمہارے آنے سے
تھوڑی دیر پہلے سپیشل وے سے چلے گئے تھے۔ پھر تم سپیشل وے میں
داخل ہوئے۔ مجھے شاید تمہاری وہاں آمد کا علم نہ ہوتا لیکن تم نے
سپیشل وے کے سیٹ اپ کو ہاتھ لگا دیا جس سے مخصوص سائرن
بھی بج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی وائٹ ریز بھی پھیل گئیں اور تم
وہاں سب بے ہوش ہو گئے۔ سائرن بجنے پر میں نے چیکنگ کی تو تم
باتھ روم میں پڑے ہوئے تھے جبکہ یہ لوگ باہر بے ہوش پڑے
تھے۔ میں سمجھ گیا کہ تم عمران اور اس کے ساتھی ہو اس لئے میں نے
سپیشل وے کھولا اور تمہیں باری باری اٹھا کر یہاں لا کر جکڑ دیا۔ پھر
میں نے سر راسکو سے ان کی مخصوص فریکونسی پر رابطہ کرنے کی
کوشش کی۔ پہلے تو رابطہ نہ ہو سکا تھا لیکن پھر رابطہ ہو گیا۔ میں نے
جب انہیں تمہارے بارے میں ساری تفصیل بتائی تو انہوں نے
میری بڑی تعریف کی اور مجھے کہا کہ تم میں یقیناً عمران موجود ہو گا اس
لئے میں تم لوگوں کی خصوصی حفاظت کروں تاکہ وہ فرار نہ ہو سکے
اس لئے میں یہاں آیا ہوں ویسے تم میں سے عمران کون ہے جس کے

لئے سر راسکو اس قدر پریشان ہیں"...... ماجو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہاری باتوں سے یہی پتہ چلتا ہے کہ تم اس وقت کلب میں اکیلے ہو"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ باس سا کو ہلاک کر دیا گیا تو سر راسکو نے کلب آف کرا کر ریڈ سرکل حفاظتی نظام آن کرا دیا۔ پھر سر راسکو بھی کسی ضروری کام سے سپیشل وے کے ذریعے باہر چلے گئے اس لئے اب میں یہاں اکیلا ہوں البتہ ابھی تھوڑی دیر بعد سر راسکو خود یہاں آنے والے ہیں"...... ماجو نے جواب دیا۔

"لیکن ہم نے تو سنا ہے کہ فیوگی ٹاسک کے ہیڈ کوارٹر کا راستہ اس کلب سے جاتا ہے پھر تم یہاں اکیلے کیسے رہ سکتے ہو"...... صفدر نے کہا۔

"فیوگی ٹاسک کا ہیڈ کوارٹر۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہے۔ کون سا فیوگی ٹاسک اور کیسا اس کا ہیڈ کوارٹر"...... ماجو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو صفدر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تمہیں راسکو نے کیا کہا ہے۔ کیا وہ یہاں آ رہا ہے"...... اس بار جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ سر راسکو نے کہا ہے کہ وہ جلد آ رہے ہیں۔ وہ ابھی پہنچ جائیں گے"...... ماجو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کب سے اس کلب میں کام کر رہے ہو"...... صالحہ نے پوچھا۔

"مجھے یہاں بیس سال ہو گئے ہیں"...... ماجو نے جواب دیا۔

"اس کے باوجود تمہیں آج تک پتہ نہیں چل سکا کہ فیوگی ٹاسک کے ہیڈ کوارٹر کا راستہ اس کلب سے جاتا ہے"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سب غلط ہے اگر کوئی ایسی بات ہوتی تو مجھے معلوم ہوتا۔ اس کلب کے آفس سے سر راسکو کے آفس کو راستہ جاتا ہے اور بس"...... ماجو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا تم میری بات سن سکتے ہو قریب آ کر"...... اچانک صالحہ نے کہا۔

"تم یہیں سے بات کرو میں سن رہا ہوں"...... ماجو نے جواب دیا۔

"کیا تم بندھے ہوئے لوگوں سے بھی ڈر رہے ہو اور وہ بھی عورتوں سے"...... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ میں تمہارے قریب نہیں آ سکتا اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم نے کوئی حرکت کی تو میں ایک لمحے میں فائر کھول دوں گا"۔ اچانک ماجو نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک دور سے سائرن بجنے کی تیز آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ سر راسکو آ گئے ہیں"...... ماجو نے اچھلتے ہوئے کہا اور پھر

تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ اسی لمحے صالحہ نے اپنے دونوں ہاتھ فولادی حلقوں سے باہر نکال لئے۔

"اوہ۔ یہ کیسے کر لیا تم نے"...... سب نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے عمران صاحب کی ہدایات پر اس کی خصوصی مشق کی تھی۔ انہوں نے میرے ہاتھوں کی ہڈیوں کی ساخت دیکھ کر مجھے بتایا تھا کہ میرے ہاتھوں کی ہڈیوں میں مڑنے کی قدرتی صلاحیت موجود ہے۔ مجھے خصوصی طور پر اس کی مشق کرنی چاہئے اور میں نے مشق کر لی تھی۔ وہی مشق اب کام آئی ہے۔ میں ماجو کو اس لئے بلا رہی تھی تاکہ اس پر اچانک قابو پا سکوں"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"ہمارے ہاتھ کھولو جلدی کرو۔ ان حلقوں کے عقبی طرف بٹن ہیں"...... صفدر نے تیز لہجے میں کہا تو صالحہ نے دروازے کو اندر سے لاک کیا اور پھر تیزی سے مڑ کر صفدر کی طرف بڑھی۔ صفدر کے آزاد ہوتے ہی وہ دونوں جولیا اور تنویر کی طرف بڑھے اور چند لمحوں بعد ہی وہ سب زنجیروں سے آزاد ہو چکے تھے۔

"ہمارے پاس اسلحہ موجود نہیں ہے۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ شاید ہماری تلاشی لی گئی ہے اور سب کچھ نکال لیا گیا ہے"...... صفدر نے جیبوں کو ٹٹولتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"کوئی بات نہیں آنے والے دو تین ہی ہوں گے ہم انہیں آسانی سے سنبھال سکتے ہیں"...... تنویر نے کہا۔

"تو پھر دروازے کی سائیڈوں میں ہو جاؤ میں لاک کھولتا ہوں ورنہ وہ سمجھیں گے کہ ہم نے زنجیروں سے آزادی حاصل کر لی ہے"...... صفدر نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر صفدر اور جولیا دروازے کی ایک سائیڈ، صالحہ اور تنویر دوسری سائیڈ پر دیوار سے پشت لگا کر کھڑے ہو گئے جبکہ صفدر نے لاک کھول دیا۔ چند لمحوں بعد انہیں دروازے کی دوسری طرف سے قدموں کی تیز آوازیں آتی سنائی دیں تو ان کے اعصاب بے اختیار تن سے گئے۔

کیپٹن شکیل مٹاشو کے آفس میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اسے
معلوم تھا کہ باہر دربان موجود ہے اور چونکہ اسے معلوم ہے کہ اندر
ملاقات ہو رہی ہے اس لئے وہ کسی فالتو آدمی کو اندر آنے کی اجازت
نہ دے گا۔ زیادہ سے زیادہ فون آئے گا تو وہ بتا دے گا کہ مٹاشو
مصروف ہے جبکہ عمران بے ہوش مٹاشو کو اٹھا کر عقبی کمرے میں
لے گیا تھا اور کیپٹن شکیل جانتا تھا کہ عمران اس سے تفصیلی پوچھ
گچھ کرے گا اور ظاہر ہے اس میں کافی وقت لگے گا۔ کیپٹن شکیل
کرسی پر بیٹھا یہ سب کچھ سوچ رہا تھا کہ اچانک بیرونی دروازہ کھلا اور
ایک باچانی اندر داخل ہوا۔ وہ عام باچانیوں سے زیادہ لمبے قد اور
انتہائی ٹھوس جسم کا مالک تھا لیکن اسے دیکھتے ہی کیپٹن شکیل سمجھ
گیا کہ یہ میک اپ میں ہے۔ گو میک اپ انتہائی شاندار اور بے
داغ تھا لیکن اس آدمی سے وہی غلطی ہوئی تھی جو عام طور پر انتہائی

ماہر ترین میک اپ کرنے والوں سے ہو جاتی ہے کہ کانوں کے نچلے
حصے کا رنگ چہرے کی جلد سے قدرے مختلف رہ جاتا ہے۔
"تم۔ تم کون ہو اور یہ مٹاشو کہاں ہے"...... آنے والے نے
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"وہ میرے ساتھی کے ساتھ عقبی کمرے میں ضروری بات چیت
میں مصروف ہے"...... کیپٹن شکیل نے اسی طرح بیٹھے بیٹھے انتہائی
مطمئن لہجے میں کہا تو دوسرے لمحے اس باچانی نے یکلخت جیب سے
ہاتھ نکالا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔
"سنو۔ تم جو کوئی بھی ہو بہرحال عمران نہیں ہو اس لئے حرکت
نہ کرنا ورنہ گولی سیدھی دل پر پڑے گی۔ اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ اور
دیوار کی طرف منہ کر لو۔ چلو"...... آنے والے کا لہجہ یکلخت انتہائی
سرد ہو گیا تھا۔
"کیا مطلب۔ تم جانتے ہو کہ ہمارے"...... کیپٹن شکیل نے
اٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں بولنا شروع ہی کیا تھا کہ اچانک
گولیوں کی بوچھاڑ مشین پسٹل سے نکلی اور کیپٹن شکیل کے دائیں
گال کے اتنے قریب سے ہو کر گولیاں گزری تھیں کہ کیپٹن شکیل کو
ان کی تپش کا احساس تو ہوا تھا لیکن اسے خراش تک نہ آئی تھی اور
کیپٹن شکیل بولتے بولتے خاموش ہو گیا۔ اس کی آنکھوں میں تیز
چمک ابھر آئی تھی۔
"گڈ شو۔ تم تو واقعی بہت اچھے نشانہ باز ہو۔ ویری گڈ"۔ کیپٹن

شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تمہارا اطمینان اور جواب بتا رہا ہے کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور تم عمران کے ساتھی ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران یہاں مٹاشو تک پہنچ گیا ہے"...... آنے والے نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے مشین پسٹل کا رخ کیپٹن شکیل کی طرف تھا۔

" تم اگر اپنا نام بتا دو تو مجھے خوشی ہو گی کیونکہ تم جیسے نشانہ باز واقعی دنیا میں بہت کم ہیں"...... کیپٹن شکیل نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" میرا نام باٹوش ہے"...... آنے والے نے غور سے کیپٹن شکیل کی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ تم باٹوش نہیں ہو سکتے کیونکہ باٹوش اس قدر اناڑی نہیں ہو سکتا کہ اچھی طرح میک اپ ہی نہ کر سکے۔ تمہارے دونوں کانوں کی لوؤں کا رنگ تمہارے چہرے سے یکسر مختلف ہے"۔ کیپٹن شکیل نے منہ بناتے ہوئے کہا تو باٹوش بے اختیار چونک پڑا لیکن دوسرے لمحے اس نے یکلخت غوطہ لگایا مگر اس کے باوجود اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل اڑتا ہوا کمرے کے ایک کونے میں جا گرا تھا۔ باٹوش نے واقعی کیپٹن شکیل کے بازو اچانک حرکت میں آنے کو نوٹ کر لیا تھا اس لئے اس نے اس سے بچنے کے لئے غوطہ لگایا تھا لیکن کیپٹن شکیل کا دوسرا بازو پہلے بازو سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے

حرکت میں آیا تھا اور یہی وجہ تھی کہ باٹوش کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل اڑتا چلا گیا تھا ورنہ شاید وہ کیپٹن شکیل پر فائر کھول دیتا۔ باٹوش غوطہ لگا کر تیزی سے پلٹا لیکن کیپٹن شکیل اس پر حملہ کرنے کی بجائے اطمینان بھرے انداز میں اپنی جگہ کھڑا ہوا تھا۔

" تو تم باٹوش ہو۔ بہت خوب۔ تمہارا نشانہ واقعی اس انداز کا ہونا چاہئے تھا"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم۔ تم عمران کے ساتھی ہو"...... باٹوش نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ اب بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میرا نام کیپٹن شکیل ہے اور عمران صاحب عقبی کمرے میں مٹاشو سے مذاکرات کرنے مین مصروف ہیں۔ لیکن تم تو فیوگی شوٹنگ کلب میں چھپے ہوئے تھے تم یہاں کیوں اور کیسے آ گئے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ہونہہ۔ پھر تو تمہاری فوری موت ضروری ہو گئی ہے ورنہ عمران مٹاشو سے سب کچھ اگلوا لے گا"...... باٹوش نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت کیپٹن شکیل پر حملہ کر دیا لیکن کیپٹن شکیل اسی طرح اپنی جگہ کھڑا رہا۔ اس نے نہ ہی سائیڈ پر غوطہ لگایا اور نہ اس نے کوئی حرکت کی اور اس کا نتیجہ باٹوش کے اپنے حق میں خاصا ناخوشگوار نکلا کیونکہ وہ ہوا میں اڑتا ہوا بائیں طرف کرسی سے جا ٹکرایا اور پھر پلٹ کر اٹھنے ہی لگا تھا کہ کیپٹن شکیل کے دونوں ہاتھ

اکٹھے ہو کر بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور کرسی سے ٹکرا کر اور پلٹ کر اٹھتے ہوئے باٹوش کے سر پر اس کے جڑے ہوئے ہاتھوں کی ضرب پڑی تو باٹوش کے حلق سے یکلخت چیخ نکلی۔ وہ دھماکے سے نیچے گرا لیکن دوسرے لمحے کیپٹن شکیل کو بھی اپنی پنڈلی پر اس کے بوٹ کی زوردار ضرب برداشت کرنی پڑی اور کیپٹن شکیل اچھل کر سائیڈ میز سے ٹکرایا اور پھر پلٹ کر نیچے جا گرا جبکہ باٹوش نے واقعی بجلی کی سی تیز رفتاری سے اچھل کر پوری قوت سے کیپٹن شکیل کی پسلیوں میں لات مارنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک کربناک چیخ نکلی اور وہ ہوا میں اڑتا ہوا میز کے اوپر سے ہو کر اس کے پیچھے پڑی ہوئی ریوالونگ چیئر پر اس طرح جا گرا جیسے باسکٹ بال کے کھلاڑی باسکٹ میں بال ڈال دیتے ہیں۔ اس کا سر پوری قوت سے کرسی کی گدی سے ٹکرایا اور اس کا جسم الٹ کر کرسی کی اونچی پشت سے ہوتا ہوا پیچھے کو لٹک گیا۔ کیپٹن شکیل نے اس کی ٹانگ پکڑ کر اسے واقعی کسی نیزے کی طرح میز کے عقب میں اچھال دیا تھا۔ چونکہ باٹوش نے لات مارنے کے لئے اپنے جسم کو سخت کیا ہوا تھا اس لئے وہ واقعی ہاتھ سے پھینکے ہوئے کسی نیزے کی طرح اڑتا ہوا سیدھا کرسی پر جا گرا تھا۔ اس انداز میں گرتے ہی اس نے بے اختیار اچھل کر سیدھا ہونے کی کوشش کی تو اس میں وہ مکمل طور پر مار کھا گیا۔ ریوالونگ چیئر کی پشت اس کے اس انداز میں اچھلتے ہی پیچھے کی طرف جھکی اور باٹوش کی پشت اور اس کا سر پوری

قوت سے عقبی دیوار سے ٹکرا کر نیچے کی طرف کھسکا تو اس کی دونوں ٹانگیں خودبخود کرسی کے دونوں اطراف میں پھیلے ہوئے پائیدان میں پھنس کر رہ گئیں۔ اس نے اپنے آپ کو آزاد کرانے کے لئے اپنے جسم کو سائیڈ پر جھٹکا دیا تو کرسی کی پشت گھوم کر اس کے سر سے پوری قوت سے ٹکرائی اور باٹوش کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ اس ضرب سے اس کا سر ایک بار پھر عقبی دیوار سے ٹکرایا تھا جبکہ اس کی دونوں ٹانگیں کرسی کے پائیدان میں بری طرح پھنس چکی تھیں۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی آخری کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کی دونوں ٹانگیں کرسی کے پائیدان اور میز کی ٹانگوں کے درمیان اس طرح پھنس چکی تھیں کہ جب تک بھاری میز نہ ہٹائی جاتی یا کرسی کے فرش میں فکسڈ پائیدان کے نٹ نہ کھول کر اسے ہٹایا جاتا وہ کسی صورت نکل نہ سکتا تھا اور باٹوش نے بے اختیار اپنا سر فرش پر رکھ دیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس نے شکست تسلیم کر لی ہو۔ اس کے سر سے خون بہہ رہا تھا۔

" تم نہ صرف اچھے نشانہ باز ہو بلکہ فائٹر بھی اچھے ہو لیکن مسئلہ یہ ہے کہ تمہاری شکست کا آغاز تمہارے پہلے حملے سے ہی شروع ہو گیا تھا۔ تم نے اپنے طور پر مجھ پر چھلانگ لگاتے ہوئے یہ سوچا تھا کہ میں بائیں طرف غوطہ ماروں گا کیونکہ دائیں طرف صوفے کی وجہ سے غوطہ مارنے کا سکوپ ہی نہ تھا لیکن میں اتنا بھی احمق نہیں ہوں کہ ایک سائیڈ پر غوطے کا سکوپ ہونے کی بنا پر غوطہ مار کر اپنے آپ کو

تمہارے رحم و کرم پر چھوڑ دیتا اس لئے میں اپنی جگہ کھڑا رہا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔ وہ اس دوران اٹھ کر اس کے قریب بڑے اطمینان بھرے انداز میں کھڑا اس کی اس جدوجہد کو بھی دیکھ رہا تھا، لیکن باٹوش نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ اسی انداز میں سر فرش پر رکھے خاموش پڑا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بھی بند ہو چکی تھیں۔

"بہت خوب۔ یہ پہلے سے بھی زیادہ اچھا انداز ہے کہ میں تم پر جھکوں گا تو تم اچانک دونوں ہاتھوں سے میرے جسم کو میز کی طرف پوری قوت سے دھکیلو گے تو میز لامحالہ دھکا لگنے سے کچھ نہ کچھ ہٹ جائے گی اور اس طرح تمہاری دونوں ٹانگیں آزاد ہو جائیں گی"۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو باٹوش نے بے اختیار آنکھیں کھول دیں۔

"تم۔ تم عمران سے بھی زیادہ تیز ہو۔ تم تو ذہن میں آنے والے خیالات کو بھی پڑھ لیتے ہو۔ ٹھیک ہے میں نے شکست تسلیم کر لی ہے۔ مجھے عمران کے پاس لے چلو وہ میرا دوست ہے میں اس سے معاہدہ کر لوں گا۔ میں باچان کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ دوں گا۔ میں اسے سب کچھ بتا دوں گا"...... باٹوش نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ اس سے بھی زیادہ اچھا ڈاج ہے۔ بہت خوب"...... کیپٹن شکیل نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک قدم پیچھے ہٹا اور پھر اس سے پہلے کہ باٹوش کچھ سمجھتا کیپٹن شکیل کی لات بجلی کی

سی تیزی سے اس کی کنپٹی پر پڑی اور اس کے ساتھ ہی باٹوش کے حلق سے ایک کربناک چیخ نکلی اور اس کا جسم ایک لمحے کے لئے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ اسی لمحے عقبی دروازہ کھلا اور عمران باہر آ گیا۔

"ارے یہ کیا۔ یہ کون ہے۔ کیا مطلب"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی نظریں کرسی اور میز کے درمیان پھنسے ہوئے اور فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے باٹوش پر جمی ہوئی تھیں۔

"یہ باٹوش ہے آپ کا دوست۔ خاصا تیز، ذہین اور جاندار آدمی ہے۔ اچھا لڑاکا بھی ہے اور اچھا نشانہ باز بھی"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ میک اپ میں ہے۔ میں اسی کی وجہ سے آیا تھا۔ ابھی شوٹنگ کلب سے ٹرانسمیٹر کال آئی ہے۔ کوئی ماجو بول رہا تھا اور چونکہ وہ راسکو کو کال کر رہا تھا اس لئے میں نے مثاشو کو بے ہوش کر کے کال رسیور کی تو اس نے بتایا کہ اس نے دو عورتوں اور دو مردوں کو سپیشل وے سے بے ہوش کر کے انہیں زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے جس سے میں سمجھ گیا کہ باٹوش پہلے ہی وہاں سے نکل آیا ہے اور ہمارے ساتھی پکڑے گئے ہیں۔ میں نے اسے کہا ہے کہ میں آ رہا ہوں۔ تب تک وہ ان کا خیال رکھے۔ میں یہاں اس لئے آیا تھا کہ تمہیں وہاں بھیج دوں لیکن تم تو پہلے ہی کام دکھا چکے ہو لیکن یہ اس حالت میں کیسے پہنچا۔ یہ تو واقعی اچھا لڑاکا ہے"...... عمران نے کہا تو

کیپٹن شکیل نے مختصر طور پر اب تک ہونے والی ساری کارروائی اور
باٹوش کی باتیں سب بتا دیں۔

" تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے کیپٹن شکیل۔ ویل
ڈن"...... عمران نے اس کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا تو
کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں جیسے مسرت کے چراغ سے جل اٹھے۔

" شکریہ عمران صاحب۔ لیکن اب کیا کرنا ہے"...... کیپٹن
شکیل نے کہا۔

" کچھ نہیں۔ اسے اٹھاؤ اور میرے ساتھ آؤ۔ مٹاشو بھی بے ہوش
ہے اور میں نے اس سے یہاں سے باہر جانے والے خفیہ راستے اور
وہاں موجود ویگن کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں۔ ان
دونوں کو وہاں شوٹنگ کلب لے جاتے ہیں پھر اس مشن کا ڈراپ
سین وہیں ہو گا"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا تو کیپٹن شکیل
نے میز کو ہٹا کر باٹوش کو کھینچ کر باہر نکالا اور پھر اسے اٹھا کر کاندھے
پر لاد کر وہ تیزی سے عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے میز پر
موجود فون کی گھنٹی پہلی بار بج اٹھی تو کیپٹن شکیل تیزی سے مڑا اور
اس نے رسیور اٹھا لیا۔

" چیف صاحب سے بات کرنی ہے۔ میں کاسکو بول رہا ہوں"۔
دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" وہ مصروف ہیں ایک گھنٹے بعد کال کرنا"...... کیپٹن شکیل نے
کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے مڑا اور عقبی دروازے کی طرف بڑھ

اس نے جان بوجھ کر بات کی تھی تاکہ مسلسل گھنٹی بجنے پر اگر
رسیور نہ اٹھایا جاتا تو کوئی نہ کوئی یہاں پہنچ جاتا جبکہ مسلح دربان باہر
موجود تھا اس طرح ان کا یہاں سے نکلنا خطرے میں پڑ سکتا تھا اور
اس نے دروازہ بھی اندر سے لاک نہ کیا تھا لیکن اسے معلوم تھا کہ
دربان بغیر انتہائی ناگزیر حالات کے اندر نہیں آئے گا اس لئے اسے
اس کی پرواہ نہ تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک بند ویگن میں سوار
تیزی سے فیوگی شوٹنگ کلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جبکہ
مٹاشو اور باٹوش دونوں بے ہوشی کے عالم میں عقبی سیٹوں کے
درمیان پڑے ہوئے تھے اور کیپٹن شکیل عقبی سیٹ پر بیٹھا ان پر
مسلسل نظریں رکھے ہوئے تھا۔

" عمران صاحب مٹاشو سے کوئی کام کی بات بھی معلوم ہوئی ہے
یا نہیں"...... کیپٹن شکیل نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے
عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" سب کچھ معلوم ہو گیا ہے۔ مٹاشو فیوگی ٹاسک کا چیئرمین ہے
اور چونکہ وہ فیلڈ کا آدمی نہیں ہے اس لئے اس سے معلومات آسانی
سے حاصل ہو گئی ہیں اور سب سے زیادہ اہم بات یہ معلوم ہوئی ہے
کہ ہمیں ملنے والی یہ اطلاع غلط تھی کہ فیوگی ٹاسک کا ہیڈ کوارٹر
کنگ ہوٹل کے نیچے تہہ خانوں میں ہے جس کا راستہ فیوگی شوٹنگ
کلب سے جاتا ہے جبکہ فیوگی ٹاسک کا ہیڈ کوارٹر اس مٹاشو والے
کلب کے نیچے ہے۔ اس عقبی کمرے کے ایک خفیہ سیف سے اس کی

فائلیں بھی مل گئی ہیں جن میں فیوگی ٹاسک کے لئے کام کرنے والے تمام افراد کے پتے، ان کے اڈے، اسلحے کے ذخیرے، منصوبہ بندی اور سب کچھ تفصیل سے معلوم ہو گیا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو ان سب جگہوں پر چھاپے مارنے پڑیں گے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ کام باچانی فوج کرے گی"...... عمران نے جواب دیا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

قدموں کی آواز دروازے کے قریب آکر رک گئی۔ چونکہ دروازہ بند تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آوازیں انتہائی ہلکی سنائی دے رہی تھیں اور صفدر، تنویر، جولیا اور صالحہ چاروں کے تنے ہوئے اعصاب مزید تن سے گئے۔ دوسرے لمحے دروازے کے پٹ کھلے اور وہ سب اندر آنے والوں پر جھپٹنے کے لئے تیار ہو گئے۔

"چلو صفدر اور صالحہ تو بے شک اکٹھے بندھے ہوئے ہوں لیکن تنویر اور جولیا کو تو علیحدہ علیحدہ بندھا ہونا چاہئے"۔ دوسرے لمحے دروازے کی دوسری طرف سے عمران کی مخصوص شگفتہ آواز سنائی دی تو وہ سب بے اختیار اچھل کر دروازے کے سامنے آ گئے۔ دروازے پر عمران اور کیپٹن شکیل کھڑے مسکرا رہے تھے۔ گو وہ دونوں ایکریمین میک اپ میں تھے لیکن ظاہر ہے وہ اکٹھے ہی اپنی رہائش گاہ سے روانہ ہوئے تھے اس لئے وہ ایک دوسرے کے اس

میک اپ کو پہچانتے تھے۔

" ارے واہ۔ میں خواہ مخواہ خدشے میں مبتلا تھا۔ یہ تو اچھی تقسیم ہے کہ صفدر اور جولیا ایک طرف اور تنویر اور صالحہ دوسری طرف تھے"....... عمران نے مسکرا کر اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

" تم کہاں سے ٹپک پڑے۔ ہمیں تو بتایا گیا تھا کہ باٹوش آرہا ہے اور وہ کہاں ہے ماجو"....... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ شاید عمران کی بات نے اس کے تنے ہوئے اعصاب پر اچھا اثر ڈالا تھا۔

" باٹوش اور مٹاشو تو ہمارے ساتھ ہی آئے ہیں مگر اس ماجو غریب کی گردن تو واقعی ماچس کی تیلی کی طرح پتلی سی تھی۔ کیپٹن شکیل نے ایک لمحے میں توڑ دی۔ ارے کیا مطلب۔ یہ ایک زنجیر کے حلقے تو کھلے ہی نہیں۔ کیا مطلب"....... عمران نے بات کرتے کرتے چونک کر کہا۔ اس کی نظریں دیوار کے ساتھ لٹکی ہوئی ان دونوں زنجیروں پر جمی ہوئی تھیں جن میں صالحہ کو جکڑا گیا تھا۔ وہ واقعی اسی طرح بند تھے جبکہ باقی سارے حلقے کھلے ہوئے تھے۔

" یہ صالحہ کا کام ہے۔ اس نے ہاتھ موڑ کر انہیں حلقوں سے نکال لیا تھا ورنہ ان حلقوں کے بٹن عقب میں ایسی جگہوں پر تھے کہ شاید ہی ہم میں سے کوئی کھول سکتا"....... صفدر نے جواب دیا۔

" مطلب ہے ہاتھ کی صفائی دکھائی ہے۔ سوچ لو"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

" عمران صاحب میرا خیال ہے اس سارے اڈے کی تفصیلی تلاشی

لے لی جائے"....... ساتھ کھڑے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ہاں۔ لیکن وہ مٹاشو اور باٹوش کہاں ہیں انہیں اٹھا کر لے آؤ یہاں اور ان کڑوں میں جکڑ دو تاکہ باٹوش سے تو سلام دعا ہو سکے۔ تنویر تم کیپٹن شکیل کے ساتھ جاؤ اور صفدر تم صالحہ اور جولیا کے ساتھ مل کر یہاں کی تفصیلی تلاشی لو۔ خاص طور پر نیچے باٹوش کے آفس کی"....... عمران نے کہا۔

" لیکن عمران صاحب یہاں تو حفاظتی انتظامات ہوں گے پہلے انہیں تو آف کر دیا جائے"....... صفدر نے کہا۔

" یہ انتظامات باہر سے اندر آنے والوں کے لئے تھے اور تمہاری گرفتاری کے لئے چونکہ اندر سے باہر ماجو آیا تھا اس لئے ظاہر ہے یہ تمام انتظامات اس نے پہلے آف کئے ہوں گے اس لئے اب یہاں ایسے کوئی انتظامات نہیں ہیں"....... عمران نے کہا تو سب سر ہلاتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئے۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل اور تنویر واپس آئے تو ان دونوں کے کاندھوں پر مٹاشو اور باٹوش لدے ہوئے تھے۔ پھر عمران نے مل کر ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ نہ صرف زنجیروں میں جکڑ دیا بلکہ ان کے حلقوں میں موجود بٹن بھی جام کر دیئے تاکہ باٹوش انہیں کھول نہ سکے۔

" مجھے ایک کرسی لا دو ورنہ میرا فرش پر گرنے کا ریکارڈ خراب ہو جائے گا"....... عمران نے کہا۔

" گرنے کا ریکارڈ کیسے خراب ہو جائے گا"....... کیپٹن شکیل نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

" اس ریکارڈ میں، میں کسی فلمی ہیرو کی طرح گرا تھا۔ پہلے میرے دونوں گھٹنے فرش پر لگے تھے پھر میں فرش پر جا لگا تھا جبکہ اب مجھے نظر آ رہا ہے کہ میں کھڑے کھڑے دھڑام سے نیچے گر جاؤں گا اس طرح ریکارڈ تو بہرحال خراب ہو ہی جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو کیپٹن شکیل مسکراتا ہوا واپس مڑ گیا۔

" تنویر تم عقبی طرف سپیشل وے میں جا کر رکو یہ بہرحال اہم اڈا ہے ہو سکتا ہے کہ کوئی اچانک ہمارے سروں پر پہنچ جائے"۔ عمران نے تنویر سے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد کیپٹن شکیل دو کرسیاں اٹھائے اندر داخل ہوا۔

" ارے میں ابھی اتنا نہیں پھیلا کہ دو کرسیوں پر بیٹھوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ دوسری میں اس لئے لایا ہوں کہ شاید آپ اپنے دوست باٹوش سے معاہدہ کر لیں اور ظاہر ہے معاہدہ کرنے کے لئے اسے آپ کے برابر بیٹھنے کی خواہش ہو گی"...... کیپٹن شکیل نے کرسیاں رکھتے ہوئے کہا۔

" معاہدہ۔ کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا تو کیپٹن شکیل نے اسے باٹوش کے بے ہوش ہونے سے پہلے کی آفر کے بارے میں بتا دیا۔

" پھر تم نے اسے کیوں نہیں رہا کرایا۔ یہ تو بڑی اچھی آفر تھی"۔

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مجھے معلوم تھا کہ وہ ایک بار پھر مجھے ڈاج دینا چاہتا ہے تاکہ میں کسی نہ کسی طرح اس کی پھنسی ہوئی ٹانگیں میز اور کرسی کے شکنجے سے آزاد کرا دوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" اب اس کی بد قسمتی کہ اس کا واسطہ کیپٹن شکیل سے پڑ گیا تھا"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی پر بیٹھ گیا اور کیپٹن شکیل بے اختیار مسکرا دیا۔

" ان دونوں کو ہوش میں لے آؤ۔ دونوں ہی جسمانی طور پر بے ہوش کئے گئے ہیں اس لئے کسی اینٹی گیس کی ضرورت نہ پڑے گی"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے پہلے مٹاشو کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمایاں ہوئے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور پھر اس نے یہی کارروائی باٹوش کے ساتھ دوہرائی۔

" اب یہاں آ کر بیٹھ جاؤ۔ خالی کرسی بد شگونی ہوتی ہے"۔ عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار مسکرا دیا اور پھر وہ عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد پہلے مٹاشو اور پھر باٹوش ہوش میں گیا اور ان کے ڈھلکے ہوئے جسم ایک جھٹکے سے سیدھے ہو گئے۔ ان کے منہ سے ہلکی ہلکی کراہیں نکل رہی تھیں۔

"فیوگی ٹاسک کے چیئرمین مٹاشو اور فیوگی ٹاسک سیکرٹ سروس کے چیف جناب باٹوش صاحب کی خدمت میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) سلام پیش کرتا ہے"....... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا تو وہ دونوں واضح طور پر چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

"تم۔ تم عمران ہو۔ تم نے میرے ساتھ کیا کیا تھا۔ مجھے تو یوں محسوس ہوا تھا جیسے تمہاری آنکھیں یکلخت پھیلتی چلی جا رہی ہوں"....... مٹاشو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ہپناٹزم کی طرح کا ایک اور علم ہوتا ہے۔ اسے آئی ٹی کہا جاتا ہے۔ میں نے بغیر تمہیں کوئی انگلی لگائے تمہارے ذہن میں موجود فیوگی ٹاسک کے بارے میں تمام معلومات حاصل کر لی تھیں کیونکہ وہاں تمہارے آفس کے عقبی کمرے کا ماحول ایسا نہ تھا کہ میں وہاں تم پر تشدد کر کے تم سے پوچھ گچھ کرتا اور دوسری بات یہ کہ مجھے بہت کچھ معلوم کرنا تھا اور کم سے کم وقت میں معلوم کرنا تھا اس لئے مجھے مجبوراً یہ طریقہ استعمال کرنا پڑا۔ باقی کام تمہارے اس کمرے کے خفیہ سیف میں موجود فائلوں نے مکمل کرا دیا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو شوٹنگ کلب کا ہال ہے۔ تم یہاں کیسے پہنچ گئے"۔ اچانک باٹوش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے ساتھی کیپٹن شکیل نے تمہاری نشانہ بازی کی ایسی

تعریف کی کہ مجھے اشتیاق پیدا ہو گیا کہ میں شوٹنگ کلب کو دیکھوں جہاں تم نے یہ نشانہ بازی سیکھی ہو گی ورنہ پہلے جہاں تک مجھے معلوم ہے کہ تم گولی ہاتھی پر چلاتے تھے اور لگتی وہ کسی خرگوش کو تھی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ آدمی۔ اس نے واقعی مجھے حیران کر دیا ہے۔ اس قدر ٹھنڈے ذہن کا آدمی میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا"....... باٹوش نے رک رک کر کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ ٹھنڈے دماغ لیکن گرم دل کا مالک ہے۔ بہرحال اب تم دونوں بتاؤ کہ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے"....... عمران نے کہا۔

"عمران تم میرے دوست ہو۔ پلیز مجھے چھوڑ دو میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں باچان ہمیشہ کے لئے چھوڑ دوں گا"....... باٹوش نے کہا۔

"تم کیا کہتے ہو مسٹر چیئرمین"....... عمران نے طنزیہ لہجے میں مٹاشو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پلیز۔ پلیز میری جان بخش دو۔ میں بھی باچان چھوڑ دوں گا"۔ مٹاشو نے باٹوش سے بھی زیادہ گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم تو ایک ملک کو توڑ کر دوسرا ملک بنانے والی اس تنظیم کے چیئرمین ہو۔ تمہیں تو انتہائی بہادر ہونا چاہئے"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مجھے معاف کر دو پلیز"....... مٹاشو نے کہا۔

"سوری مسٹر مٹاشو اور باٹوش تم دونوں حکومت باچان کے مجرم ہو اس لئے تمہارے بارے میں فیصلہ بھی حکومت باچان ہی کرے گی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کیپٹن شکیل کی طرف مڑ گیا۔

"کیپٹن شکیل فون یہاں اٹھا لاؤ تاکہ میں باچانی چیف سیکرٹری سے بات کر کے انہیں تفصیل بتا دوں۔ اس کے بعد وہ جانیں اور یہ"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے ارے بیٹھ جاؤ ورنہ کھڑے کھڑے تم چیک پر لمبے چوڑے ہندسے کیسے لکھ سکو گے۔ اس بار تو واقعی مجھے بڑی مالیت کا چیک چاہئے کیونکہ آغا سلیمان پاشا نے بھوک ہڑتال کا اعلان کر دیا ہے"...... سلام دعا کے بعد عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ فیوگی ناسک کے مشن پر کام کر کے باچان سے واپسی پر پہلی بار دانش منزل آیا تھا۔

"سلیمان بھوک ہڑتال کرتا رہے۔ آپ کی صحت پر اس کا کیا اثر پڑے گا"...... بلیک زیرو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ارے وہ خود کیسے بھوک ہڑتال کر سکتا ہے اس کے مقوی حریرے کون کھائے گا۔ یہ بھوک ہڑتال کی دھمکی اس نے مجھے دی

ہے"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"کوئی بات نہیں۔ آپ ہوٹلوں میں جا کر کھانا کھا لیا کریں۔ ورنہ کوٹھی چلے جایا کریں وہاں کھا لیا کریں"....... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جہاں تک کوٹھی جا کر کھانا کھانے کا سوال ہے تو اگر میں نے ایک بار وہاں کھانا کھا لیا تو پھر سمجھو ساری عمر کے لئے بھوک ہڑتال ہو جائے گی کیونکہ اماں بی کی نظر میں زیادہ کھانا بھی اسراف میں شامل ہوتا ہے اس لئے وہ ڈیڈی کو بھی اس معاملے میں اسراف نہیں کرنے دیتیں اور ڈیڈی کو بھی شاید اب پرہیزی کھانا کھانے کی عادت پڑ چکی ہے البتہ اماں بی کا قول ہے کہ کھانا زیادہ سے زیادہ پکایا جائے البتہ کھایا کم سے کم جائے اور باقی کھانا غریبوں میں تقسیم کر دیا جائے اور مجھے انہوں نے کسی طور پر ان غریبوں میں شامل نہیں ہونے دینا اس لئے اس بات کو تو چھوڑو البتہ دوسری بات قابل غور ہے لیکن ظاہر ہے ہوٹلوں میں طویل عرصے تک کھانا کھانے کے لئے مجھے انتہائی بڑی مالیت کے چیک کی تو ضرورت بہر حال پڑے ہی گی"....... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہوٹلوں میں آپ کو بل ادا کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ سوپر فیاض کا نام ہی کافی ہے۔ ویسے بھی وہ لوگ آپ کو اس کے دوست کی حیثیت سے جانتے ہیں اس لئے کس میں جرأت ہے کہ آپ سے بل وصول کر سکے"....... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ اس کا مطلب ہے کہ کبھی تمہیں سوپر فیاض کے نام پر کھانا کھلایا جائے پھر تمہیں معلوم ہو گا کہ بغیر بل کے کھانا کیسا ہوتا ہے"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"....... بلیک زیرو نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہوٹل والوں کو جب معلوم ہوتا ہے کہ گاہک سے بل نہیں ملنا تو وہ گاہکوں کا بچا ہوا کھانا اکٹھا کر کے ہی دیتے ہیں۔ ایک ڈش میں کئی مزے"....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ سر سلطان سے کہہ دیتا ہوں وہ آپ کو وزارت خارجہ سے چیک دلا دیں"....... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"وزارت خارجہ سے چیک۔ کیا مطلب۔ کام میں سیکرٹ سروس کا کروں اور چیک وزارت خارجہ سے لوں اور تم ابھی آنٹی کو نہیں جانتے۔ سر سلطان کی ساری تنخواہ پر ان کا مکمل قبضہ ہوتا ہے اور سر سلطان کی جیب میں رقم نام کی کوئی چیز نہیں ہوا کرتی۔ وہ مجھے کہاں سے دیں گے"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے اپنی جیب سے تو نہیں دینا حکومت کی طرف سے دینا ہے"....... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ اس معاملے میں ڈیڈی سے بھی زیادہ بااصول واقع ہوئے

ہیں اور تم سے زیادہ کنجوس"....... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"شکر ہے آج آپ نے اپنے ڈیڈی کے لئے احترام کا لفظ تو استعمال کیا ہے ورنہ آپ میری طرح انہیں بھی کنجوس کہہ سکتے تھے"....... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بااصول ہونا اور بات ہے اور کنجوس ہونا اور بات ہے۔ کنجوس کا مطلب ہے کہ چلو زیادہ نہ سہی بہرحال کچھ نہ کچھ تو دے ہی دیتا ہے جبکہ بااصول تو سرے سے کبھی دینے کا قائل ہی نہیں ہوتا البتہ اصولوں پر لیکچر جتنا طویل چاہو سن لو"....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"سرسلطان کا فون ہو گا وہ پہلے بھی کئی بار کر چکے ہیں"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ عمران پہنچا ہے یہاں یا نہیں"۔ دوسری طرف سے سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

"بے چارہ پیدل چلتا ہوا سڑکوں پر جوتیاں چٹخاتا پھر رہا ہو گا۔ کیسے پہنچ سکتا ہے اتنی جلدی"....... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں پیدل کیوں۔ کیا کار خراب ہو گئی ہے تمہاری"۔ سرسلطان نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ابھی سائنس دان اس قابل نہیں ہوئے جناب کہ بغیر پٹرول کے چلنے والی کار ایجاد کر سکیں اور جہاں تک پٹرول کا تعلق ہے تو پہلے وہ گیلن کے حساب سے ملتا تھا اب لیٹروں کے حساب سے مل رہا ہے لیکن جس تیزی سے اسے مہنگا کیا جا رہا ہے مجھے لگتا ہے جلد ہی یہ قطروں کی صورت میں ملنے لگ جائے گا اور پھر ڈراپس کی مدد سے چار قطرے کار کی ٹینکی میں ڈلوانے پڑیں گے"....... عمران کی زبان رواں ہو گئی تھی اور دوسری طرف سے سرسلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"چلو اچھا ہے پیدل چلنے سے صحت اچھی رہتی ہے"....... سرسلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"موجودہ دور میں صحت کے اچھا ہونے یا نہ اچھا ہونے کا تعلق جیب سے ہوتا ہے اور جب جیب خالی ہو گی تو پھر کیسی صحت اور کہاں کی صحت"....... عمران نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ پیدل چلنے سے جیب کیسے خالی ہو جائے گی"۔ سرسلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے جوتیاں جلدی جلدی ٹوٹیں گی اور جوتیاں جس قدر مہنگی ہو چکی ہیں اس کے بعد ظاہر ہے جیب خالی ہی رہے گی"۔ عمران نے جواب دیا تو سرسلطان ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ تم نے باچان میں جو کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ حکومت باچان نے اس سلسلے میں نہ صرف سرکاری سطح پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا شکریہ ادا کیا ہے بلکہ چیف سیکرٹری باچان نے خاص طور پر تمہاری بے حد تعریف کی ہے۔ انہوں نے فون پر مجھے کہا ہے کہ کاش علی عمران جیسا آدمی باچان میں بھی پیدا ہو جاتا"...... سر سلطان نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا تھا۔ بشرطیکہ ڈیڈی اور اماں بی میرے پیدا ہونے سے پہلے باچان شفٹ ہو جاتے"...... عمران نے جواب دیا اور سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"ان کی تعریف سے سچ پوچھو تو جتنی خوشی مجھے ہوئی ہے میں بتا نہیں سکتا"...... سر سلطان نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ وہ خوشی وزارت خارجہ کی طرف سے چیک میں رقم کی صورت میں تبدیل کر کے مجھے بھجوا دیں کیونکہ ظاہر ہے چیف صاحب نے تو صاف جواب دے دیا ہے کہ کام کرو وزارت خارجہ کا چیک سیکرٹ سروس کیوں دے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چیک۔ کیا مطلب۔ کیا طاہر تمہیں ادائیگی بھی کرتا ہے۔ وہ کیسے۔ تمہارا کیا تعلق ہے سرکاری چیک سے۔ تم تو سیکرٹ سروس کے ممبر نہیں ہو"...... سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے اب آپ آنٹی کا بدلہ مجھ سے تو نہ لیں۔ یہ طاہر

لاؤڈر پر آپ کی بات سن رہا ہے ورنہ میری جیب بھی آپ کی طرح ہر وقت خالی رہے گی"...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے سر سلطان خلاف معمول بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"سرکاری رقم واقعی سوچ سمجھ کر استعمال کرنی چاہئے۔ یہ عوام کے ٹیکسوں کا پیسہ ہوتا ہے۔ مال مفت نہیں ہوتا۔ ویسے تم کہو تو میں بھابھی سے بات کروں کہ ان کے لاڈلے بیٹے کی جیب خالی رہتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تمہارے ڈیڈی کو تمہارا انتہائی معقول وظیفہ لگانا پڑے گا"...... سر سلطان واقعی موڈ میں تھے۔

"اور اگر اماں بی نے حساب کتاب مانگ لیا تو پھر میں کیا حساب دوں گا انہیں"...... عمران نے کہا۔

"انہیں بتا دینا کہ تم نے ساری رقم غریبوں میں تقسیم کر دی ہے۔ وہ خوش ہو جائیں گی"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

"اور پھر ڈیڈی کے وظیفے کا کیا ہو گا"...... عمران نے جواب دیا اور اس پر سر سلطان کافی دیر تک ہنستے رہے۔

"بہر حال مجھے خوشی ہے کہ تم نے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے پاکیشیا کے دوست ملک کے خلاف ہونے والی یہ خوفناک سازش ناکام بنا دی ہے ورنہ اگر واقعی یہ سازش کامیاب ہو جاتی تو پاکیشیا کے مفادات انتہائی مجروح ہو جاتے۔ میری طرف سے بھی مبارک باد قبول کرو۔ اللہ حافظ"...... سر سلطان نے انتہائی خلوص بھرے

لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"دیکھا تم نے خالی مبارک باد اور پھر اللہ حافظ"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ نے اس بار اپنے دوست باٹوش کی خلاف معمول فیور کی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"فیور کی ہے۔ وہ کیسے۔ کیا جولیا نے اپنی رپورٹ میں لکھی ہے یہ بات"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس کے خیال کے مطابق اگر باٹوش آپ کا دوست نہ ہوتا تو آپ اسے یقیناً ہلاک کر دیتے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ یہ فیور کا مسئلہ نہیں تھا۔ باٹوش اور مٹاشو کے زندہ حکومت باچان کے ہاتھ نہ لگنے سے اس سازش کا ثبوت سامنے نہ آ سکتا تھا کیونکہ ان دونوں سے ہٹ کر باقی لوگ اس قابل نہیں تھے کہ لوگ ان پر یقین کر لیتے اس کے علاوہ بہرحال انہوں نے اگر کوئی جرم کیا تھا تو حکومت باچان کے خلاف کیا تھا پاکیشیا کے خلاف نہیں کیا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ کی بات واقعی درست ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ باٹوش بہرحال باچان کی قید سے فرار ہو جانے میں کامیاب ہو جائے گا۔ وہ انتہائی منجھا ہوا ایجنٹ ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"دیکھو بہرحال یہ حکومت باچان کا اپنا کام ہے کہ وہ اس کے

سلسلے میں کیا کرتی ہے اور کیا نہیں۔ لیکن اگر وہ فرار ہو بھی گیا تب بھی بہرحال وہ باٹوش کی حیثیت سے کبھی سامنے نہ آ سکے گا کیونکہ حکومتیں ایسے مجرموں کا پیچھا دنیا کے آخری کنارے اور قبر تک کرتی رہتی ہیں"...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ختم شد

عمران سیریز میں یکسر منفرد انداز کا انتہائی دلچسپ ایڈونچر
سپیشل نمبر
ویلاگو
مصنف
مظہر کلیم ایم اے
شوشو پجاری افریقہ کے قدیم ترین قبیلے کا وچ ڈاکٹر جو جادو اور سحر کا ماہر تھا۔
شوشو پجاری جو روحوں کا عامل تھا اور اس نے پاکیشیا کے سردار کی روح پر قبضہ کر لیا۔ کیا واقعی ——؟
وہ لمحہ جب سید چراغ شاہ صاحب نے عمران کو شوشو پجاری کے مقابلے پر جانے کے لئے کہا۔ لیکن عمران نے صاف انکار کر دیا۔ کیوں۔ اس کا نتیجہ کیا نکلا ——؟
قدیم افریقی وچ ڈاکٹروں، جادوگروں اور شیطان کے پجاریوں کے خلاف عمران اور اس کے ساتھیوں کا اصل مشن کیا تھا ——؟
ویلاگو ایک ایسا خوفناک اور دل ہلا دینے والا مقابلہ۔ جس کے تحت خوفناک آگ کے الاؤ میں سے عمران کو گزرنا تھا۔ ایسا الاؤ جس میں سے کسی انسان کے زندہ سلامت گزر جانے کا تصور بھی نہ کیا جا سکتا تھا۔
وہ لمحہ جب آگ کے اس خوفناک الاؤ میں سے شوشو پجاری زندہ سلامت گزر جانے میں کامیاب ہو گیا۔ کیسے ——؟
انتہائی حیرت انگیز، انتہائی دلچسپ، انتہائی خوفناک
اور
دل ہلا دینے والے واقعات سے بھرپور
یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان
عمران سیریز میں انتہائی منفرد اور دلچسپ ناول
ہینگنگ ڈیتھ
مکمل ناول
مصنف
مظہر کلیم ایم اے
ہینگنگ ڈیتھ ایک ایسی سرکاری تنظیم جس نے پاکیشیا آ کر اپنا مشن انتہائی کامیابی سے مکمل کر لیا۔ کیسے؟
ہینگنگ ڈیتھ جس نے پاکیشیا کی نہ صرف لیبارٹری تباہ کر دی بلکہ تمام سائنس دانوں کو بھی گولیوں سے اڑا کر فارمولا حاصل کر لیا۔ لیکن کسی کو آخری لمحے تک پتہ ہی نہ چل سکا کہ یہ سب کس نے کیا ہے اور کیسے کیا ہے؟
وہ لمحہ۔ جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی موت کا سرکاری سطح پر اعلان کر دیا گیا۔ کیا واقعی عمران اور اس کے ساتھی طیارے کی تباہی کے ساتھ ہی ہلاک ہو گئے ؟
شیٹ لینڈ جس کی لیبارٹری میں پاکیشیا سے حاصل کیا گیا فارمولا موجود تھا اور پھر یہ لیبارٹری خوفناک دھماکوں کی زد میں آ گئی۔ کیوں اور کیسے؟
وہ لمحہ جب ایکسٹو نے تنویر اور جولیا کو موت کی حتمی سزا دے دی اور اس پر عملدرآمد یقینی ہو گیا۔ کیا واقعی ایسا ہوا؟
انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ واقعات سے پر منفرد انداز کا ناول
بے پناہ سسپنس اور تیز رفتار ڈائریکٹ ایکشن سے بھرپور ایک یادگار کہانی
یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم۔اے کی عمران سیریز

کاغذی قیامت	اول	کاروان دہشت	اول
کاغذی قیامت	دوم	کاروان دہشت	دوم
بلڈی سنڈیکیٹ	مکمل	جیالے جاسوس	اول
لیڈی ایگلز	مکمل	جیالے جاسوس	دوم
اسکیپ گرے	مکمل	کیمپ ریکرز	مکمل
پرنس وپچل	مکمل	وائلڈ ٹائیگر	مکمل
ڈوپاز	مکمل	ادھورا فارمولا	مکمل
بائی فائی	مکمل	رابن ہڈ	مکمل
اناڑی مجرم	مکمل	بانکے مجرم	مکمل
آپریشن سینڈوچ	اول	ڈائمنڈ آف ڈیتھ	مکمل
سینڈوچ پلان	دوم	ٹاپ راک	اول
کایا پلٹ	مکمل	ٹاپ راک	دوم
بلیو آئی	مکمل	جولیا فائٹ گروپ	اول
ازکانا	مکمل	جولیا فائٹ گروپ	دوم
غدار جولیا	مکمل	پاور لینڈ	اول
بے جرم مجرم	مکمل	پاور لینڈ	دوم

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

مظہر کلیم ایم اے
یکے از مطبوعات
یوسف برادرز
پبلشرز، بک سیلرز
پاک گیٹ ملتان